ریورس سرکل

مظہر کلیم ایم-اے-

http://forums.hibuddiez.com

چند باتیں

محترم قارئین۔۔ سلام مسنون نیاناول ریورس سرکل آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ آپ کے پسندیدہ موضوعات پر زیادہ سے زیادہ لکھاجائے دنیا بھر میں یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف خفیہ تنظیموں کا جو جال بچھار کھاہے ان کے خلاف لکھے جانے ناول تمام قارئین بے حد پسند کرتے ہیں موجودہ ناول بھی اسی موضوع پر ہے۔اس ناول مین مشن براہ راست پاکیشیا کانہ ہونے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں نے جان پر کیھِل کراور بے پناہ جدوجہد کے بعد مشن مکمل کیا۔ حالانکہ عام طور عمران دوسروں کے مشن پر کام کرنا بھی پسند نہیں کرتااور پہلے پہل عمران نے اس مشن پر بھی کام کرنے سے انکار کردیالیکن پھر جب اس کے سامنے اصل حالات آئےاوراسے معلوم ہواکہ جو کچھ کہاجارہاہے وہ پوری دینا کے مسلمانوں کے خاتمے کے لیے کیاجارہاہے تووہ اپنے ساتھیوں سمیت میدان میں کودپڑاخوفناف یہودی تنظیموں سے اس کا قدم قدم پر ٹکراؤہوااور عمران اوراس کے ساتھیوں کا آگے بڑھتے ہوئے ہر لمحہ موت کا لمحہ بنتے ہوئے گزرا۔۔بے پناہ اور جان توڑ جدوجہد پر مبنی یہ ناول یقیناً آپ کے اعلیٰ معیار پر پورااترے گا۔اپنی آراءسے بذریعہ خطوط یاای میلز مجھے ضرور مطلع کریں لیکن ناول پڑھلے سے پہلے اپنے چند خطوط ای میلزاور ان کے جواب ضرور ملاحظہ کرلیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں

کندکوٹ سندھ سے حافظ عبدالباری بھٹو لکھتے ہیں آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ مین نے آپ کے تقریباً تمام ناول پڑھے ہیں۔اور آپ کے ناول لینے کے لیے مجھے خصوصی طور پر کراچی جاناپڑتاہے۔مجھے اپنے ناولون کی لسٹ بجھوائیں کیونکہ میں یہاں کے ناولوں کی لائبریری بناناچاہتاہوں۔

محترم حافظ عبدلباری بھٹو صاحب خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ آپ کو ادارے کی طرف سے لسٹ بجھوا دی گئی ہے جو یقیناً آپ کو موصول ہو گئی ہو گی۔ آئندہ لسٹ کے حصول کے لیے جوابی لفافہ ضرور ساتھ بجھوائیں تاکہ آپ کو جلد از جلد لسٹ بجھوائی جاسکے۔

رحیم یار خان سے عبدالقیوم اسد لکھتے ہیں میں آپ کے ناولوں کا پرانا قاری ہوں آپ کے ناول ہر لحاظ سے اچھے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی غلطی محسوس بھی ہو تو آپ اس کا مناسب جواب دے کر قارئین کو مطمئن کر دیتے ہیں۔ البتہ یہ بات ہماری سمجھ میں آج تک نہیں آئی کہ عمران اور اس کے ساتھی انتہائی جدید ترین سائنسی ہتھیاروں کے فارمولے، پرزے اور فائلیں لے آتے ہین لیکن اس کے باوجود ملک مضبوط اور طاقتور نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ محترم عبدالقیوم اسد صاحب۔ خط لکھنےاور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو بات پوچھی ہے اس بارے میں اکثر قارءین کو الجھن رہتی ہے دراصل ایک بات نظر انداز کر دی جاتی ہے کہ ملک صرف اسلحہ کی کثرت یا جدید ترین اسلحے کے ڈھیر لگانے سے محفوظ، مضبوط اور طاقتور نہیں بنتے۔ اگر ایسا ہوتا تو کیا روسیاہ کے پاس جدید ترین اسلحے کی کوئی کمی تھی اس کے باوجود وہ ٹوٹ گیا۔ ملک مضوط اور طاقتور اسلحے کی کثرت سے نہیں ہوتے بلکہ اس ملک میں رہنے والے شہری اسے مضبوط اور طاقتور بناتے ہیں۔ ملک میں آنے والی حکومتیں شہریوں کو تمام سماجی سہولتیں مہیا کرے، آزاد عدلیہ اور احتساب کا کڑا اور بلاامتیاز نظام ملک کو طاقتور اور مظبوط بناتا ہے یہ صرف چند اشارے ہیں کیونکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے مزید تفصیل نہیں دی جاسکتی۔ ان سے بہر حال آپ سمجھ گ ءے ہوں گے کہ ملک کس طرح طاقتور اور مظبوط بنتے ہیں۔ امید ہے آپ آہندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

موضلع کان پور سے قاضی غلام حیدر لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناول بہت شوق سے پڑھتا ہوں البتہ اب ایک شکایت آپ سے ہے کہ آپ کے نئے ناولوں میں عمران صرف نام کا ہی عمران رہ گیا ہے۔ اب کبھی فور سٹارز اس سے آگے بڑھ جاتے ہیں تو کبھی کرنل فریدی اور کبھی ٹائیگر جبکہ آپ کے پہلے ناولوں میں عمران ہی چھایا رہتا تھا۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ عمران ان ایکشن کے نام سے ناول لکھیں جس میں عمران ہی عمران ہو۔ امید ہے آپ ضرور میری درخواست پر توجہ دیں گے۔

محترم قاضی غلام حیدر صاحب خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایت پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی ہے کہ آپ کے مطابق اب عمران کی بجائے دوسرے کام کر رہے ہیں اور عمران اب نام کا ہی عمران رہ گیا ہے حالانکہ عمران کے سارے ساتھیوں کو اس سے یہی شکایت ہے کہ عمران کی تیز ترین کارکردگی کی وجہ سے وہ فارغ ہو چکے ہیں۔ شاید آپ جو چاہتے تھے اس کی آپ وضاحت نہیں کر سکے مجھے امید ہے کہ آپ دوبارہ خط لکھیں گے جس میں پوری وضاحت سے اپنا نقطہ نظر لکھیں گے مجھے آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔۔ اب اجازت دیجیئے

والسلام

مظہر کلیم، ایم اے

EMAIL

MAZHARKALEEM.MA@GMAIL.COM

ریورس سرکل

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے بعد حسب دستعور اخبارات پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ سلیمان مزید خریداری کے لیے مارکیٹ جا چکا تھا۔ عمران نے اخبار کو اچانک ایک طرف کیا اور سامنے موجود میز کو اس انداز میں دیکھنے لگا جیسے اسے کسی چیز کی تلاش ہو۔

"یہ عجیب معاملہ ہے کہ حریرہ مقوئی دماغ کھانے سے الٹا یادداشت غائب ہو جاتی ہے۔ میرے لیے چائے کا فلاسک بنا کر نہیں رکھا۔ اوکے اب میں دیکھتا ہوں کیسے کھاتا ہے یہ حریرے۔

"عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر اخبار آنکھوں کے سامنے کر لیا۔ لیکن اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ "یہ فون بھی دشمن مطالعہ ہے۔ کاش فون ایجاد کرنے والا ساتھ ہی کوئی ایسا سنسر بھی ایجاد کر جاتا کہ جب کوئی آدمی مطالعہ کر رہا ہو تو کوئی گھنٹی سرے سے بجتی ہی نہ۔۔۔" عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن فون کی گھنٹی مسلسل بجے جا رہی تھی۔ آخر کار عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر، بغیر چائے کے دلگیر، ہیچ مدان، بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی [آکسن] مصروف مطالعہ اخبار بول رہا ہوں۔۔۔" عمران کی زبان رواں ہو گئی۔ تو ظاہر ہے کہ اس میں آسانی سے فل اسٹاپ نہیں آ سکتا تھا۔

"میں جونیئر بول رہا ہوں کارمن سے۔۔۔ آپ کے خطابات کی تو مجھے سمجھ نہیں آتی البتہ ڈگریاں ابھی بھی وہی ہیں جو پچاس سال پہلے تھیں۔۔۔" دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے۔۔ ارے۔ کیا کارمن میں چھوٹوں کو بڑوں کے سامنے بولنے کے آداب نہیں سکھائے جاتے۔ جونیئر ہو کر بول رہے ہو اور وہ بھی طنز کر رہے ہو کہ میری ڈگریاں پچاس سال پرانی ہیں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ جس یونی ورسٹی سے میں نے ڈگریاں لی ہیں وہ بے حد پرانی ہے اور پھر اولڈ از گولڈ والا محاورہ بھی تم نے سنا ہو گا اور پچاس سال تم نے محاورتاً کہہ دیئے ہوں گے۔ ابھی تو تمہیں اس دنیا میں آئے ہوئے پچاس سال نہیں ہوئے اور میرا کیا میں تو اب بھی روزانہ دودھ پیتا ہوں۔

"عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔'

'پچھلی بار دو گھنٹوں کی طویل بحث کے بعد یہ طے ہو گیا تھا کہ میں آپ سے ایک منٹ بارہ سیکنڈ بڑا ہوں۔ تو کیا نام جونیئر ہونے سے بوڑھا آدمی بچے کے سامنے جونیئر بن جاتا ہے۔" دوسری طرف سے جونیئر نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے آج کا دن شاید یادداشت گم ہونے کے عالمی دن کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ پہلے آغا سلیمان پاشا کی یادداشت باوجود طویل عرصہ سے روزانہ حریرہ مقوئی دماغ کھانے کے غائب ہو گئی اور وہ فلاسک میں چائے بھر کر میرے سامنے میز پر رکھے بغیر مارکیٹ چلا گیا۔ اور مجھے معلوم ہے کہ اس کی واپسی چار پانچ گھنٹوں سے پہلے نہیں ہو سکتی اور مجھے یہ سارے گھنٹے چائے پیے بغیر گزارنے ہوں گے اور تمہاری یادداشت بھی آج ہی غائب ہوئی ہے شاید تم بھی آغا سلیمان پاشا کی طرح حریرہ مقوئی دماغ کھا رہے ہو۔ حالانکہ مجھے یاد ہے کہ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ میں تم سے ایک منٹ ساڑھے بارہ سیکنڈ بڑا ہوں۔ لیکن تم نے آدھا منٹ بھی غائب کر دیا اور چھوٹے بڑے کا فرق بھی۔۔۔" عمران کی زبان مرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی۔

"چلیں میں چھوٹا ہی سہی لیکن اب جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ سن لیں۔۔" جونیئر نے اس بار زچ ہونے کے انداز میں کہا۔اسے شاید معلوم تھا کہ عمران کو خاموش کرانا تقریباً ناممکن ہے۔

"چھوٹا بھی مان رہے ہو اپنے آپ کو اور ساتھ ہی بات بھی کرنا چاہتے ہو۔ چھوٹے کا کام بات کرنا نہیں ہوتا۔ استاد کو ڈنڈا اٹھا کر دینا ہوتا ہے اور بس۔۔۔"عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"اوکے۔پھر بات ہو گی۔۔۔"جونیئر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔اسے معلوم تھا کہ جونیئر خود ہی دوبارہ فون کرے گا۔جونیئر اس کا دوست تھا اور پہلے وہ کارمن سیکرٹ سروس کا صرف رکن تھا۔لیکن گزشتہ دو سرے سالوں سے وہ اب کارمن سیکرٹ سروس کا چیف بن گیا تھا۔اور عمران کا خیال درست ثابت ہوا۔چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی پھر بج اٹھی۔تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی آکسن بول رہا ہوں۔"عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے۔تم اور سنجیدہ۔۔"دوسری طرف سے سرسلطان کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔اس کا تو خیال تھا کہ جونیئر کی طرف سے کال ہو گی۔لیکن کال تو سرسلطان کی طرف سے تھی۔

"السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ۔۔میرا فون بڑا حساس ہے۔اس کی گھنٹی کا انداز بتا دیتا ہے کہ کوئی بڑا افسر بات کرنا چاہتا ہے اور جب کوئی مجھ جیسا غریب فون کرے تو گھنٹی دوسرے انداز میں بجتی ہے۔"عمران نے جواب دیا

تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔"اچھا جواب ہے۔

بہر حال میں نے اس لیے فون کیا ہے کہ کارمن سے ہمارے بہترین تعلقات ہیں دونوں ممالک بے شمار اہم معاہدات میں شامل ہیں۔اور یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ یورپ میں ہمارا سب سے بڑا حلیف کارمن ہے۔اور کارمن نے بے شمار بار کھل کر پاکیشیا کی کھل کر امداد کی ہے۔۔۔"سرسلطان نے بولنا شروع کیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔وہ چونکہ طویل عرصے سے سرسلطان کے ساتھ کام کر رہا تھا۔اس لئے وہ ان کا مزاج شناس تھا۔اس لیے اسے معلوم تھا کہ سرسلطان اس انداز میں بات کیوں کر رہے ہیں۔

"تو کارمن والوں نے آپ سے خصوصی درخواست کی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ان کی کسی معاملہ میں مدد کرے۔"عمران نے کہا

۔'کیا مطلب کیا تمہیں پہلے اسے اس بارے میں معلوم ہے۔"سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو اس معاملے کا علم نہیں لیکن آپ نے جس خوبصورت سفارتی انداز میں کارمن اور پاکیشیا کے تعالقات اور دوستی کی باتیں زور شور سے کیں تو میں سمجھ گیا کہ آپ اس انداز میں بات کیوں کر رہے ہیں۔آپ سے پہلے کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر جو میرا ذاتی طور پر دوست ہے کی کال آئی تھی۔اور اس نے میری باتوں سے زچ ہو کر فون رکھ دیا تھا۔اس کے فون کال مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ وہ مجھ سے اس ٹائپ کی کوئی بات کرنا چاہتا تھا کہ میں کارمن سیکرٹ سروس کی مدد کروں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد چاہیئے۔اور وہ میرے ذریعے چیف تک یہ درخواست پہنچانا چاہتے ہوں۔اس لیے جب آپ نے کارمن کے بارے میں اس انداز میں بات کی تو میں سمجھ گیا کہ اصل میں مسلئہ کیا ہے۔۔"عمران نے وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹھیک سمجھا ہے کارمن کے سیکرٹری خارجہ سے میرے ذاتی طور پر بھی گہرے تعلقات ہیں انہوں نے مجھے فون کیا اور کارمن کا ایک سائنس دان جو کارمن میں ایٹمی ہتھیاروں کے سلسلے میں انتہائی اہم فارمولے پر کام کر رہا تھا اغوا کر لیا گیا۔ اور کارمن کی سیکرٹ سروس سمیت تمام ایجنسیاں باوجود شدید کوشش کے اسے ٹریس نہیں کر سکیں۔ اس کی بازیابی کارمن کے لیے زندگی و موت کا مسلئہ بن گیا ہے۔ میرے تفصیل سے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ کارمن ابھی ایٹمی دوڑ میں داخل نہیں ہو سکا جبکہ اس کا ہمسایہ اور دشمن نمبر ایک ملک پالینڈ ایٹمی ہتھیار بنا چکا ہے۔ اور پھر اسے اس معاملے میں ایکریمیا اور اسرائیل کی مدد حاصل ہے کیونکہ اسرائیل اور دنیا بھر کے یہودی کارمن سے خدا واسطے کی دشمنی رکھتے ہیں۔۔ وہ کارمن اور اس کے شہریوں کو بالکل اسی طرح اپنا دشمن سمجھتے ہیں جس طرح وہ مسلمانوں کو سمجھتے ہیں کیونکہ کارمن کے سابقہ دور کے ڈکٹیٹر نے یہودیوں کا قتل عام کیا تھا اس لئے اسرائیل کی کوشش ہے کہ کارمن کو کسی صورت ختم کیا جا سکے۔ اور اس کے لیے ایکریمیا بھی اس کی پشت پناہی کرتا ہے۔ کیونکہ کارمن کی ترقی سے وہ لوگ خائف ہیں۔۔ کارمن کا یہ سائنس دان جس کا نام ہیر الڈ بتایا گیا ہے ایسی ریز پر کام کر رہا تھا۔ جنہیں اگر ملک میں پھیلا دیا جائے تو وہ بالائی فضا میں سالوں اپنا وجود قائم رکھتی ہیں۔ اور جب تک اس کا وجود قائم رہتا ہے اس ایریا میں تابکاری زیرو ہو جاتی ہے تم سمجھ گئے ہو کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔۔۔" سر سلطان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی بے حد کار آمد ریز ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہان یہ ریز پھیلی ہوں گی وہاں ایٹمی اہتھیار کا اثر بے کار ہو جائے گا کیونکہ ان ایٹمی ہتھیاروں سے خوفناک تابکاری پھیلتی ہے جو ہر چیز کو مکمل طور پر تباہ کر دیتی ہے اور اگر تابکاری زیرو ہو جائے تو ایٹمی ہتھیار تو بچوں کے کھلونے بن کر رہ جائیں گے۔"

ہاں۔ تم درست سمجھے ہو ہیر لڈ اس پر کام کر رہا تھا اور نوے فی صد کامیاب ہو چکا تھا۔ شاید اس فارمولے کے

بارے میں اطلاع کسی طرح اسرائیل یا ایکریمیا تک پہنچ گئی اور انہوں نے ہیر لڈ کو اغوا کر لیا۔" سر سلطان نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اسے ہلاک کر چکے ہوں۔" عمران نے کہا۔"

میں نے بھی یہی سوال کیا تھا تو انہوں نے بتایا تھا کہ حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں ہیر الڈ کے جسم کے اندر ایک خصوصی کاشنر لگایا گیا تھا اور جب تک ہیر لڈ زندہ ہے اور چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو یہ کاشنر اس کے بارے میں سیٹلائٹ کے ذریعے کاشن دیتا رہے گا۔ اور یہ کاشن اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک ہیر لڈ زندہ ہے۔ اور چونکہ یہ کاشن مسلسل ورک کر رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ زندہ ہے۔" سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے کارمن تو سائنس میں بہت اگے ہے۔ لیکن کیا یہ کاشنر نہیں بتا سکتے کہ وہ کہاں ہے۔۔۔۔" عمران نے کہا۔" بالکل یہی سوال میرے ذہن میں بھی ابھرا تھا۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ کاشنر شمالی بحر اوقیانوس میں کہیں موجود ہیں لیکن کہاں یہ تعین نہیں ہو سکا اور شمالی بحر اوقیانوس ایسا علاقہ ہے کہ اس کی ایک سائیڈ پر یورپ اس کے نیچے براعظم افریقہ اور دوسری طرف شمالی ایکریمیا اور برازیل ہیں۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے کہ سائنسدان کہاں ہو گا۔" سر سلطان نے کہا۔

"تو اب کارمن حکومت چاہتی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سائنس دان ہیر لڈ کو ٹریس کر کے اسے واپس کارمن پہنچائے۔" عمران نے کہا

۔"ہاں۔ انہوں نے یہی درخواست کی ہے۔" سر سلطان نے جواب دیا۔

"لیکن اس کام پر سیکرٹ سروس کو کیسے بھجوایا جا سکتا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کرائے کی ایجنسی تو نہیں کہ کوئی بھی چاہے تو کرایہ ادا کر کے اسے ہائر کر لے۔ یہ کام انہیں خود کرنا چاہیئے۔" عمران نے کہا۔

"انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس امداد کرے گی تو اس فارمولے کی ایک کاپی پاکیشیا کو بھی تحفے کے طور پر دی جائے گی تا کہ پاکیشا اپنے آپ کو ایٹمی حملے سے ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھ سکے۔۔۔" سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر پڑا

۔"اوہ۔۔اوہ۔۔واقعی یہ بات میرے ذہن میں نہیں آئی تھی۔ پھر تو واقعی پاکیشا کا دفاع ناقابل تسخیر ہو جائے گا۔اوکے۔اب تو چیف سے درخواست کرنا ہی پڑے گی۔" عمران نے کہا۔"

میری طرف سے بھی درخواست کر دینا۔۔" سر سلطان نے کہا اور اسکے ساتھ ہی رابطہ کے ختم ہو گیا۔ تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سر سلطان کو تو علم ہے کہ چیف کون ہے لیکن وہ دانستہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ جیسے وہ بھی یہ نہ جانتے ہوں۔ کہ چیف کون ہے۔

چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی آکسن بول رہا ہوں۔" عمران نے ایک بار پھر سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

شکر ہے آپ کی کال تو ختم ہوئی۔ میں تو فون کر کرے تھک گیا تھا۔اور مجھے یقین تھا کہ جس بے چارے کو آپ نے فون کیا ہو گا وہ فون پکڑنے کی بجائے سر پکڑے آپ کی مسلسل ہونے والی باتیں سن رہا ہو گا۔" دوسری طرف سے جونیئر کی آواز سنائی دی۔'

'ارے۔۔ارے۔۔نہ سلام، نہ دعا، نہ تعارف، نہ کوئی اطلاع۔ارے۔ پتہ بھی تو چلے کہ کون صاحب بول رہے ہیں۔اور واقعی صاحب بول رہے ہیں یا کوئی اور پس پردہ۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

اچھا تو اب آپ سے تعارف بھی کروانا پڑے گا۔" جونیئر نے رو دینے والے لہجے سے کہا۔"اچھا سا نام رکھ لو تو کم از کم تعارف کراتے ہوئے شرمندہ تو نہیں ہو گے۔اب تم جس کو جونیئر کہتے ہو وہی کوئی نہ کوئی کام بتا دیتا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میری نوکری داؤ پر لگی ہوئی ہے۔" اچانک جونیئر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔"نوکری۔۔ کیا کیا کارمن سیکرٹ سروس چھوڑ کر تم نے کہیں اور نوکری کر لی ہے۔ کیا لگ گئے ہو۔ کلرک یا اسسٹینٹ سپریٹینڈنٹ۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف جونیئر نے بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو مرضی سمجھ لیں لیکن کارمن میں اسے نوکری ہی کہا جاتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی اور بات ہے اور کارمن سیکرٹ سروس کے چیف کی اور۔" جونیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو اب ڈاکٹر ہیرلڈ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹریس کرے اور تم خالی نوکری ہی کرتے رہو گئے۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے کی آواز سنائی دی۔

"آپ نجومی ہیں یا غیب کا علم جانتے ہیں۔ کیا ہیں آپ۔" جونیئر کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

"نہ میں نجومی ہوں اور نارمن ہی غیب کا علم جانتا ہوں۔ تمہارے سیکرٹری خارجہ نے سر سلطان کو فون کر کے ساری تفصیل بتائی۔اور درخواست کی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی منت کی جائے۔ سر سلطان نے مجھے فون کیا کہ میں چیف سے بات بلکہ درخواست کروں کیونکہ کارمن پاکیشا کا بہت اچھا دوست

ہے اور جس فون کے بارے میں تم کہہ رہے ہو کہ دیر تک بات ہوتی رہی ہے وہ فون سر سلطان کا ہی تھا۔ وہ اس بارے میں تفصیل سے بتا رہے تھے۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ہماری حکومت اس معاملے میں بے حد ڈچی ہو رہی ہے۔ کیونکہ پالینڈ ایٹمی ہتھیاروں کا حامل ملک ہے۔ اور جس طرح کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان تناؤ پر مبنی تعلقات رہتے ہیں۔ اسی طرح کارمن اور پالینڈ کے درمیان رہتے ہیں۔ اس لیے اگر پالینڈ نے کسی بھی لمحے کارمن پر ایٹمی حملہ کر دیا تو کارمن مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ ڈاکٹر ہیرلڈ کا یہ فارمولا کارمن کے لیے موت وزندگی کا مسئلہ بن چکا ہے۔" جونیئر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان اب جنگ اس لیے نہیں ہو سکتی کیونکہ دونوں ممالک ایٹمی ہتھیار رکھتے ہیں۔ اور حملہ آور کو بھی مکمل تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

"تمہارے سائنس دان اگر بے حد قابل افراد ہیں تو پھر کارمن ایٹمی ہتھیاروں پر کام کیوں نہیں کرتا۔ اس طرح طاقت کا توازن برابر ہو جائے گا۔" عمران نے کہا۔

"ہمارے ملک کے ایک صدر نے آج سے پانچ سال قبل اقوام متحدہ کے تحت ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے تھے۔ جس کے تحت کارمن آئندہ بیس سالوں تک پابند ہو گا کہ وہ ایٹمی ڈور میں شامل نہیں ہو گا۔ کارمن کو بتایا گیا تھا کہ پالینڈ بھی اس معاہدے پر دستخط کر چکا ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ پالینڈ نے وعدہ تو کیا تھا لیکن پھر اس نے یہ کہہ کر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ اس کی پارلیمنٹ اس کے بارے میں فیصلہ کرے گی۔ اور بعد میں پارلیمنٹ نے دستخط نہ کرنے کال فیصلہ کیا۔ اور یہ فیصلہ آج بھی قائم ہے۔ اب کارمن تو بین الاقوامی قانون کے تحت آئندہ مزید پندرہ سال ایٹمی ہتھیار تیار ہی نہیں کر سکتا تھا۔ جبکہ پالینڈ ایٹمی طاقت بن

چکا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر ہیرلڈ نے تابکاری کے اثرات کے خاتمے کا پلان سوچا۔ لیکن انہیں اغوا کر لیا گیا ہے۔۔" جونیئر نے پوری تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں تمہاری مشکل سمجھ گیا ہوں۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کے جسم میں خاص کاشنر موجود ہے جو کسی سیٹلائٹ کے ذریعے اس وقت تک کاشن دیتا رہے گا جب تک ڈاکٹر ہیرلڈ زندہ ہیں۔ اور یہ کاشن مل رہے ہیں۔ اس پر مزید بتایا گیا ہے کہ چیکنگ پر صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ کاشنر شمالی بحر اوقیانوس میں کہیں موجود ہیں۔ البتہ آپ لوگ سائنس دان کا ٹارگٹ فکس نہیں کر سکے۔" عمران نے کہا۔

"انہوں نے بڑی کوشش کی ہے لیکن ہم وہ ٹارگٹ فکس کرنے میں ناکام رہے ہیں۔" جونیئر نے جواب دیا۔" لیکن تم لوگوں نے اس مشن کے لیے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی انتخاب کیوں کیا ہے۔ تمہارے خیال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کرائے کی فوج ہے یا وہ فالتو اور بے کار بیٹھی ہوتی ہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کرائے کی فوج نہیں ہے البتہ ان کا لیڈر جس کا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی۔ آکسن ہے۔ یہ ضرور کرائے پر کام کرتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اسے کرائے پر حاصل کرتا ہے تو کارمن سیکرٹ سروس کیوں کرائے پر حاصل نہیں کر سکتی۔" جونیئر نے عمران کی بات کا برا مانے بغیر ترکی نہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسے دراصل عمران کے مزاج کا بہ خوبی علم تھا۔

"چلو یہ بات تو طے ہو گئی ہے کہ کارمن سیکرٹ سروس صرف علی عمران بے چارے کو ہی قربانی کا بکرا سمجھتی ہے۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تم جو سیکرٹ سروس کے چیف ہو تم نے خود کیوں کامیابی حاصل نہیں کی۔ یہ تو کارمن

سیکرٹ سروس کے لیے انتہائی شرمناک مقام ہے کہ وہ اپنی ء بجائے دوسروں سے کام کراتی رہے۔" عمران نے براسا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ آپ نے ہی پاکیشائی زبان کا محاورہ بتایا تھا۔ جو مجھے آج تک یاد ہے کہ جب بازار سے دودھ مل سکتا ہے تو گھر میں بھینس کون باندھے۔" جونیئر نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم نے بہر حال اس پر کام تو کیا ہو گا تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ کس نے اغوا کیا ہو گا۔ پالینڈ نے یا کسی اور ملک نے اور ڈاکٹر ہیرلڈ اس وقت کہاں ہوں گے۔" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں جو شواہد ملے ہیں اس کے مطابق ڈاکٹر ہیرلڈ کے اغوا میں ایک یہودی تنظیم مور گر ملوث ہے۔ مور گر یہودیوں کی نسل پرست تنظیم ہے اور یہودیوں کے دشمنوں کے خاتمے اور یہودیوں کو طاقتور کرنے کے لیے کام کرتی رہتی ہے۔ لیکن اس بارے میں اس سے زیادہ معلومات نہیں مل سکیں۔ جہاں تک ٹارگٹ فکس کرنے کا ل چکر ہے تو ہمارے سائنس دانوں نے اس پر بھی بے حد مغزماری کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ کاشنر اس وقت شمالی بحر اوقیانوس کے جزیرے پرائڈ پر موجود ہیں۔ لیکن ہم نے پورے پرائڈ کو چھان مارا یہ جزیرہ ماہی گیروں کے قبضے میں ہے اور کاناڈا کی معروف بندر گاہ تاگ لینڈ سے قریب ہے۔ اس جزیرے پر قبضہ بھی کاناڈا کا ہی ہے۔ لیکن وہاں کوئی لیبارٹری یا رہائشی عمارت نہیں ہے وہاں ماہی گیروں کا قبضہ بھی اس انداز میں ہے کہ مچھلی کے شکار پر آتے جاتے ہوئے وہ چند گھنٹوں کے لیے رکتے ہیں۔ کیونکہ یہاں پورے جزیرے پر پینے کے قابل میٹھا پانی نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہاں بارشیں ہوتیں ہیں۔ اس لیے یہاں سوائے جھاڑیوں کے درخت بھی نہیں ہیں۔" جونیئر نے جواب دیا۔

"فائل تو تمہارے پاس ہو گی ہی۔" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تو پھر میں سمجھ لوں کہ آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری مدد کرنے کو تیار ہیں۔" جونیئر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کوئی وعدہ نہیں کر سکتا البتہ چیف کو شفارش ضرور کر سکتا ہوں۔ مجھے سر سلطان نے بھی کہا ہے کہ انہوں نے کی طرف سے بھی درخواست کر دی جائے اور چیف سر سلطان کی بے حد قدر کرتے ہیں۔ لیکن سر سلطان نے بتایا ہے کہ کارمن نے وعدہ کیا ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کے فارمولے کی ایک کاپی پاکیشیا کو تحفے کے طور پر دی جائے گی کیا ایسا ہی ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"ہاں یہ بات بھی میں نے حکومت سے کہی تھی اور میرا وعدہ ہے کہ فائل کے ساتھ ہی فارمولے کی کاپی بھی پہلے ہی بجھوا دوں گا۔" جونیئر نے کہا۔

"اوکے۔ رانا ہاوس کا پتا لکھ لو فائل اور فامولا وہاں جوزف کو بجھوا دینا۔" عمران نے کہا۔

"اوکے لکھوائیں ایڈریس۔" جونیئر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر عمران نے رانا ہاوس کا ایڈریس لکھوا دیا۔

"یہ سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے کل صبح پاکیشا پہنچ جائے گا۔ گڈ بائے۔" جونیئر نے کہا اور اسے کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں یہ بات تھی۔ کہ وہ اس فارمولے کا سرداور کے ذریعے تفصیلی تجزیہ کروائے گا۔ اگر واقعی اس فارمولے کے ذریعے ایٹمی حملے کو بے کار کیا جا سکتا ہو۔ تو پھر یہ پاکیشیا کے لیے بھی انتہائی قیمتی فارمولا ہو گا اور پھر ڈاکٹر ہیرلڈ کی واپسی پر کام کیا جائے گا ورنہ پھر معذرت کر لی جائے گی اس لیے ریسیور رکھ کر اس نے پھر اخبار اٹھایا اور اس پر نظریں جمادیں

مور گو یہودیوں کی خفیہ تنظیم تھی جس کا دائرہ کار یورپ اور ایکریمیا تک محدود تھا۔ یہ تنظیم افرادی قوت کے لحاظ سے خاصی مختصر تھی۔ لیکن اس میں شامل ہر فرد اس کے لیے اپنی جان بھی دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتا تھا۔ مور گو میں شامل افراد کو مور گن کہا جاتا تھا۔ اور ہر مور گن اعلیٰ تعلیم یافتہ، بہترین تربیت یافتہ تھا۔ اس میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ تھی اس کے چار سکشن تھے اور ہر سکشن کے تحت مختلف ممالک آتے تھے سکشن ہیڈ کوارٹر کو سپر سکشن یا ڈبل ایس کہا جاتا تھا۔ کسی کو معلوم نہ تھا کہ مور گو کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور کون اس کا سربراہ ہے البتہ سب اسے چیف مور گن کہتے تھے اور اس کی آواز ہر مور گن کے لیے مقدس سمجھی جاتی تھی۔ مور گن کا ٹاسک تمام یورپ اور ایکریمیا میں ایسے با اثر صحافیوں، تاجروں، سیاست دانوں ،اعلیٰ حکام اور خصوصاً فوج کے اعلیٰ افسران کو ٹریس کرنا تھا جو یہودیوں سے نفرت کرتے تھے اور دنیا پر یہودی غلبہ اور یہودی سلطنت کے قیام کے خلاف خیالات کے حامل تھے یا اس کال پر وپگنڈا کرتے تھے۔ مور گنز ایسے لوگوں کے بارے میں اپنے سیکشن کو مسلسل رپورٹیں بھجواتے رہتے تھے اور جب سیکشن ہیڈ کوارٹر سے اس آدمی کی ہلاکت کا حکم اجاتا تھا تو اسے ایسی پلاننگ کے ساتھ ہلاک کیا جاتا تھا کہ اس کی موت کو طبعی یا اتفاقیہ حادثاتی سمجھا جاتا تھا۔ اور کبھی کسی کو شک نہ پڑتا تھا کہ اس کی موت غیر قدرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مور گنز اپنے اپنے حلقہ اثر میں ایسے افراد کو جو کسی نہ کسی لحاظ سے با اثر ہوتے یہودیوں کے لیے کوئی مفید کام کر سکتے ہوں کو ٹریس کرتے رہتے اور ان کے بارے میں ساری رپورٹیں بھجواتے رہتے تھے اور جب ہیڈ سکشن سے اس آدمی کے بارے میں کوئی ہدایت ملتی تو تو اس پر ایسی پلاننگ کے ساتھ عمل کیا جاتا تھا کہ کسی کو جکانوں کان کرنہ ہونے دی جاتی تھی۔ مور گو کا یایک ایسا سکشن تھا جسے سپشل سیکشن کہا جاتا تھا۔ اس سیکشن کا دائرہ کار مخصوص نہ تھا۔ یہ سٹار مور گن کہلاتے تھے اور ان کا کام کسی بھی خصوصی ٹاسک پر کام کرنا ہوتا تھا

۔ اور اس ٹاسک کے لئے وہ اپنے علاقے کے مور گنز سے بھی مدد لے لیا کرتے تھے۔ لیکن عام طور پر وہ اپنا کام خود ہی نمٹاتے تھے۔ اس سپیشل سیکشن میں دنیا بھر سے ایسے افراد کا انتخاب کیا جاتا تھا جو مذہبی طور پر کٹر یہودی اور انتہائی متعصب ذہن کے مالک ہوتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ بہترین تربیت یافتہ اور انتہائی جدید ترین آلات کا استعمال جانتے ہوں۔ سٹار مور گن کو وہ ٹاسک دیا جاتا تھا جسے عام مور گن سے ہٹ کر منتخب کیا جاتا تھا۔ اسپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر جنوبی بحر اوقیانوس کے معروف جزیرے ٹرانڈا میں تھا۔ ٹرنڈا ایسا جزیرا تھا جس کا موسم پورا سال انتہائی خوشگوار رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی اس جزیرے پر سارے سال ہی دنیا بھر کے سیاحوں کی آمد ورفت کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ یہ جزیرہ خاصا بڑا تھا۔ یہاں ہر طرف جوئے خانوں، ہوٹلوں اور ریستورانوں کا ایک جال بچھا ہوا تھا۔ یہاں رہائشی کالونیاں تھیں۔ البتہ گیسٹ ہاوزسز لاتعداد تھے۔ سڑکیں بھی کھلی اور وسیع تھیں ، یہاں سرکاری طور پر جنوبی ایکریمیا کے ملک بارکیل کا قبضہ تھا۔ لیکن یہاں کی پولیس اور انتظامیہ ٹریفک قوانین کے تحفظ اور اور سیاحوں کے جان ومال کے تحفظ کا خیال رکھتی تھی اس کے علاوہ باقی کوئی پوچھ کچھ یہاں آنے والوں سے نہیں ہوتی تھی۔ آنے والوں کی مرضی جو چاہتے کرتے پھریں۔ صرف دوسرے پر جبر نہیں کیا جاسکتا تھا۔ رضامندی سے کیا جانے والا ہر کام جس کا شاید باقی دنیا میں تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا یہاں جائز تھا۔ ٹرنڈا کا ایک چوتھائی حصہ قدیم دور کے جنگلات پر مشتمل تھا۔ ان جنگلات کو باقاعدہ محفوظ کیا گیا تھا۔ تاکہ سیاح یہاں اکر قدیم ترین جنگلات کے بارے میں اپنی آنکھوں سے تمام مناظر دیکھ سکیں۔ اور پورے حصے جسے ڈارک ٹرنڈا کہا جاتا تھا میں کوئی سڑک نہ تھی۔ چھوٹے چھوٹے لکڑی کے کیبن درختوں پر بنے ہوئے تھے جن میں سیاح اکر رہتے تھے اور جنگلی زندگی سے لطف اندوز ہوتے تھے یہاں خونخوار درندے تو نہیں تھے ، لیکن جنگل میں رہنے والے چھوٹے اور بے ضرر جانوروں کی خاصی کثرت تھی۔ اسی طرح پرندوں کی بھی خاصی کثرت تھی۔ البتہ شہر کی طرف سے اس جنگل کی سرحد پر لکڑی کے بنے ہوئے

بڑے بڑے مکانات ضرور تھے۔اور یہ مکانات دینا کے امیر ترین لوگوں کی ملکیت تھے۔کیونکہ یہاں زمینوں کی قیمیتیں سونے کی کان سے بھی مہنگی تھی ایسے ہی ایک مکان میں مور گو کے سپیشل سکشن کا ہیڈ کوارٹر تھا۔اس کے ایک کمرے میں جسے بڑے خوبصورت انداز میں آفس کے طور پر سجایا گیا تھا بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا مما لک اڈھیر عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔اس کا چہرہ اس کے جسم کی بہ نسبت زیادہ چوڑا تھا۔آنکھوں میں سختی اور سفاکی ظاہر ہو رہی تھی چہرے لی جلد اس قدر سخت تھی کہ جیسے گوشت کی بجائے کسی پتھر کو کاٹ کر چہرہ بنایا گیا ہو یہ مور گو کے بورڈ آف گورنرز کا رکن لارڈ کارلس تھا جو بظاہر شپنگ کمپنی اور بحری جہازوں کے ایک بڑے بڑے بیڑے کا مالک تھا۔اور لارڈ کارلس کمپنی جس کے بحری جہاز پوری دنیا میں بیجھے ہوئے سمندروں میں نظر آتے تھے۔اس کمپنی کا ہیڈ آفس ولنگٹن میں تھا لیکن لارڈ کارلس وہاں بہت کم جاتا تھا۔بس پردہ رہ کر وہ سپیشل سیکشن کو چلاتا تھا۔اس وقت لارڈ کارلس اپنے آفس میں بیٹھا اہم فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔لادڑ نے مخصوص انداز میں کہا۔

"نک جیمیز کالنگ بار کیل سے۔"۔۔۔دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"سر میں جیمیز بول رہا ہوں۔میرے ساتھ ڈاکٹر ہیر لڈ بھی ہیں۔کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم ترنڈا پہنچ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔"۔۔۔دوسری طرف مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم اسے یہاں کیوں لے آئے ہو۔"۔۔۔لارڈ کارلس کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

"ڈاکٹر ہیر لڈ کا کہنا ہے کہ وہ اس شرط پر کام کرنے پر تیار ہوں گے اگر ان کی ملاقات لارڈ کارلس سے کروائی

جائے ورنہ نہیں اور سر جس معاملے میں ڈاکٹر ہیر لڈ کی خدمات درکار ہیں اس میں زبردستی اسے انکار نہیں کیا جا سکتا۔"۔۔۔جیمیز نے مودبانہ لہجے میں تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ مجھ سے کیوں ملنا چاہتا ہے۔اس کے ذہن میں کیا ہے اور میرے بارے میں اس کو کس نے بتایا ہے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ آپ کو بہت پہلے سے جانتا ہے۔اس نے تعاون کی یہ شرط رکھی تھی۔اسے یہ بھی معلوم تھا کہ آپ مور گو کے اشپیشل سکیشن کے چیف ہیں۔اب آپ جیسے حکم کریں۔"۔۔۔جیمیز نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے کہاں کام کرنا ہے۔"۔۔۔لادڑ کارس نے پوچھا۔

"روڈی لیباٹری میں۔"۔۔۔جیمیز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔لے آو اسے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا اور ریسیور رکھ کر اس نے انٹر کام کا ریسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر۔"۔۔۔دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔یہ اس کا آفس سیکرٹری تھا۔

"جیمیز کے ساتھ ایک کار من نژاد آدمی آرہا ہے۔ان دونوں کو میرے آفس میں بجھوا دینا۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر۔"۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ کارل سنے ریسیور رکھ دیا۔

"یہ آدمی میرے بارے میں جانتا ہے۔کیسے جانتا ہے اور کیوں مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں خیال آیا کہ اس آدمی کے بارے میں رپورٹیں موجود ہوں گی۔تب ہی اسے مور گو کے لیے کام کرنے کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔اسے اس آدمی کے آنے سے پہلے یہ رپورٹیں

دیکھ لینی چاہیئں چنانچہ اس نے ایک بار پھر انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔اس کے آفس سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہیر لڈ کی فائل میرے آفس بجھوا دو"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں سرخ رنگ کی فائل اٹھائے اندر داخل ہوا۔اس نے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور فائل لارڈ کارلس کے سامنے رکھ دی اور پھر مڑا اور آفس سے باہر نکل گیا۔ دروازہ اس کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔تو لارڈ کارلس نے فائل کھولی اس میں تقریباً بیس صفحات موجود تھے۔جنہیں اس نے سرسری انداز میں پڑھنا شروع کر دیا۔لیکن آخری صفحے تک ایسی کوئی بات نظر نہ آئی جو لارڈ کارلس جاننا چاہتا تھا۔یہ تو اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر ہیر لڈ سائنس دان ہے اور کارمن کی نیشنل لیبارٹری میں کام کرتا ہے لیکن وہ پیدا کارمن میں نہیں ہوا تھا بلکہ اس کی پیدائش پالینڈ میں ہوئی تھی۔اس کے والدین یہودی تھے جو اس کے بچپن میں ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے تھے اور ہیر لڈ بالکل اکیلا رہ گیا تو پالینڈ کے ایک تاجر نے جو لاولد تھا اور عیسائی تھا اسے لے پالک بیٹا بنا لیا پھر یہ تاجر پالینڈ سے ہمیشہ کے لیے کارمن شفٹ ہو گیا تو ہیر لڈ بھی وہاں آ گیا۔اس کی ساری تعلیم و تربیت کارمن میں ہی ہوئی۔لوگ اسے ایک عیسائی تاجر کا بیٹا ہی سمجھتے تھے اس لیے اسے بھی عیساءی ہی سمجھا جاتا تھا۔لیکن ہیر لڈ کو معلوم تھا کہ اس کے اصل ماں باپ یہودی تھے اس لئے وہ اپنے آپ کو عیسائی نہیں یہودی ہی سمجھتا تھا لیکن کارمن میں رہنے کی وجہ سے وہ اس کا اعلان نہیں کرتا تھا۔اور پڑھنے کے بعد وہ سائنس دان بن گیا۔اور کارمن کی نیشنل لیبارٹری میں کام کرنے لگا۔آہستہ آہستہ کارمن کے بڑے سائنس دانون میں اس شمار ہونے لگا۔پھر اس کی دوستی ایک مورگن سے ہو گئی جو اسپیشل سکشن کا آدمی تھا۔آہستہ آہستہ مورگن کو معلوم ہو گیا کہ ہیر لڈ دراصل یہودی

ہے۔چناچہ اس نے اپنے سکشن کو ہیر لڈ کے بارے میں رپورٹیں بھجوانا شروع کر دیں۔اس کا ل خیال تھا کہ چونکہ ہیر لڈ یہودی ہے اس لیے اسے یہودی کاز کے لیے کام کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔پھر سکشن کی طرف سے اس مورگن کو ڈاکٹر ہیر لڈ سے بات کرنے کی اجازت مل گئی۔اور پھر طویل بات چیت کے بعد ڈاکٹر ہیر لڈ اس شرط پر کام کرنے پر رضامند ہو گیا۔ایک تو یہ اسے کارمن سے باقاعدہ اغوا کئے جانے کا ڈرامہ کیا جائے۔چناچہ اس کی یہ شرط تسلیم کر لی گئی اور اسے وہاں سے اغوا کر کے پہلے پایہنڈ پہنچایا گیا اور پھر وہاں سے اسے بارکیل بپہنچا دیا گیا۔بارکیل میں اس کا ساتھی مورگن جیمز تھا اور اب جیمز کی کال آئی تحی کہ ہیر لڈ اسے پہلے سے جانتا ہے اور اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔تو لارڈ کارلس حیران رہ گیا تھا لیکن وہ یہودی کاز کے لیے از خود کام کرنے آیا تھا اس لیے لارڈ کارلس اس سے ملنے پر تیار ہو گیا تھا ان ور دوسرا اس لیے کہ وہ اس سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ اسے کیسے جانتا ہے اور کیوں ملاقات کرنا چاہتا ہے۔اس کی فائل اٹھا کر لارڈ کارلس نے میز کے دراز میں رکھ دی۔اور پھر دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا۔کہ انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔لارڈ کارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیمز اور ڈاکٹر ہیر لڈ پہنچ چکے ہیں۔اور آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"بھیج دو"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا اور ریسویر رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک دروازہ کھلا اور لمبے اور ورزشی جسم کا مالک جیمز اندر داخل ہوا۔اس کے پیچھے ایک اڈھیر آدمی تھا جس کی آںکھوں پر نظر کا چشمہ تھا اور سر بالکل بالوں سے تقریباً بے نیاز تھا لیکن چہرے پر خاصی سنجیدگی تھی۔"یہ ڈاکٹر ہیر لڈ ہیں اور ڈاکٹر ہیر لڈ یہ لارڈ کارلس ہیں"۔۔۔جمیز نے روٹین کے مطابق

تعارف کرواتے ہوئے کہا۔

"بیٹھیں۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے وہیں بیٹھے ہوئے دونوں سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کی یہ عادت تھی کہ اٹھ کر کسی سے نہیں ملتا تھا اور اس کی اس عادت کے بارے میں ملنے والے کو پہلے بریف کر دیا جاتا تھا اس لئے وہ برا نہ مانتے تھے اس لئے ڈاکٹر ہیرلڈ کے چہرے پر کسی ناراضگی کے تاثرات نہ ابھرے تھے۔ جیمز اور داکٹر ہیرلڈ دونوں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ڈاکٹر ہیرلڈ۔ آپ مجھے کیسے جانتے ہیں جبکہ میں آپ کو پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے ڈاکٹر ہیرلڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو سب سے پہلا مورگن مجھ سے ملا تھا جس کا نام لیری تھا وہ آپ کا بھتیجا تھا اور اس کے پاس آپ کی تصویر تھی اور وہ ایک لحاظ اسے آپ کا پرستار بھی تھا۔ وہ آپ کے بارے میں تفصیل سے باتیں کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ مورگو میں سپیشل سکشن کے چیف ہیں۔ پھر وہ اچانک غائب ہو گیا اور مورگن مجھے ملا۔ میں اس سے لیری کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ لیری آپ کے پاس مستقل چلا گیا ہے۔ اب جبکہ جیمز سے میری ملاقات بارکیل میں ہوئی تو میں نے آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ میں لیری سے ملنا چاہتا تھا۔ وہ میرا بہترین دوست تھا۔"۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔ تو یہ بات ہے۔ سوری ڈاکٹر ہیرلڈ لیری کار ایکسیڈنٹ میں دو سال ہوئے ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ واقعی میرا بھتیجا تھا۔ اور کارمن میں رہتا تھا۔ پھر میں نے اسے اپنے پاس بلا کر اپنے آفس میں شامل کر لیا۔ لیکن دو سال پہلے وہ کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہو۔ ویری سیڈ بہر حال آپ سے مل کر مجھے بے حد سکون ملا ہے کیوں کہ آپ لیری کے انکل ہیں۔ اور میری آپ ہسے ایک گزارش بھی ہے کہ آپ مجھے کسی ایسی لیبارٹری میں بجھوادیں جہاں میں سکون سے کام کر

سکوں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ یہاں تک کارمن سیکرٹ سروس نہ پہنچ سکے۔"۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا تو جیمز اور لارڈ کارلس دونوں چونک پڑے۔

۔"کارمن سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب وہ کیوں پہنچے گی آپ کے پیچھے۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری کارمن میں بہت اہمیت ہے اسی لئے تو میں نے شرط لگائی تھی کہ میرے اغوا کا ڈرامہ کیا جائے تا کہ کارمن سیکرٹ سروس اور ایجنسیاں میری برآمدگی کے لیے کام کریں۔ اس طرح مجھے احساس رہے گا کہ میری واقعی اہمیت ہے۔ اور دوسری جو اہم ترین بات میں نے آپ سے کرنی ہے وہ یہ کہ میرے جسم کے ہے کہ اب اسے کسی صورت ہٹایا نہیں جا سکتا ورنہ میرا دل ختم ہو جائے گا اور میں ہلاک ہو جاوں گا۔ اور چونکہ مجھے جگہ معلوم ہے اس لیے میں درست جگہ پر انگلی سے اسے قدرے دبا کر قدرے گھما سکتا ہوں اور میں نے ایسا کر دیا ہے۔ اس لیے اب میں یہاں ٹرنڈا میں موجود ہوں لیکن اگر انھوں لے کاشر سے میری موجودگی چیک کی تو کاشر انہیں بتائے گا کہ میں یورپ کے کسی ملک میں ہوں۔"۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو لارڈ کارلس نے اطمینان بھرے لہجے میں سر ہلا دیا۔

"اپنے فارمولے کی تفصیل بتائیں گے جسے آپ نے یہودیوں کے لیے مکمل کرنا ہے۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر۔"۔۔۔ اور پھر جب اس نے تفصیل بتانا شروع کی تو لارڈ کارلس کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اٹھا۔

"ہم آپ کو روڈی میں واقع اپنی سب سے بڑی اور اہم لیبارٹری میں بھیج رہے ہیں۔ یہ ایسی لیبارٹری ہے جہاں کوئی سیکرٹ سروس نہیں پہنچ سکتی۔ اور جہاں واقعی آپ کی قدر کی جائے گی کیونکہ آپ یہودی کاز کے لیے ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں۔ وہاں دنیا کی ہر نعمت آپ کو بغیر مانگے مل جائے گی آپ وہاں بادشاہوں کی

طرح زندگی گزاریں گے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"شکریہ آپ سے مل کے بے حد مسرت ہوئی۔"۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔اور اس کے اٹھتے ہی جیمز بھی اٹھ کھڑا ہوا۔لارڈ کارلس نے بیٹھے بیٹھے ہی مصافحہ کیا اور وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گے۔لارڈ کارلس اس وقت تک انہیں دیکھتا رہا جب تک وہ کمرے سے باہر نہ چلے گے اور ان کے عقب میں دروازہ بند نہیں ہو گیا۔

"لیکن اب باقی زندگی روڈی سے نکل نہیں سکو گے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ریسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر۔"۔۔۔دوسری طرف سے مود بانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کارمن میں سپیشل مورگن سے بات کراؤ۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر۔"۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ کارلس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ریسیور رکھ دیا چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"یس۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کارمن دارلحکومت میں اسپیشل مورگن فرانک لائن پر ہے۔"۔۔۔دوسری طرف مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے لہجے کو بھاری بناتے ہوئے کہا۔

"یس سپر چیف میں کارمن دارلحکومت سے فرانک بول رہا ہوں ایس ایم۔"۔۔۔دوسری طرف سے مود بانہ لہجے میں کہا گیا۔ تمہیں معلوم ہے کہ کارمن کا ایک سائنس دان ڈاکٹر ہیر لڈ کو کارمن سے اغوا کیا گیا ہے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر مجھے ذاتی طور پر علم ہے۔"۔۔۔فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ٹریس کرنے کے لیے وہاں ہر کوئی کام ہو رہا ہے یا نہیں۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے پوچھا۔

"مجھے ایسا معلوم کرنے کی ہدایات نہیں دی گئیں تھیں لیکن اگر آپ حکم دیں تو میں معلومات حاصل کر سکتا ہوں۔"۔۔۔فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے دن لگاوٴ گے اس معلومات کو حاصل کرنے میں۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے سخت لہجے میں کہا

۔"دن نہیں جناب صرف نصف گھنٹہ۔کیونکہ تمام ایجنیسیاں وزارت داخلہ کے اندر ہیں۔اور وزارت داخلہ میں میرے کئی جاننے والے ہیں۔"۔۔۔فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے معلوم کر کے مجھے کال کرو میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"معلوم تو ہونا چاہیئے کہ کارمن سیکرٹ سروس کیا کر رہی ہے۔ویسے مجھے انداز ہو سکتا ہے کہ اس ٹائپ کی کاروائی بھی ہو سکتی ہے تو میں اسے اغوا کرانے کی اجازت ہی نہ دیتا۔میں اسے مجبور کر دیتا کہ وہاں سے استعفیٰ دے کر ہمارے ساتھ آ ملتا۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر تقریبا چالیس منٹ کے بعد فرانک کی کال آگئی۔

"یس کیا رپورٹ ہے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"سر انتہائی تشویش ناک خبریں ہیں۔ملٹری انٹیلیجنس کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس بھی ڈاکٹر ہیر لڈ کی واپسی پر کام کر رہی ہیں اور انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر ہیر لڈ کا اغوا مورگو نے کیا ہے۔لیکن ابھی تک وہ لوگ یہ نہیں معلوم کر سکے کہ موگو کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور کون کون لوگ اس میں شامل ہیں۔"۔۔۔فرانک نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اس میں تشویش کی کونسی بات ہے اب مورگو کا پتہ چلنا ہی تھا کہ اب مورگو اس طرح کی اوپن کاروائیاں

کرے گئی۔اس سے کیافرق پڑتا ہے آج نہیں تو کل پتا چل جاتا۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا

"سر کارمن سیکرٹ سروس کا چیف جونیئر سوچ رہا ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کی واپسی کے لیے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خصوصی درخواست کرے کارمن سیکرٹ سروس کا چیف جونیئر پاکیشا کے سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران کا بہترین دوست ہے اس لئے حکومت کارمن کو یقین ہے کہ جونیئر کے کہنے پر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا صرف علی عمران اگر حرکت میں آجائے تو مورگو کو ختم کر کے ڈاکٹر ہیرلڈ کو واپس لے جاسکتے ہیں۔ اور یہ انتہائی تشویش ناک باتھے۔"۔۔۔فرانک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر ہیرلڈ تواپنی مرضی سے مورگو میں شامل ہوا ہے۔اس نے تو صرف یہ کہا تھا کہ اس کے اغوا کا ڈرامہ کیا جائے۔ہم سے واقعی غلطی ہوئی کہ اس کی بات مان لی وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھ سے مل کر گیا ہے لیکن چاہے پوری دینا کی سیکرٹ سروس کیوں نہ ہمارے خلاف ہو جائے وہ ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے۔ موگو کو وہ ٹریس ہی نہ کر سکیں گے۔تم خیال رکھں ااور اگر کوئی بات ہو تو اطلاع دینا۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر۔"۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ کارلس نے ریسیور رکھ دیا۔عمران،دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا۔بلیک زیرو بھی عادت کے مطابق احتراماً کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ جاو۔"۔۔۔سلام دعا کے بعد عمران نے کہااور خود بھی وہ اپنے لیے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کسی بات پر متذبذب نظرارہے ہیں۔کیا کوئی بات ہے۔"۔۔۔بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم یہاں اکیلے بیٹھے بیٹھے اور کچھ نہیں تو قیافہ شناش ضرور بنتے جارہے ہو۔میں واقعی ایک اہم معاملے پر فیصلہ نہیں کر پارہا۔"۔۔۔عمران نے کہا۔

"ایسی کیا بات ہے۔"۔۔۔بلیک زیرو نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے پہلے سر سلطان کا فون آنے اور ان سے ہونے والی تمام بات چیت دہرادی اور اس کے بعد جونیئر سے ہونے والی بات چیت بھی سنادی۔

"تو آپ تذبذب میں کیوں ہیں۔"۔۔۔بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کرائے کی سروس ہے جو ملک چاہے وہ دوست ہو یا نہ دوست ہو جس وقت چاہے اسے ہائر کر سکتا ہے اور ہم دوسروں کی خاطر اپنی جانیں لڑاتے پھیریں۔"۔۔۔عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کو دوستی کے صحیح معنی کا شاید علم نہیں ہے۔اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کارمن پاکیشیا کا دوست ہے تو پھر حق دوستی یہ نہیں ہوتا کہ جب کسی دوست پر مشکل آئے تو آدمی منفی انداز میں سوچنا شروع کر دے۔دوستی میں تو دوستی کا حق ادا کرنا پڑتا۔"۔۔۔بلیک زیرو نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

"یہ صرف عام معاملہ نہیں ہے اور نہ ہی روپے پیسے سے کسی کی امداد کا معاملہ ہے۔اس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کیسی ممبر کی جان بھی جا سکتی ہے۔"۔۔۔عمران نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔دوستی میں تو آدمی اپنی جان پر بھی کھیل جاتا ہے۔دوستی کا دائرہ کار بے حد وسیع ہوتا ہے عمران صاحب۔دوستی صرف خوشگوار باتیں کرنے کا نام نہیں ہے مشکل وقت میں دوست کے کام آنا ہی دوستی ہوتی ہے۔اسی لیے تو ہمارے ایک شاعر نے کہا ہے کہ ہر ہاتھ ملانے والا دوست نہیں ہوتا۔"۔۔۔بلیک زیرو نے کہا۔

"تو تم چاہتے ہو کہ میں ٹیم کو لے کر چلا جاوں اور ڈاکٹر ہیرلڈ کو لے کر واپس آؤں۔"۔۔۔عمران نے کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ جو فارمولا جونیئر نے آپ کو بھیجا ہے اس کے متعلق کیا کیا ہے۔آپ نے پڑھا سے

اسے۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں تباہکاری کے اس مخصوص ٹاپک پر میرا مطالعہ وسیع نہیں ہے اس لئے میں نے اسے سرداور کو بھجوادیا ہے۔ وہ اسے چیک کریں گے۔"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر پہلے ان سے معلوم کرلیں کہ یہ فارمولا اس قابل ہے کہ اسے مکمل کیا جائے تو یہ پاکیشا کے دفاع میں کام آسکتا ہے۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے ریسیور اٹھایا اور نمبر پش کرنا شروع کردیئے۔

"داور بول رہا ہوں۔"۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی چونکہ یہ ان کا ڈائریکٹ نمبر تھا اسی لیے ریسور سے آواز بھی ان کی ہی ابھری تھی۔

"علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی آکسن بزبان خود بول رہا ہوں۔"۔۔۔ عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

"ڈی ایس سی کرنے کے بعد تمہیں اب صرف عمران نہیں کہنا چاہیئے بلکہ ڈاکٹر عمران کہنا چاہیئے۔"۔۔۔ سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر بنتے ہوئے تو ڈر لگتا ہے کہ لوگ بخار کی دوا لینے آجاتے ہیں۔ پہلے زمانے کی ڈگریاں زیادہ رعب دار ہوتی تھیں۔ مولوی فاضل، منشی فاصل علامہ وغیرہ۔"۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہر حال اب بتاؤ کہ کیوں فون کیا ہے۔ میں ایک انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں۔"۔۔۔ سرداور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تبکاری فارمولے والی فائل جو کارمن سے مجھے بھجوائی گئی تھی وہ کل آپ کو دی تھی اس کا کیا رزلٹ سامنے آیا ہے۔ کیا یہ فامولا پاکیشا کے لیے فائدہ مند ہو گا یا۔"۔۔۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"یہ فارمولا قابل عمل نہیں ہے ڈاکٹر ہیرلڈ بے حد پیچیدہ ذہن کا آدمی ہے اسے یہ معلوم تھا کہ وہ اس فارمولے کے حتمی نتائج حاصل کرلینے میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکے گا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس پر اس لیے کام کرتا رہا کہ کارمن حکومت پالینڈ کے ایٹمی ہتھیاروں کے خوف کی وجہ سے اسے کئی مراعات دیتی اور ایسا ہی ہوا۔ اب یہ فارمولا جب ہم نے ماہرین کے بورڈ میں انتہائی تفصیل سے ڈسکس کیا ہے اور شوگران کے ماہرین سے بھی ریڈیو فون پر ڈسکس ہوئی ہے تو آخری نتیجہ یہ نکلا ہے کہ فارمولا اس حد تک تو کامیاب ہو سکتا ہے کہ جب ریز فضا میں پھیلائی جائیں تو اس وقت ایٹمی ہتھیاروں کا حملہ ہو تو اس سے نکلنے والی تابکاری کے خوفناک اثرات کو یہ ریز سے صفر کرسکیں گیلیکن جن ریز کی بنیاد پر بنایا گیا ہے وہ کیمسٹری کے لحاظ سے چند منٹ سے زیادہ فضا میں ٹھہر نہیں سکتیں اس لیئے یہ فارمولا عملی طور پر ناکام ہے۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہمارا دشمن ملک پہلے ہمیں اطلاع دے گا کہ وہ فلاں دن فلاں وقت اتنے بج کر اتنے منٹ پر ایٹمی ہتھیار ہمارے ملک پر فائر کرے گا۔ اور ہم اس سے چند منٹ پہلے اس فارمولے کے تحت ریز کو فضا میں پھیلادیں اور اس طرح دشمن کا ایٹمی حملہ ناکام ہو جائے۔"۔۔۔ سرداور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر ڈاکٹر ہیرلڈ کو کیوں اغوا کیا گیا ہے۔"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کی وجہ دوسری ہے۔ جس کا علم شاید کارمن حکومت کو بھی نہیں۔ اگر اغوا کنندگان ڈاکٹر ہیرلڈ کو تابکاری فارمولے لے لیے اغوا کراتے تو پھر یہ فارمولا یا اس کی کاپی بھی وہ ساتھ لے جاتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اغوا کنندگان کو اس فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ میری ایک سائنس کانفرنس پر ڈاکٹر ہیرلڈ سے کافی بات چیت ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اصل میں ایک اور انتہائی اہم فارمولے پر کام کر رہے ہیں جو پوری دینا میں اس کے دشمنوں کو بظاہر قدرتی طور پر تباہ کردے گا۔ میرے

تفصیل پوچھی۔ پر انہوں نے بتایا کہ وہ فضا میں آکسیجن کا سرکل ریورس کرنے کے فارمولے پر کام کر رہے ہیں۔ یہ سن کر

میں بے حد حیران ہوا تو انہوں نے مجھے مزید تفصیل بتائی کہ قدرت نے آکسیجن کی مسلسل فراہمی کے لیے درختوں کو پیدا کیا ہے۔ درخت سورج کی روشنی میں کاربن ڈائی آکسائیڈ لیتے ہیں اور اس کی جگہ آکسیجن فضا میں چھوڑتے ہیں۔ جبکہ انسان آکسیجن سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں بھرتا ہے۔ اور اس کی جگہ کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں چھوڑتا ہے اس طرح یہ سرکل مسلسل چلتا رہتا ہے۔ رات کو درختوں کا یہ عمل ریورس ہوتا ہے وہ ایسی ریز پر کام کر رہے تھے کہ جن کو اگر فضا میں پھیلایا جائے تو اس رینج میں موجود تمام جاندار بشمول انسان بڑوں سے لے کر بچوں تک اکسیجن کی کمی کا شکار ہو کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے اور بظاہر کسی دشمن نے یہ حملہ نہیں کیا ہو گا۔ اس طرح اگر یہ ریز کسی بھی آدمی کے ذریعے دشمن ملک میں فائر کر دی جائیں تو اس ملک کے تمام باشندے جن میں فوجی جرنیل اور سپاہی تک شامل ہیں آکسیجن کی کمی کا شکار ہو کر ہلاک ہو جائیں گے اور پورا ملک ایٹمی تعمیرات اسلحہ اور مال و دولت سمیت دشمن کے ہاتھ لگ جائے گا۔۔ اسے انہوں نے "ریورس سرکل" کا نام دے رکھا تھا اور اس پر وہ کام کر رہے تھے۔ میرے خیال سے انہیں اس فارمولے کے لیے اغوا کیا گیا ہے۔"۔۔۔ سرداور نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایسا فارمولا تو انسانیت کے خلاف ہے۔"۔۔۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ جو ایٹمی ہتھیار بنائے جاتے ہیں جن سے کروڑوں افراد چشم زدن میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ انسانیت کے حق میں بنائے جاتے ہیں۔ انسان کی سرشت اللہ تعالیٰ نے دورخی بنائی ہے۔ وہ بیک وقت بے حد انسانیت دوست بھی ہوتا ہے اور اسی لمحے انسانیت کش بھی۔ دوسرے انسانوں کو دشمن کہہ کر یا مذہبی تعصب کے نام پر ہلاک کر دیتا ہے اور یہ اس کی سرشت میں ہے۔"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"تو یہ فارمولا ریورس سرکل ڈاکٹر ہیرلڈ ساتھ لے گیا ہو گا۔ ورنہ تو جیسے تابکاری فارمولا حکومت کو ملا تھا وہی فارمولا بھی مل جاتا لیکن فارمولا تو ایک طرف اس کا ذکر تک بھی سامنے نہیں آیا۔"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس بات پر میرا ذہن تسلیم نہیں کرتا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو اغوا کیا گیا ہے۔ جس فارمولے کے بارے میں اس کی حکومت کو علم نہیں اس فارموے کا علم اس کے اغوا کنندگان کو کیسے ہو سکتا ہے۔"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں لیکن اس سائنس دان کو بہر حال ایسے فارمولے بنانے سے روکنا ہو گا۔ آپ کا شکریہ۔ اللہ حافظ۔"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب سوچا جائے تو یہ واقعی انتہائی خوفناک صورتحال ہے۔ بغیر کسی حملے کے یا بیماری کے اچانک ایک وسیع رینج میں انسان اور جاندار آکسیجن کی کمی کا شکار ہو جائیں اور مسلسل ہوتے چلے جائیں تو آپ سوچیں کہ لاکھوں کروڑوں افراد جن میں بوڑھے، مرد عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں گے کس طرح تڑپ تڑپ کر آخر کار ہلاک ہو جائیں گئے۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور اب مجھے علم ہو گیا ہے کہ یہ سازش مسلمانوں کے خلاف ہو رہی ہے۔"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"مسلمانوں کے خلاف سازش۔ کیا مطلب عمران صاحب۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات جونیئر معلوم کر چکا ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو اغوا کرنے والی تنظیم یہودیوں کی خفیہ تنظیم یہودیوں کی خفیہ تنظیم مور گو ہے اور یہودیوں کے ہاتھ یہ فارمولا لگ گیا تو لا محالہ وہ اسے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کریں گے اور اب تو مجھے یقین ہو گیا ہے اغوا کا صرف ڈراما ہی کھیلا گیا ہے اور ڈاکٹر ہیرلڈ ان کے ساتھ اپنی مرضی سے گیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دراصل یہودی ہی ہو۔"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کارمن میں کسی یہودی کا اس سطح پر کام کرنے کا سوچا ہی نہیں جا سکتا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"سب کچھ ممکن ہے میرے خیال میں اس طیارے میں کارل اسمتھ ہی کار آمد ثابت ہو سکتا ہے وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سرخ رنگ کی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور تیزی سے صفحے الٹنے شروع کر دیئے۔

تھوڑی دیر بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم سی گئیں۔ وہ کچھ دیر تک غور سے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے واپس میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس کارل اسمتھ بول ہوں"۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ "علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی آکسن از خود بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"بڑے طویل عرصے کے بعد بھی آپ کی ڈگریاں وہی ہیں۔ عمران صاحب لیکن یہ از خود بولنے کا کیا مطلب ہوا"۔۔۔ کارل اسمتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ واقعی میں ہی بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کارل اسمتھ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اسمتھ تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ کارمن میں اب بھی یہودیوں کی خاصی تعداد رہتی ہے لیکن حکومت نہ صرف انہوں نے کی باقاعدہ رجسٹریشن کرتی ہے بلکہ ان کی مسلسل نگرانی بھی کرتی رہتیہے اور یہ کام تمہارا محکمہ کرتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کوئی خاص وجہ"۔۔۔ کارل اسمتھ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"خاص وجہ کارمن کے لیے ہی ہے کارمن سیکرٹ سروس کا چیف جونیئر میرا ذاتی دوست ہے۔ کارمن کے ایک بڑے سائنس دان ڈاکٹر ہیرلڈ کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ چیف جونیئر نے مجھے درخواست کی ہے کہ میں اس

کیس پر دوستی کے لحاظ سے کام کروں۔ میں تیار بھی ہو گیا ہوں لیکن عادت ہے کہ میں پہلے سارے معاملے کی اچھی طرح چھان بین کرتا ہوں اور اس چھان بین میں چند باتیں سامنے آئیں ہیں کہ مجھے شک پیدا ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو اغوا نہیں کیا گیا بلکہ اغوا کا ڈرامہ اسٹیج کیا گیا ہے اور ڈاکٹر ہیرلڈ بھی دراصل یہودی ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم ڈاکٹر ہیرلڈ کے بارے میں معلومات مجھے مہیا کرو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کو صرف ڈاکٹر ہیرلڈ کے بارے میں معلومات چاہیئں یا مزید بھی کچھ چاہیئے"۔۔۔ کارل اسمتھ نے کہا۔

"صرف ڈاکٹر ہیرلڈ کے بارے میں تفصیلی معلومات تاکہ میں اپنے مشن کو درست انداز میں مرتب کر سکوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اپنا فون نمبر دے دیں۔ میں صرف نصف گھنٹے بعد آپ کو فون کر دوں گا کیونکہ تمام سائنس دانوں کے بارے میں یہاں تفصیلات پہلے سے ہی معلوم کی ہوئی ہیں۔ وہ میں نے صرف فائل منگوانی ہے اور آپ کے تمام سوالوں کے جواب بھی مل جائیں گے"۔۔۔ کارل اسمتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم فائل منگوالو۔ میں نصف گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ کال کروں گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کہیں ڈاکٹر ہیرلڈ یہودی تو نہیں۔ اگر ایسا تھا تو چیف جونیئر کو لازماً اس بارے میں علم ہو گا"

"نہیں یہ اس کا کام نہیں ہے کہ وہ سائنس دانوں کے بارے میں رپورٹیں اکٹھی کرتا پھرے۔ بہر حال پتا لگ جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اصل مسلہ تو وہ جگہ ہے جہاں ڈاکٹر ہیرلڈ کو لے جایا گیا ہے۔ پرائڈ جزیرے کو چیک کر لیا گیا ہے وہاں کچھ نہیں ہے۔ جبکہ کاشنر کے مطابق ڈاکٹر ہیرلڈ پرائڈ جزیرے پر ہے۔ آپ کیسے اسے چیک کریں گے۔"

"ہمیں اس کے اغوا کنندگان کا سراغ لگانا ہوگا۔ پھر وہاں سے راستہ ملے گا۔ کاشنر کبھی بھی تکنیکی خرابی کی وجہ سے غلط سمت بھی کاشن دے سکتا ہے۔ لیکن پہلے یہ تو طے ہو کہ ہم نے اس مشن پر کام بھی کرنا ہے یا نہیں۔"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر آدھے گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ کارل اسمتھ سے رابطہ کیا۔

"کیا رپورٹ ہے اسمتھ۔"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ عمران صاحب فائل کے مطابق تو ڈاکٹر ہیرلڈ عیسائی ہے لیکن فائل میں یہ بھی درج ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کارمن نژاد نہیں ہے بلکہ اس کے والدین پالینڈ کے باشندے تھے اور وہ پالینڈ میں ہی ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوگئے تھے اس وقت ڈاکٹر ہیرلڈ کافی چھوٹا تھا۔ پھر ایک تاجر نے اسے اپنا بیٹا بنالیا۔ یہ تاجر عیسائی تھا پھر تاجر پالینڈ سے مستقل طور پر کارمن شفٹ ہوگیا۔ اور ڈاکٹر ہیرلڈ مستقل کارمن میں رہا۔ یہیں اس نے تعلیم حاصل کی اور پھر یہاں کی نیشنل لیبارٹری میں کام کرتا رہا۔ میں نے خصوصی طور پر پالینڈ میں رہنے والے اپنے ایک دوست کی ذریعے ڈاکٹر ہیرلڈ کے والدین کی کار ایکسیڈنٹ کی رپورٹ نکلوا کر معلومات حاصل کی ہیں کیونکہ میرے پاس فائل میں ایکسیڈنٹ کی تاریخ اور سال کا اندراج تھا اس لئے پالینڈ کے پولیس آفس کے کمپیوٹر ریکارڈ سے اس بارے میں فوری معلومات مل گئیں۔ اس رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر ہیرلڈ کے والدین یہودی تھے۔"۔۔۔ کارل اسمتھ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس وقت ہیرلڈ کی عمر کتنی تھی۔"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"چودہ پندرہ سال۔"۔۔۔ کارل اسمتھ نے جواب دیا

"اوہ۔۔ پھر تو اسے معلوم ہوگا کہ اس کے والدین یہودی تھے۔ تمہارا شکریہ کہ تم نے خاصی محنت کی۔ شکریہ گڈ بائی۔"۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"اب بات واضح ہوتی جا رہی ہے۔ مور گو یہودیوں کی خفیہ تنظیم ہے۔ ڈاکٹر ہیرلڈ بنیادی طور پر یہودی ہے۔ ڈاکٹر ہیرلڈ ایک ایسے فارمولے پر کام کر رہا ہے کہ یہودی مسلمانوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اب اس مشن پر کام کرنا ہوگا۔"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"کیا مشن ہوگا آپ کا۔ کیا آپ ڈاکٹر ہیرلڈ کو واپس لے آئیں گے۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ پہلے اسے ٹریس کر کے وہاں تک پہنچیں تو سہی۔"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"یس جونیئر بول رہا ہوں۔"۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی کارمن سیکرٹ سروس کے چیف کی آواز سنائی دی۔

"نو سینیئر بول رہا ہوں۔"۔۔۔ عمران نے یس کی جگہ نو اور جونیئر کی جگہ سینیئر کے لفظ ادا کرتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔۔ عمران صاحب میں تو بڑی شدت کے ساتھ آپ کے فون کال منتظر تھا۔ میں نے خود اس لئے فون نہیں کیا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں۔"۔۔۔ دوسری طرف سے جونیئر نے کہا تو عمران "یڈ کوارٹر کالنگ۔"۔۔۔ ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"لارڈ کارلس چیف آف سپر سکشن۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"چیف مورگن بول رہا ہون لارڈ کارلس۔"۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

لہجہ نرم تھا۔

"یس سر۔ حکم سر"۔۔۔ لارڈ کارلس نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا کیونکہ بولنے والا مور گو تنظیم کا سربراہ تھا جسے چیف مور گن کہا جاتا تھا۔

"لارڈ کارلس۔ آپ نے کارمن سے ڈاکٹر ہیر لڈ کو اغوا کر کے روڈی لیبارٹری میں بھجوایا ہے اور ہیڈ کوارٹر کو جو رپورٹ دی گئی ہے اس کے مطابق ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر کسی خاص فارمولے پر کام کر رہا تھا اور اس فارمولے سے یہودی کاز کو زبردست فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ کیا ایسا ہی ہے ۔"۔۔۔ چیف مور گن نے کہا۔

"یس چیف ایسا ہی ہے ڈاکٹر ہیر لڈ جس فارمولے پر کام کر رہے ہیں وہ پوری دنیا پر یہودی غلبہ کے لیے

بے حد کام آئے گا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس فارمولے کے بارے میں خود کارمن حکومت کو بھی علم نہیں ہے۔ ڈاکٹر ہیر لڈ ذاتی طور پر اس فارمولے پر کام کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اس بارے میں صرف ہمارے مور گن کو بتایا ہے اور پھر اصل حالات سامنے آتے ہی ہم نے انہیں ان کے اس فارمولے جس کا کوڈ نام ریورس سرکل ہے کو اپنی

تحویل میں لینے کے لیے وہاں سے بلوا لیا"۔۔۔ لارڈ کارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن لارڈ کارلس۔ آپ کو احساس ہے کہ آپ نے ڈاکٹر ہیر لڈ کے اس فامولے کے لیے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال دیا ہے۔ بہتر یہ تھا کہ اس فارمولے پر وہیں کارمن میں ہی کام ہوتا رہتا اور جب یہ فارمولا مکمل ہو جاتا تو ڈاکٹر ہیر لڈ کو گولی مار کر یہ فارمولا حاصل کر لیا جاتا۔ اس طرح کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی لیکن اب پہلی بار مور گو سامنے آگئی ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ کارمن سیکرٹ سروس مور گو کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لائے ہیں اور یہ مور گو کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے ورنہ اب تک مور گو خفیہ رہ کر تمام کاروائیاں کر رہی تھی۔ لیکن اب پاکیشیا سیکرٹ سروس جب اس کے خلاف کام کرے گی تو

پوری دنیا کو مور گو کے بارے میں معلومات مل جائیں گی۔"۔۔۔ چیف مور گن نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کیسے کام کرے گی اس پر چیف۔ اس کا کیا تعلق ڈاکٹر ہیر لڈ کارمن نژاد ہے پاکیشائی تو نہیں اور اگر کرے گی بھی تو کیا ہو جائے گا۔ کیا مور گو کے تمام سکشن ختم ہو چکے ہیں۔ کیا وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ل مقابلہ نہیں کر سکتے"۔۔۔ لارڈ کارلس نے اس بار کافی تیز لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کو اب تک اطلاع نہیں ملی کہ کارمن حکومت نے

خصوصی طور پر پاکیشا حکومت سے درخواست کی ہے کہ ان کے سائنس دان کو واپس لایا جائے۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے کارمن حکومت کی اس درخواست کو منظور کر لیا ہے"۔۔۔ چیف مور گن نے کہا۔

"نہیں چیف۔ ہمیں اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ ہم یہودی طاقت اور عقل میں ان مسلمانوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اس کے باوجود ان سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں کہ ان کے حرکت میں آنے کی خبر سن کر ہی ہم سہم جاتے ہیں۔ آئی ایم سوری چیف۔ میں اسے یہودی کاز کے خلاف سمجھتا ہوں اور آپ اگر اجازت دیں تو میرا سکشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کے لیے تیار ہے"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"لارڈ کارلس آپ کا جذبہ اپنی جگہ بے مثال ہے۔ یہودیوں میں ایسا ہی جذبہ ہونا چاہیئے لیکن آُپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آنے کا مطلب ہے کہ انہیں ٹرنڈا میں سپر سکشن ہیڈ کوارٹر کا علم ہو جائے گا پھر چونکہ آپ کو معلوم ہے کہ ڈاکٹر ہیر الڈ کو کہاں بجھوایا گیا ہے اس لیے وہ آپ سے معلوم کر کے وہاں پہنچ جائیں گے اس لیے آپ کا سامنے نہ آنا ہی بہتر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کا خاتمہ ہیڈ کوارٹر سکشن کے

ہاتھوں ہو۔"۔۔۔ چیف مورگن نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو مورگن ہیڈ کوارٹر سامنے آجائے گا۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"وہ کیسے آسکتا ہے۔آپ کو تو علم ہے کہ ہم نے اصل ہیڈ کوارٹر کو کس قدر خفیہ رکھا ہوا ہے حتٰی کہ آپ کو بھی معلوم نہیں ہے اور پھر ہیڈ کوارٹر سکشن کا سپیشل گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کا خود پیچھا کرے گا اور جہاں بھی ان کا سامنا ہوا ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔انہیں اتنی مہلت ہی نہ دی جائے گی کہ وہ ہیڈ کوارٹر یا لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔اب اس کیا یہی حل ہی ہو سکتا ہے۔ "

"سر سپیشل گروپ اپنا کام کرے اور سپر گروپ اپنا کام کرے مقصد دونوں کا ایک ہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ۔تو کیا یہ بہتر نہیں ہے۔"۔۔۔ لارڈ کارلس ابھی تک اپنے گروپ کو آگے لانے کا خواہشمند تھا۔

"تم اپنے گروپ کو تیار رکھو اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ترٹندا پہنچتی ہے تو پھر تمہارا گروپ اس کا خاتمہ کر دے۔وہاں ہیڈ کوارٹر کا گروپ کام نہیں کرے گا۔"۔۔۔ چیف مورگن نے کہا۔

"لیکن سر وہ ٹرنڈا کیوں آئیں گے۔انہیں یہاں کے بارے میں کسی طرح علم ہو ہی نہیں سکتا۔اس لیے پھر ہمیں اجازت دیں کہ وہ جہاں بھی ہوں ہمارا گروپ ان پر اٹیک کر سکے۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"اوکے۔آپ بضد ہیں تو آپ ان کا خاتمہ کر دیں لیکن کوشش کریں کہ وہاں تک پہنچ ہی نہ سکیں۔مورگو کے قواعد وضوابط کا آپ کو بہ خوبی علم ہے کہ آپ سمیت آپ کا پورا سکشن موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔"۔۔۔ چیف مورگن نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر مجھے معلوم ہے۔لیکن آپ بے فکر رہیں۔اس کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔میں سپر گروپ کے

انچارج آندرے کو بتا دیتا ہوں پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت یقینی ہو جائے گی۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"ہاں۔ایسی صورت میں ہمیں بے حد اطمینان رہے گا۔اور یہ پوری دنیا کے یہودیوں کے لیے بہت اہم خبر ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا گیا ہے کیونکہ جس قدر نقصان یہودیوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لیے کام کرنے والے عمران نے پہنچایا ہے اتنا نقصان پوری دنیا کے مسلمانوں نے مل کر بھی نہیں پہنچایا اس لیے ان کی موت ہم سب کے لیے انتہائی اہم ہو گی۔اوکے وش یو گڈ لک۔"۔۔۔ چیف مورگن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون سیٹ کی سیٹی کی آواز آئی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔لارڈ کارلس نے فون کا ایک بٹن پریس کیا اور پھر اسے اٹھا کر میز کی دراز کھول کر اس کے اندر رکھ کر دراز بند کر دی اور پھر ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا

"یس سر۔"۔۔۔ دوسری طرف سے انہوں نے کی فون سیکرٹری کی آواز سناءی دی۔

"آںدرے جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ۔"لارڈ کارلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"آندرے لائن پر ہے جناب۔"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں ہے وہ۔"۔لارڈ کارلس نے پوچھا۔

"ترانڈا میں ہی ہے جناب۔اپنے سکشن ہیڈ کوارٹر میں ۔"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دی گیا۔

"کراؤ بات۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"ہیلو سر میں آندرے بول رہا ہوں۔"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔لہجہ مودبانہ تھا۔

"میرے آفس پہنچو۔ایک انتہائی اہم کیس تمہیں دینا ہے۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہااور ریسیور رکھ کراس نے انٹر کام کا ریسیور اٹھایااور پھر یکے بعد دیگرے بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر۔حکم سر۔"۔۔۔ دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"اندرے کو میں نے طلب کیا ہے۔اسے آنے دینااور میرے آفس بجھوا دینا۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہااور ریسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلااور ایک قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔اس نے گرے کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا،یہ آندرے تھا۔ایکریمیا نژاداور ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی کا مایہ ناز ایجنٹ جسے ایکریمیا میں ماسٹر آندرے کے نام سے آج بھی یاد کیا جاتا تھا۔ماسٹر آندرے مارشل آرٹ کے ساتھ ساتھ تقریباًہر فن میں ماہر تھا۔وہ چونکہ کٹر یہودی تھااس لیے مور گو نے اس کی خدمات کے اعتراف مین اسے مور گو کے سپر سکشن کا انچارج بنا دیا تھا۔اس کا سکینڈ ہیڈ کوارٹر ٹرنڈاامیں ہی تھا۔اس کے سکشن جسے سپر سکشن کہا جاتا تھا اس میں دس افراد تھے جن میں چھ لڑکیاں اور چار مرد شامل تھے۔آندرے نے ان سب کی زبردست تربیت کی تھی۔یہی وجہ تھی کہ آندرے سیکشن کو سپریم سیکشن بھی کہا جاتا تھا۔اندر داخل ہو کر آندرے نے لارڈ کارلس کو سلام کیا۔

"بیٹھو آندرے۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہااور آندرے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہاتو آندرے بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"یس باس۔بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔گو آج تک ہمارا آمنا سامنا نہیں ہوالیکن اس کی تعریفیں سن سن کر

میرے کان پک چکے ہیں۔"۔۔۔ آندرے نے مسکراتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔وہ اسی انداز میں بات کرنے کا عادی تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سربراہ عمران کے بارے میں بھی جانتے ہو۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"اسے کون نہیں جانتا باس۔وہ تو اس دنیا کے عجائبات میں شامل ہے۔"۔۔۔ آںدرے نے کہا۔

"اس آدمی نے یہودیوں کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اتنااور کسی نے نہیں پہنچایا۔کیا تمہیں معلوم ہے۔"۔۔ ۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر۔ساری دنیا اس بارے میں جانتی ہے۔لیکن کیا آپ جو مشن مجھے دینا چاہتے ہیں اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے یا عمران سے ہے۔"۔۔۔ آںدرے نے کہا۔

"ہاں۔۔"۔۔۔ لارڈ کارلس نے جواب دیااور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر ہیر لڈ کے اغوا سے لے کر اب تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"تو ہمیں یہ مشن دیا جارہا ہے کہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کا شکار کریں۔لیکن اس کے لیے تو ہمیں پاکیشا جانا پڑے گا وہ تو شاید یہاں نہ آسکیں کیوں کہ انہیں معلوم ہی نہیں ہو گا کہ ڈاکٹر ہیر لڈ کہاں ہے اور اس کو مور گو کا کون سا سکشن لے گیا ہے اور وہ سکشن کہاں ہے۔"۔۔۔ آندرے نے کہا۔

"وہ تو پاکیشیا سے روانہ ہو جائے گا۔وہاں جانا تو بیکار رہے گا۔البتہ پاکیشیا میں ایک سپیشل مور گن موجود ہے اگر تم کہو تو اس سے بات کی جائے کہ وہ وہاں سے ہمیں عمران کے بارے میں رپورٹ بجھوائے۔"۔۔ ۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر اس طرح ہمیں بے حد آسانی ہو جائے گی۔"۔۔۔ آندرے نے کہا تو لارڈ کارلس نے ریسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیا میں سپیشل مورگن جیری موجود ہے اس سے میری بات کراؤ"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"یس"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"جیری لائن پر ہے جناب"۔۔۔ دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"ہیلو سر۔ مورگن جیری بول رہا ہوں پاکیشیا دارلحکومت سے"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیری کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کام کرنے والے ایجنٹ عمران کو جانتے ہو"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس بہت اچھی طرح جانتا ہوں"۔۔۔ جیری نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس کی نگرانی کر سکتے ہو"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔"یس سر۔ جو حکم سر"۔۔۔۔۔ جیری نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی نگرانی کراؤ اور جب وہ ملک سے باہر جائے تو تم نے اسپیشل ہیڈ کوارٹر کال کر کے فوری اطلاع دینی ہے لیکن خیال رکھنا اسے کسی طور پر بھی تم پر شک نہیں ہونا چاہیئے"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"سر اس کی درست صورت یہ ہے کہ میں اپنے گروپ کے خاص افراد کو ائیر پورٹ پر تعنیات کر دیتا ہوں۔

وہ چیکنگ کرتے رہیں گے۔ عمران جیسے ہی ائیر پورٹ پر پہنچے گا مجھے فوری اطلاع مل جائے گی۔ پھر میں تفصیل سے آپ کو اطلاع دے دوں گا"۔۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے ہی پاکیشیا سے روانہ ہو چکا ہو اور تمہارے آدمی ائیر پورٹ پر اس کا انتظار کرتے رہ جائیں"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"سر ابھی دس منٹ پہلے میں نے اسے ہوٹل سے باہر نکلتے دیکھا ہے۔ وہ اپنی سپورٹ کار میں تھا"۔۔۔ جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے اس انداز میں جانتے ہو تو وہ بھی تمہارے بارے میں جانتا ہو گا"۔۔۔ لارڈ کارلس نے ایک خیال کے تحت کہا۔

"اس کا شاگرد ٹائیگر میرا گہرا دوست ہے۔ وہ انڈر ورلڈہیں کام کرتا ہے اسی لیے میں اسے پہنچانتا ہوں لیکن وہ مجھے نہیں پہنچانتا"۔۔۔ جیری کنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے اب تم نے اب ہر لحاظ سے چوکنا رہنا ہے اور جب وہ ملک باہر جائے تو پوری تفصیل سے مجھے رپورٹ دینی ہے"۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تکمیل ہو گی سر"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ کارلس نے ریسیور رکھ دیا۔

"اب تو تمہیں ان کی آمد سے پہلے ان کے بارے میں معلومات مل جائیں گئ۔ اب باقی کام تم نے کرنا ہے"۔ ۔۔۔ لارڈ کارلس نے ریسیور رکھ کر آندرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم تیار ہوں گے سر لیکن ایک وضاحت کر دیں کہ کیا وہ یہاں پہنچیں تو ان کا خاتمہ کر دیا جائے یا ان کی پہلی منزل پر ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے"۔۔۔۔۔ آندرے نے کہا۔

"ان کا خاتمہ ہمارا مشن ہے۔ جہاں بھی ہو۔ ضروری نہیں کہ وہ یہاں آئیں تو ان کا خاتمہ کیا جائے۔ وہ

یہودیوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ ہمیں ان کا دنیا بھر میں ہر جگہ پیچھا کرنا ہے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"توسر اب یہ مشن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن ہے۔ اب ڈاکٹر ہیرلڈ اس میں شامل نہیں ہیں۔"۔۔۔۔آندرے نے کہا۔"سنو آندرے۔ ڈاکٹر ہیرلڈ جہاں موجود ہے وہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے اسے ذہن سے نکال دو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیے یہ مشن ہو سکتا ہے ہمارے لیے نہیں۔ ہمارے لیے اب یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے اور چیف مورگن نے بھی یہ حکم دیا ہے کہ ان کا فوری خاتمہ کر دیا جائے اس لیے اب پوری دنیا میں جہاں بھی ایسا ہو سکے ہمارا اور تمہارا یہ مقدس فریضہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں اب یہ سب کام مجھ پر اور میرے گروپ پر چھوڑ دیں۔ ہم ان کو انتہائی عبرتناک انجام سے دوچار کر دیں گے۔"۔۔۔آندرے نے جواب دیا۔

"ایک بات کا خیال رکھنا کہ اس عمران کی لاش اس حال میں رہنی چاہیئے کہ اسے آسانی سے پہچانا جا سکے ورنہ کسی نے اس بات پر یقین نہیں کرنا ہے کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر۔ اس بات کا خیال رکھا جائے گا"۔۔۔آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔"اوکے ان تم جا سکتے ہو اور مجھے تمہاری کامیابی کی رپورٹ ہی ملنی چاہیئے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔آندرے نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہوا پھر اس نے سلام کیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لارڈ کارلس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ٹائیگر نے کار البانو ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ اس وقت چونکہ ہوٹل میں رش نہیں ہوتا تھا اس لیے وسیع و عریض پارکنگ تقریباً خالی پڑی ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے کار ایک خالی جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر

کر اس نے کار لاک کی ہی تھی کہ پارکنگ بوائے نے پارکنگ کارڈ لا کر اس کے ہاتھ میں دے دیا اور دوسرا کارڈ کار کی مخصوص جگہ پر رکھ کر وہ واپس اندر آنے والی کار کی بڑھ گیا۔ ٹائیگر نے کارڈ کو ایک نظر دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل البانو کا جنرل مینجر جیری تھا جو یورپی نژاد تھا اور کافی طویل عرصے سے پاکیشیا میں سیٹل تھا۔ ٹائیگر کی اس سے خاصی دوستی تھی کیونکہ جیری سوائے غیر ملکی شراب کے دھندے

میں ملوث ہونے کے اور کسی خطرناک کاروبار میں شامل نہ تھا اور نہ ہی وہ کسی غیر ملکی تنظیم سے وابستہ تھا اس کے باوجود چونکہ البانو دارلحومت کے بڑے ہوٹلوں میں سے ایک تھا اس لئے یہاں ٹائیگر کو اکثر اہم معلومات مل جایا کرتی تھیں۔ آج بھی وہ جیری سے خصوصی طور پر ملنے آیا تھا کیونکہ اس کے ایک ملنے والے نے ایک بے روزگار نوجوان کا اس سے تعارف کرایا تھا جس کے گھریلو حالات بے حد گرگوں تھے۔ نوجوان کا تعلیمی ریکارڈ بھی اچھا تھا اور وہ چہرے مہرے اور گفتگو کے لحاظ سے بھی کسی اچھے خاندان کا لگتا تھا۔ اس لئے ٹائیگر نے حامی بھر لی اور پھر اچانک اسے خیال آیا کہ ایک ہفتہ پہلے جب وہ جیری سے ملا تو جیری نے اس کی موجودگی میں فون اٹنڈ کرنے کے لئے ہوٹل کے نیئے ونگ کے لئے نئی بھرتی کرنے حکم دیا تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ جیری کے پاس اس بار بھی کوئی سیٹ خالی ہو تو اس نوجوان کو اس سیٹ پر ایڈجسٹ کرایا جا سکتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے گاڑی جس کا رخ موڑ دیا تھا اور اب گاڑی پارکنگ میں روک کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جیری کا آفس تیسری منزل پر تھا اور اس کے لئے ایک لفٹ باقاعدہ مخصوص کی گئی تھی۔ ٹائیگر چونکہ یہاں اکثر آتا جاتا رہتا تھا اس لئے سب اس سے اچھی طرح واقف تھے۔ ٹائیگر لفٹ میں داخل ہوا اور چند لمحوں بعد تیسری منزل کے عقبی حصے میں پہنچ گیا۔ جیری کے آفس کا دروازہ حسب دستور بند تھا لیکن پہلے دروازے کے باہر ایک مسلح گارڈ ہر وقت موجود رہتا تھا لیکن آج وہ گارڈ نظر نہیں آرہا

تھا اور پھر اچانک اس کی نظریں ایک کونے میں بنے واش روم کے گیٹ پر پڑیں۔ جس کے ساتھ ہی دیوار سے لگا کر ایک گن کو کھڑا کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ واش روم میں گیا ہے۔ ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا دروازہ پوری طرح بند نہ تھا۔ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور ٹائیگر کے کانوں میں عمران کا نام پڑا تھا تو وہ بے اختیار رک گیا۔

"ٹھیک ہے نگرانی جاری رکھو۔ انتہائی احتیاط سے۔"۔۔۔ جیری کی آواز سنائی دی اور پھر ریسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔

جیری کی طرف سے ایسے معاملے میں ملوث ہونے پر ٹائیگر کو اچھا خاصا جذباتی دھچکا محسوس ہوا تھا۔ اسے شاید جیری پر اس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا خیال تک نہیں تھا۔ اس لیے وہ اچانک عمران کا نام سن کر وہ حیرت زدہ ہو گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جیری جانتا ہے کہ ٹائیگر عمران کا شاگرد ہے۔ اس کے باوجود وہ عمران کی نگرانی کرا رہا تھا۔ اس نے جیری سے ہر قیمت پر نگرانی کرانے والوں کے بارے میں معلومات حاصل کرانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے دانستہ دروازے پر دستک دی اور پھر اسے اس طرح دبا کر کھولا جیسے وہ سختی سے بند ہو تا کہ جیری کو شک نہ گزرے کہ اس نے اس کی فون پر ہونے والی بات سن لی ہے۔ ٹائیگر اندر داخل ہوا تو میز کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھا ادھڑ عمر جیری کی ایک دم جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ۔ آؤ ٹائیگر۔ آج اچانک آ گئے۔ پہلے تو فون کر دیتے تھے۔"۔۔۔ جیری نے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بس ادھر سے گزر رہا تھا کہ تمہارے ہوٹل میں گاڑی موڑ دی۔"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ دوست ہو تو ایسا۔ بیٹھو۔"۔۔۔ جیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا ریسیور اٹھا کر کسی کو ایپل جوس لانے کا کہا اور ریسیور واپس رکھ دیا۔

"تمہارا غیر ملکی شراب کا کاروبار کیسا جا رہا ہے۔ پینے والے بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں۔"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو جیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہ بڑھ رہے ہیں اور نہ ہی کم ہو رہے ہیں۔ بس چل ہی رہا ہے دھندا۔"۔۔۔ جیری نے کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا ٹرے میں ایک بڑا گلاس رکھا ہوا تھا جو ایپل جوس سے بھرا ہوا تھا۔ نوجوان نے ٹائیگر کو سلام کیا پھر اس کے آگے جوس کا گلاس میز پر رکھ کر وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"شکریہ۔"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لیا اور پھر اس نے گلاس واپس رکھ دیا۔" تم نے نگرانی کا دھندہ کب سے شروع کیا ہے۔"۔۔۔ ٹائیگر نے اچانک کہا تو جیری اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب نگرانی۔ کس کی نگرانی۔ کیا مطلب۔"۔۔۔ جیری نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو جیری تم میرے دوست ہو اور مجھے جانتے بھی ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں عمران صاحب کا شاگرد ہوں۔ اس کے باوجود تم عمران صاحب کی نگرانی کروا رہے ہو۔ اور تمہارے خیال میں کسی کو اس کا علم نہیں ہو سکے گا۔ اب دوستی نبھانے کا حق یہی ہے کہ تم مجھے بتا دو کہ تم کس کے کہنے پر یہ سب کر رہے ہو۔ ورنہ دوسری صورت میں میں معلوم تو کر لوں گا۔ لیکن تمہاری اور میری دوستی آئندہ نہ چل سکے گی۔"۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"تمہیں کسی نے غلط اطلاع دی ہے ٹائیگر۔ میرا کسی کی نگرانی سے کیسا مطلب۔ میں اس قسم کا کوئی دھندا نہیں کرتا اور عمران صاحب سے میرا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ تم خواہ مخواہ غلط بات پر یقین کر لیتے ہو۔"۔۔۔ جیری نے اس بار سنبھلتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اگر یہ غلط ہے تو میں تم سے معافی مانگ لوں گا لیکن اگر یہ بات درست ثابت ہوئی تو تم خود سوچ لو کہ کیا ہو گا"۔۔۔ ٹائیگر نے جوس کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس وقت گلاس واپس میز پر رکھا جب وہ خالی ہو چکا تھا۔

"تم بے شک جس طرح چاہے تصدیق کر لو۔ میں ایسا کوئی کام نہیں کر سکتا"۔۔۔ جیری نے کہا۔

"اچھا چھوڑو اس بات کو اس پر بعد میں بات کریں گے۔ میں یہاں اس لیے آیا تھا کہ ایک تعلیم یافتہ نوجوان کو جاب چاہیئے۔ اکاؤنٹس برانچ میں۔ کیا تمہارے پاس کوئی جاب ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ہے۔ بالکل ہے"۔۔۔ جیری نے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر جیری کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو اسے اور کال کر کے چیک کر لینا۔ ویسے یہ بہتر انتخاب ثابت ہو گا"۔۔۔ ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے چیک کر لیا ہے تو اوکے ہو گا۔ میں اس کو تقرری کا لیٹر بجھوا دوں گا"۔۔۔ جیری نے کہا تو ٹائیگر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر جیری سے مصافحہ کر کے وہ آفس سے باہر آ گیا۔ اب باہر مسلح گارڈ موجود تھا۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لفٹ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ لیکن لفٹ میں سوار ہونے سے پہلے اس نے سائیڈ پر ہو کر ایک ریموٹ کنٹرول آلہ نکالا اور اس کا بٹن پریس کر کے اس نے کان سے لگا لیا۔

"اسمتھ نگرانی میں زیادہ احتیاط کرو۔ ٹائیگر کو کہیں سے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم عمران کی نگرانی کرا رہے ہیں لیکن شاید وہ ابھی کنفرم نہیں تھا۔ اسی لیے کچھ کہے بغیر چلا گیا۔ اس لئے اب تم نے بے حد احتیاط سے کام لینا ہے"۔۔۔ جیری کی آواز سنائی دی اور پھر ریسیور رکھنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے ریموٹ کنٹرول آلے کو آف کیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ لفٹ میں داخل ہوا اور نیچے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جیری کی آفس ٹیبل کے نیچے ایک طاقتور ڈکنا فون لگا آیا تھا تا کہ مزید کنفرمیشن ہو سکے۔ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ جیری کا خاص آدمی اسمتھ عمران صاحب کی نگرانی کر رہا ہے وہ نہ صرف اسمتھ کو جانتا تھا بلکہ وہ اس کے تمام ٹھکانوں

سے بھی واقف تھا لیکن اسے اسمتھ کی بجائے جیری سے یہ معلوم کرنا کہ اس نگرانی کے پیچھے کون لوگ ہیں اور کیوں یہ کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جیری سے تمام معلومات اس کی رہائش گاہ پر معلوم کرے گا کیونکہ وہاں یہ کام زیادہ اطمینان سے ہو سکتا تھا۔ جبکہ ہوٹل میں پوچھ گچھ کا کام تقریباً ناممکن تھا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ جیری ہوٹل سے پچھلی رات اٹھ کر اپنی رہائش گاہ پر جاتا ہے اور پھر وہاں سارا دن سو کر گزارتا ہے پھر شام کو جاتا ہے۔ اس لیے اس نے سوچا کہ صبح کی نماز پڑھ کر وہ سیدھا جیری کی رہائش گاہ پر جائے گا۔ جہاں اس وقت جیری یقیناً گہری نیند سویا ہوا ہو گا اور پھر ایسا ہی اس نے کیا۔ صبح کی نماز پڑھ کر اس نے کار گیراج سے نکالی اور صبح کے اولین وقت سڑکوں پر ٹریفک بھی تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی اس لیے ٹائیگر کار کو خاصی رفتار سے چلاتا ہوا نشیمن کالونی پہنچ گیا۔ جہاں جیری کی رہائش گاہ تھی چونکہ کئی بار جیری کی دعوت پر وہ پہلے بھی اس کی رہائش گاہ پر جا چکا تھا۔ اس لیے اسے اس بارے میں اچھی طرح معلوم تھا کہ جیری نے شادی نہیں کی تھی اس لیے وہ اکیلا ہی ملازموں کے ساتھ وہاں رہتا تھا۔ تقریباً دس کے قریب مسلح گارڈ اس کی کوٹھی کے اندر مختلف جگہوں پر اس وقت پہرہ دیتے رہتے تھے جب وہ کوٹھی میں موجود ہوتا تھا اس لیے ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اس وقت بھی مسلح گارڈ کوٹھی میں موجود ہوں گے اور صبح کے اس وقت جہاں آدمی پر نیند کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ گارڈ اس وقت زیادہ چوکنے نہ ہوں۔ اس کے باوجود ٹائیگر پورا انتظام کر کے آیا تھا۔ اس نے کار کوٹھی سے ہٹ کر ایک پبلک کار پارکنگ میں روک دی۔ یہاں پہلے سے بھی چار پانچ کاریں موجود تھیں۔ ایک چوکیدار نوجوان بھی موجود تھا جو باقاعدہ پارکنگ آفس سے لے کر ٹوکن دیتا تھا۔ ٹائیگر نے کار روکی اور پھر اس نے پارکنگ بوائے کو رقم دے کر اس سے ٹوکن لے کر جیب میں ڈالا اور ھر مڑ کر وہ اس سڑک کی طرف بڑھ گیا جو جیری کی کوٹھی کی سائیڈ میں تھی۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر جیب میں موجود گیس پسٹل کو چیک کر کے اطمینان کیا۔ اس وقت اس کالونی کی سڑکیں بالکل ویران نظر

آرہیں تھیں۔اکادکاافراد کہیں کہیں چلتے نظر آرہے تھے۔کوٹھی کی سائیڈ سے گزرتے ہوئے ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھااور پھر جیب سے گیس پسٹل نکال کر اس نے اس کارخ کوٹھی کی اندرونی سمت کیااور ٹریگر دبادیا۔یکے بعد دیگرے تین کیپسول پسٹل سے نکل کر اڑتے ہوئے کوٹھی کے اندر گرے اور ہلکی ہلکی چیٹخ چٹک کی آوازیں بھی سنائی دیں۔ٹائیگر نے گیس پسٹل واپس جیب میں ڈالااور آگے بڑھ گیا۔کوٹھی کے عقب میں ایک گلی نماسڑک تھی جو دوسری سائیڈ کی سڑک سے اس سڑک کو ملاتی تھی لیکن یہ سنگل سڑک تھی۔
کوٹھی کی عقبی دیوار زیادہ اونچی نہیں تھی۔

ٹائیگر عقبی طرف مڑ گیااور پھر چند لمحے رک کر اس نے اچھل کر دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے اور اس کا جسم فضا میں قلابازی کھا کر ایک لمحے کے لیے دیوار پر رکا اور پھر وہ اندر کود گیا۔ہلکا سادھماکہ ہوا۔ٹائیگر چند لمحوں تک وہیں دبکا رہا۔اس نے دانستہ ایسی گیس کاانتخاب کیا تھا جو فوری طور پر اثر کرتی تھی اور پھر خود ہی چند لمحوں میں فضامیں پھیل کر اپنے اثرات ختم کر دیتی تھی لیکن اس کے باوجود ٹائیگر نے سانس روک لیا تھا۔کچھ دیر بعد وہ اٹھااور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتاہواسائیڈ راہداری سے ہوتاہوافرنٹ سائیڈ کی طرف بڑھتاچلا گیا۔اب اس نے سانس لیناشروع کر دیا تھا۔اور جب کسی ناگوار بو کواس کی ناک نے محسوس نہ کیاتووہ اب نارمل انداز میں سانس لے رہا تھا۔فرنٹ میں چار مسلح افراد زمین میں ٹیڑھے ٹیرھے انداز میں پڑے ہوئے نظر آرہے تھے۔

ایک مسلح آدمی پھاٹک کے قریب بنے ہوئے کمرے کے دروازے میں پڑا تھا۔ٹائیگر نے پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا۔کئی افراد مختلف کمروں میں بے ہوش پڑے تھے۔اور پھر ایک بیڈروم میں اس نے ایک بیڈ پر بے ہوش پڑے جیری کو دیکھ لیا۔اسے معلوم تھا کہ جیری آسانی سے زبان نہیں کھولے گااس لیے اس نے کوٹھی کے تہہ خانوں کا چکر لگایااور پھر ایک تہہ خانے کی الماری سے اسے تاکون کی باریک رسی کا بنڈل مل گیا۔۔اس نے جیری کو بیڈ سے اٹھا کر سائیڈ پر موجود کرسی پر ڈالااور پھر رسی کی مدد سے اسے کرسی کے ساتھ اس طرح

جکڑ دیا کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکے۔اس کے بعد اس نے دوسری کرسی اٹھائی اور اسے جیری کے سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ٹائیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی کا دہانہ جیری کی ناک سے لگا دیا۔چند لمحوں کے بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے شیشی کو واپس جیب میں ڈال لیا۔اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما تو جیری کے چہرے پر زوردار تھپڑ پڑنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیری کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اس طرح تڑپا جیسے اس کے جسم سے انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ گزر رہا ہو۔ٹائیگر اب اطمینان سے سامنے کرسی پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ۔یہ۔کیا مطلب۔یہ خواب کیسا خواب۔کیا مطلب۔"جیری نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"پوری طرح ہوش میں آجاؤ جیری۔میں ٹائیگر ہوں۔تمہارا دوست ٹائیگر۔"۔۔۔ٹائیگر نے کہا تو جیری نے چونک کر اس طرح ٹائیگر کو دیکھا جیسے سامنے بیٹھا ٹائیگر نہ ہو اور ٹائیگر اسے پہلی بار نظر آرہا ہو۔

"تم۔تم ٹائیگر کیا واقعی یہ تم ہو۔یہ۔یہ سب کیا ہے۔یہ مجھے کس نے باندھا ہے۔کیوں باندھا ہے۔کیا مطلب۔"۔۔۔جیری کی ذہنی حالت ابھی تک سنبھل نہ رہی تھی۔تم اپنے بیڈروم میں ہو جیری۔تمہارے تمام مسلح گارڈ اور ملازم اس وقت بے ہوش ہیں اور انہیں چار گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آئے گا۔تم نے مجھے احمق سمجھ کر ٹالنے کی کوشش کی تھی لیکن اب تمہیں بتانا ہی پڑے گا کہ تم کس کے کہنے پر عمران صاحب کی نگرانی کرا رہے ہے۔اور سنو۔یہ نہ کہنا کہ تم ایسا نہیں کر رہے۔میں نے واپس آنے سے پہلے تمہاری آفس ٹیبل کے نیچے انتہائی طاقتور ڈکٹافون لگا دیا تھا۔اس لیے میرے پاس تمہاری ریکارڈ آواز موجود ہے جس میں تم نے اسمتھ سے اس بارے میں بات کی ہے۔"۔۔۔ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہیں یقیناً کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔میں کبھی ایسا کام نہیں کرتا۔میں صرف شراب کے دھندے میں

ملوث ہوں اور بس۔"۔۔۔جری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں جیری کہ اپنی جان بچالو۔ میں تمہیں دوست ہونے کے ناطے زندہ چھوڑ دوں گا لیکن اگر تم نے انکار کیا تو پھر دوستی ختم ہو جائے گی۔ بولو کس کے کہنے پر تم عمران صاحب کی نگرانی کرا رہے ہو۔ لیکن خیال رکھنا جو کچھ تم بتاؤ گے اسے تمہیں کنفرم بھی کرانا ہو گا۔ اس لئے جھوٹ بولنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔"۔۔۔ٹائیگر نے کہا۔

"تم خواہ مخواہ ضد کر رہے ہو۔ ٹائیگر میں نے کبھی ایسا کام نہیں کیا۔"۔۔۔جیری بھی بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے اس بار تم لاشعوری طور پر خود ہی بتاؤ گے۔"۔۔۔ٹائیگر نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"مجھ پر تشدد کرتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئے گی۔ آخر تم میرے دیرینہ دوست ہو۔"۔۔۔جیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"شرم تمہیں آنی چاہیئے تھی کہ تم نے چند مفادات کے لالچ میں اپنے دوست کے استاد کی نگرانی شروع کرا دی۔"۔۔۔ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ جیری کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور چیخ کی بازگشت ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ ٹائیگر نے دوسرا وار کر دیا اور ایک بار پھر کمرہ چیخ سے گونج اٹھا۔ جیری اپنا سر دائیں بائیں اس طرح مار رہا تھا جیسے اس کی گردن میں کوئی مشین نصب کر دی گئ ہو۔ اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹ چکے تھے۔ اور اس کی پیشانی پر نیلے رنگ کی ایک موٹی سی شہ رگ ابھر آئی تھی۔ ٹائیگر نے اٹھ کر

ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر اسے حرکت کرنے سے روکا اور دوسرے ہاتھ سے خنجر کا دستہ اس نے جیری کی

پیشانی پر ابھر آنے والی شہ رگ پر مار دیا تو جیری کارسیوں میں جکڑا ہوا جسم اس بری طرح لرزنے لگا جیسے اس کے جسم میں الیکٹرک کرنٹ مسلسل دوڑ رہا ہو۔ اس کا چہرہ پسینے میں ڈوب گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ سی گیئں تھیں اور چہرہ مسنخ ہو گیا تھا۔

"بولو۔ کس نے ٹاسک دیا تھا عمران صاحب کی نگرانی کا۔ بولو۔"۔۔۔ٹائیگر نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بے قصور ہوں۔"۔۔۔جیری کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔ ٹائیگر نے دوسری بار خنجر اس کی پیشانی پے ابھر آنے والی شہ رگ پر زیادہ قوت سے مار دیا اور جیری کا ایک ایک عضو اپنی اپنی جگہ بری طرح لرزنے لگا اس کی حالت واقعی تباہ ہو گئی تھی۔ آنکھیں پھٹ کر پھیل سی گیئں تھیں۔

"بولو۔ کس نے عمران صاحب کی نگرانی کا حکم دیا تھا۔ بولو۔"۔۔۔ٹائیگر نے پہلے سے زیادہ تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ۔ لارڈ کارلس نے۔ لارڈ کارلس نے۔"۔۔۔جری کے منہ سے اس بار الفاظ اس طرح نکلے جیسے سکے ڈھل ڈھل کر لڑھکتے ہوئے باہر آ رہے ہوں۔

"کون ہے لارڈ کارلس بولو کہاں رہتا ہے بولو۔"۔۔۔ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"لارڈ کارلس مورگن ہے۔ میں بھی مورگن ہوں۔ یہاں مورگو کا نمائندہ۔ لارڈ کارلس مورگو کے سپیشل سکشن کا انچارج ہے اور پوری دنیا میں مورگن اس کے تحت کام کر رہی ہے اور سپیشل موگنز بھی اس کے تحت کام کرتے ہیں۔ جنھیں سٹار موگنز کہا جاتا ہے۔"۔۔۔جیری نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتا ہے لارڈ کارلس کہاں ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر۔"۔۔۔ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ ٹرنڈا میں رہتا ہے۔ بحر اوقیانوس میں۔ جزیرہ ٹرنڈا میں۔ جو بار کیل کا حکومت کا جزیرہ ہے۔ وہیں سپیشل سکشن کا ہیڈ کوارٹر ہے اور لارڈ کارلس پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مور گنز کو کنٹرول کرتا ہے۔ میرا باس بھی لارڈ کارلس ہے اس کے تحت ہی سٹار مور گنز ہیں۔ انتہائی تربیت یافتہ مور گنز۔"۔۔۔ جیری نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے کیا رپورٹ دینی ہے۔"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تھا۔

"کہ جب عمران اکیلا اپنے ساتھیوں سمیت ملک سے باہر جائے تو اسے فوری اطلاع دوں اور تمام تفصیل بھی بتاؤں۔"۔۔۔ جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا فون نمبر ہے لارڈ کارلس کا۔"۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا تو جیری نے نمبر بتا دیا۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک طرف موجود فون کو

چیک کر لیا۔

"یہاں سے ٹرنڈا کا رابطہ نمبر کیا ہے۔"۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا تو جیری نے رابطہ نمبر بھی بتا دیا۔

"اس بار تم نے لارڈ کارلس سے بات کرنی ہے تا کہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے درست بتایا ہے۔"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔۔ نہیں۔ میں نہیں بتا سکتا۔ میں مر تو سکتا ہوں لیکن بتا نہیں سکتا۔ میں مر رہا ہوں۔ یہودی کاز کے لئے اپنی جان دے رہا ہوں۔"۔۔۔ اچانک جیری نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور ٹائیگر جو فون نمبر ملانے میں مصروف تھا چونک پڑا۔ اس نے ریسیور واپس رکھا اور واپس جیری کی طرف مڑا لیکن اسی لمحے جیری کی دونوں باچھوں سے نیلے رنگ کا مواد ابلنے لگا اور اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ وہ ختم ہو گیا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ جیری نے دانتوں میں موجود

کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے اور پھر اس کے ذہن میں اس کی یہی توجیہ آئی کہ لارڈ کارلس سے بات کرنے کا سن کر اس نے خودکشی کی ہے شاید وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے بات کر لی تو تنظیم کے اصول کے مطابق اسے لازماً ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس لئے اس کے ذہن نے خودکشی کا فیصلہ کر لیا اور پھر خودکشی کر لی۔ ٹائیگر نے سوچا کہ ان نمبرز کو چیک کیا جائے تا کہ معلوم تو ہو سکے کہ جیری نے نمبر صحیح بتائے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر ریسیور اٹھا لیا اور رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے لارڈ کارلس کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس لارڈ ہاؤس۔"۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے اسمتھ بول ہوں۔ جیری مور گن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس بارے میں لارڈ صاحب سے بات کرنی ہے۔"

"آپ کس نمبر سے کال کر رہے ہیں۔ جگہ بتائیں۔"۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔"

پاکیشیا دارالحکومت میں نشیمن کالونی کی کوٹھی نمبر ڈبل الیون جو باس جیری کی رہائش گاہ ہے۔ اس کے فون سے بات کر رہا ہوں۔"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور پھر فون پر موجود چٹ پر لکھا ہوا نمبر پڑھ کر فون نمبر بتا دیا۔

"ہولڈ کریں۔"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں۔"۔۔۔ چند لمحوں بعد کی خاموشی کے بعد اسی لڑکی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس۔"۔۔۔ ٹائیگر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لارڈ صاحب سے بات کریں۔"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارڈ صاحب میں پاکیشیا سے اسمتھ بول رہا ہوں سر۔"۔۔۔ ٹائیگر نے لہجہ بدل کر اور انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اسے یقین تھا کہ لارڈ صاحب نے چونکہ سمتھ کا لہجہ اور آواز پہلے کبھی نہ سنی ہوگی اور اس کی سیکرٹری

نے باقاعدہ تصدیق کرلی ہوگی کہ میں جیری کی رہائش گاہ کے نمبر سے ہی بات کر رہا ہوں اس لیے وہ اس پر
شک نہیں کرے گا۔
"یس لارڈ کارلس بول رہا ہوں۔ تم جیری کے بارے میں کیا جانتے ہو۔"۔۔۔ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"میرا نام اسمتھ ہے جناب میں باس جیری کا نمبر ٹو ہوں اور باس جیری نے مجھے یہاں کے ایک مقامی آدمی
عمران کی نگرانی کا حکم دیا تھا اور یہ حکم بھی انہوں نے دیا تھا کہ میں فون پر انہیں رپورٹ نہ دوں کیونکہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس ان لینڈ فون کالوں کی کسی بھی لمحے چیکنگ کر سکتی ہے اور کلب میں بھی رپورٹ نہ دوں بلکہ
صبح کو اس وقت رہائش گاہ پر آکر تفصیلی رپورٹ دوں۔ چنانچہ ان کے حکم کے مطابق جب میں یہاں آیا تو تمام
ملازمین بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ جبکہ باس جیری کو ان کے بیڈ روم میں نیند کے دوران گولیاں مار کر
ہلاک کیا گیا ہے۔ مجھے باس جیری نے آپ کے بارے میں بتایا تھا اور آپ کا نمبر بھی دیا تھا کہ اگر انہیں کسی
بھی وقت کچھ ہو جائے تو میں آپ کو فون پر اطلاع دے دوں۔ اس لیے میں نے جرات کی ہے

۔"۔۔۔ٹائیگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "نگرانی کا کیا نتیجہ نکل رہا ہے۔"۔۔۔لارڈ کارلس نے
پوچھا۔
"عمران یہاں ہوٹلوں اور کلبوں میں گھومتا پھر رہا ہے اور بس۔"۔۔۔ٹائیگر نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ تم نگرانی جاری رکھو۔ جب وہ ملک سے باہر جائے تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے۔ جیری کو جو
معاوضہ دیا جا رہا تھا وہ اب تمہیں دیا جائے گا۔ تمہارے بارے میں ہیڈ کوارٹر میں فائل موجود ہے۔"۔۔۔
لارڈ کارلس نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تو ٹائیگر نے ریسیور رکھا اور پھر تیزی سے مڑ گیا
پھر وہ بیڈ روم سے باہر آگیا اور پھر دیر بعد عقبی طرف سے دیوار پھاند کر ایک بار پھر باہر آگیا۔ وہ چاہتا تو سامنے
کے رخ سے چھوٹا پھاٹک کھول کر باہر آسکتا تھا لیکن اس طرح وہ کسی کی نظروں میں آسکتا تھا یا پارکنگ بوائے

بھی اس پر شک کر سکتا تھا اور معاملہ پولیس تک پہنچ سکتا تھا۔ گو اسے پولیس کی اتنی فکر نہ تھی لیکن وہ اسے
بدمزگی سمجھتا تھا۔ اس لیے کہ ایسے معاملات سے گڑبڑا ہوتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پارکنگ میں پہنچ گیا۔ اس
نے کارڈ واپس کیا اور چونکہ فیس یہاں ایڈوانس دی جاتی تھی اس لیے کارڈ دے کر اس نے کار سٹارٹ کی اور
پھر کار لے کر وہ سیدھا عمران کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا تاکہ عمران کو اس سارے معاملے کی تفصیلی
رپورٹ دے سکے۔ آندرے ترانڈا میں واقع اپنے سکشن آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے شراب کی
بوتل اور دو گلاس موجود تھے لیکن اس نے بوتل کو نہ کھولا تھا۔ وہ بار بار بند دروازے کی طرف اس طرح دیکھ
رہا تھا جیسے اسے شدت سے کسی کا انتظار ہو۔ پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد اور متناسب جسم کی ملکہ
ایک نوجوان لڑکی جس نے جینز کی پینٹ کے ساتھ جینیز کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوئی۔
"آو۔۔۔آو۔ لاسی میں تمہارا بڑی شدت سے انتظار کر رہا تھا"۔۔۔آندرے نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"وہ کیوں باس۔ کوئی خاص بات۔"۔۔۔لاسی نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"مجھے بڑی شدت سے شراب کی طلب ہو رہی تھی اور میں
شراب تمہارے ساتھ مل کر پینا چاہتا تھا۔"۔۔۔آندرے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس
نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر دونوں گلاسوں میں شراب ڈال کر اس نے بوتل واپس میز پر رکھ کر اس کا
ڈھکن لگایا اور ایک گلاس اٹھا کر سامنے رکھ دیا۔
"بہت شکریہ۔ باس۔"۔۔۔لاسی نے مسکراتے ہوئے کہا اور گلاس اٹھا کر اس نے ایک گھونٹ بھرا اور گاس
اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اندرے بھی ایک گھونٹ پی چکا تھا۔
"تمہیں میں نے اس لیے کال کیا تھا کہ ہمیں ایک انتہائی خطرناک مشن دیا گیا ہے۔ جسے ہم نے ہر صورت میں
کامیابی میں تبدیل کرنا ہے۔"۔۔۔آں درے نے کہا تو لاسی کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی کی تہہ سی چڑھ گئی

کیوں کہ وہ آندرے کے مزاج کو سمجھتی تھی۔ آندرے بھی ایسی بات اس وقت کرتا تھا جب معاملات بے حد نازک ہوں۔

"ہماری تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہمارا ہر مشن کامیاب ہو۔ کیا یہ کوئی سپیشل مشن ہے جس کے لیے تمہیں اس انداز میں ڈائیلاگ بولنے کی ضرورت پیش آگئی ہے۔"۔۔۔لاسی نے کہا۔

"ہاں۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ عمران کو جانتی ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والا پرائیویٹ ایجنٹ۔"۔۔۔آندرے نے کہا تو لاسی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے خلاف ہے۔" لاسی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس بات کا یقین نہ آرہا ہو۔

"ہاں ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً عمران کے خاتمے کا مشن دیا گیا ہے اور ہم نے اسے ہر صورت کامیاب کرنا ہے اور میں نے تمہیں اس لیے بلایا ہے کہ تم مورگو ایجنسی میں ایشیائی ڈیسک پر طویل عرصہ تک کام کرتی رہی ہو۔ اس لیے تم ہم سے زیادہ بہتر انہیں جانتی ہو گی۔"۔۔۔آندرے نے کہا تو لاسی نے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو بلآخر مورگو کے اسپیشل آندرے گروپ پر بھی وقت آگیا ہے جب اسے اپنی بقا کی جنگ لڑنا پڑے گی۔"۔۔۔لاسی نے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ جنگ تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو لڑنا پڑے گی بقا کی۔ ہمیں نہیں۔"۔۔۔آندرے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی بات ہے لیکن بیٹھے بٹھائے مورگو کے اعلیٰ حکام کو کیا سوجھی۔ اس کا پس نظر کیا ہے۔"۔۔۔لاسی نے کہا تو آندرے نے اسے کارمن سے ڈاکٹر ہیرلڈ کا اغوا اور پھر کارمن حکومت سے فارمولا حاصل کرنے کی

تفصیل بتادی۔

"تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کارمن سائینسدان کی واپسی کے لیے کام کرے گئی۔"۔۔۔لاسی نے کہا۔" ہاں۔ لیکن چوں کہ انہیں مورگو کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے اور نہ ہی وہ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو کہاں پہنچایا گیا ہے۔ اس لیے انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کہاں جائیں گے۔ اب ساری دنیا کی خاک تو چھاننے سے رہے۔ جہاں تک میری معلومات ہیں عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ٹارگٹ فکسڈ کر کے اور اس بارے میں تمام معلومات اور تفصیلات حاصل کر کے ہی مشن مکمل کرنے کے لیے ہی پاکیشیا سے باہر نکلتا ہے اور اب جب اسے معلوم ہی نہ ہو سکے گا تو پھر وہ پاکیشیا سے بھی باہر نہ آسکے گا۔ اس لیے میرا خیال ہے ہمیں اس کو ختم کرنے کے لیے پاکیشیا جانا ہو گا۔"۔۔۔۔۔آندرے نے کہا۔

"پاکیشیا میں بھی تو کوئی نہ کوئی مورگن موجود ہو گا۔ کیا اس کے ذمے نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ عمران کی نگرانی کرے۔ اس کے فون ٹیپ کرے اور اس بارے میں ہمیں اطلاع دے تاکہ ہم اس کی دی ہوئی اطلاعات کے مطابق پلاننگ کر سکیں۔"۔۔۔۔۔لاسی نے کہا۔

"ایک آدمی جیری کے ذمے لارڈ صاحب نے یہ کام لگایا ہے۔ وہ اطلاع دے گا کہ عمران پاکیشیا سے کب اور کہاں کے لیے روانہ ہوا ہے۔ پھر ہم اس کو جھپٹ لیں گے۔ چاہے وہ کہیں کا بھی رخ کرے۔"۔۔۔۔۔ اندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر وہ پاکیشیا سے باہر نہ آیا تو پھر۔"۔۔۔۔۔لاسی نے کہا۔"وہ لازماً آئے گا۔ اس لئے کہ اس نے ڈاکٹر ہیرلڈ کو واپس لے جانا ہے۔"۔۔۔۔۔آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں باس۔ میرے پاس اس عمران کے کام کرنے کے انداز کی جتنی بھی رپورٹیں آئیں ہیں ان کی بنیاد اس بات پر تھی کہ وہ اس وقت تک ٹارگٹ کی طرف نہیں بڑھتا جب تک اس کے بارے میں

مکمل معلومات نہ حاصل کرلے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ ناقابل یقین حد تک جلد از جلد تمام معلومات حاصل کرلیتا ہے اور جو بات یا مقام اس سے جتنا خفیہ رکھا جائے وہ اسے معلوم کرلیتا ہے۔"۔۔۔۔۔لاسی نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ آندرے کوئی بات کرتا میز پر موجود فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو آندرے نے ریسیور اٹھالیا۔

"یس آندرے بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔آندرے نے کہا۔

"لارڈ صاحب سے بات کریں۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو آندرے نے سامنے بیٹھی ہوئی لاسی کی طرف دیکھتے ہوئے لاوڈر کا بٹن پریس کردیا۔

"یس سر۔ آندرے بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔آندرے نے کہا۔

"آندرے۔ پاکیشیا سے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ کسی نے ہمارے آدمی کو اس کی رہائش گاہ میں گولیاں مار کر ہلاک کردیا ہے۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے لارڈ کارلوس کی آواز سنائی دی تو آندرے اور سامنے بیٹھی ہوئی لاسی دونوں چونک پڑے۔

"کس نے اسے ہلاک کیا ہے لارڈ اور کیوں۔"۔۔۔۔۔آندرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو بعد میں معلوم ہوتا رہے گا لیکن وہ چونکہ عمران کی نگرانی کررہا تھا اس لیے لازماً عمران نے یہ حرکت کی ہوگی۔۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلوس نے کہا۔ "کس نے اطلاع دی ہے۔ لارڈ صاحب۔"۔۔۔آندرے نے پوچھا۔

"اس کے سیکنڈ اسمتھ نے۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "باس یہ جیری آپ کے بارے میں جانتا تھا یا نہیں۔"۔۔۔۔۔آندرے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ کئی بار یہاں ٹرنڈا ہیڈ کوارٹر میں بھی آچکا ہے لیکن تم یہ کیوں پوچھ رہے

ہو۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلوس نے کہا۔

"لارڈ صاحب عمران اسی انداز میں معلومات حاصل کرتا ہے۔ اسے نگرانی کا علم ہوگیا ہوگا اور اس نے نگرانی کرنے والے کو پکڑ کر اس سے جیری کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور پھر وہ جیری پر چڑھ دوڑا ہوگا اور جیری سے یقیناً اس نے ٹرنڈا ہیڈ کوارٹر اور آپ کے بارے میں معلومات حاصل کیں ہوں گئیں اور اب وہ سیدھا آپ پر ریڈ کرے گا۔ کیونکہ یقیناً آپ کو علم ہوگا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کہاں ہے۔ اس طرح وہ اپنے ٹارگٹ پر پہنچ جائے گا۔"

آندرے نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"جیری رات کے وقت ہیلی کاپٹر میں آتا جاتا رہا ہے۔ اسے تفصیل کا علم نہیں اور نہ وہ بتا سکتا ہے بلکہ یہ تو اچھی بات ہے کہ اپنے ساتھیوں سمیت ٹرنڈا آئے کیونکہ یہاں آسانی سے تم اور تمہارا گروپ اسے گھیر کر ہلاک کرسکتا ہے۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس لارڈ۔ یہ واقعی اس کے لیے بہترین ٹریپ ثابت ہوگا اور ہم اسے یقینی طور پر ہلاک کردیں گے کیونکہ یہاں اس کا کوئی ساتھی یا معاون نہیں ہوسکتا جبکہ سب ہمارے معاون ہیں۔ لیکن ہمیں معلوم تو ہو کہ وہ لوگ کب یہاں پہنچ رہے ہیں۔ کیونکہ یہاں تو سارا سال ہر ملک کے سیاح کثیر تعداد میں آتے جاتے رہتے ہیں۔"۔۔۔۔۔آندرے نے کہا۔

"وہاں اسمتھ تو موجود ہے اور میں نے اسے حکم دے دیا ہے کہ وہ نگرانی جاری رکھے لیکن اب مجھے ان لوگوں پر اعتبار نہیں رہا اور یہ بھی غلط ہے کہ ہم یہاں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے رپورٹوں کے انتظار میں بیٹھے رہیں۔ ہمیں خود اس کے خلاف میدان میں نکلنا ہوگا۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"لارڈ صاحب۔ میں لاسی بول رہی ہوں۔"۔۔۔۔۔لاسی نے یکلخت اٹھ کر آندرے کی سائیڈ میں آتے

ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر آندرے کے ہاتھ سے رسیور پکڑ لیا۔""یس۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔"۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"لارڈ صاحب ہمیں خالی رپورٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں خود یہ کام کرنا ہے۔ ویسے عمران ڈاکٹر ہیرلڈ کے پیچھے مشکل ہی آئے گا کیونکہ جہاں تک میں اسے سمجھی ہوں وہ صرف اپنے ملک یا مسلمانوں کے کاز کے لیے ہی کام کرتا ہے۔ کسی دوسرے ملک کے لیے نہیں۔ اس لیے ہو سکتا ہے وہ اس مشن پر سرے سے کام ہی نہ کرے۔ اس صورت میں کیا ہمیں پھر بھی مشن مکمل کرنا ہوگا یا نہیں۔"۔۔۔۔ لاسی نے کہا۔

"ہاں۔۔ ہمیں ہر صورت میں اور قیمت پر یہ مشن مکمل کرنا ہے۔ کیونکہ چیف مور گن نے اس کا حکم دے دیا ہے اور اب اس حکم پر مور گو سے تعلق رکھنے والا ہر فرد عمل کرنے کا پابند ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پوری دنیا کے یہودیوں کے دشمن ہیں اور مور گو کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ دشمنوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔"۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔ آپ بے فکر رہیں ہم اس مشن کے لیے اپنی جانیں بھی لڑا دیں گے۔"۔۔۔۔ لاسی نے کہا اور رسیور واپس آندرے کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر وہ واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔"لاسی ٹھیک کہہ رہی ہے۔ لارڈ صاحب۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم خود ہی اس بارے میں تمام کاروائی مکمل کریں گے۔ البتہ آپ اپنے ہیڈ کوارٹر میں اس وقت تک ریڈ الرٹ رکھیں جب تک یہ لوگ ہلاک نہیں ہو جاتے۔ تاکہ ہمیں ہیڈ کوارٹر کی طرف سے تسلی رہے۔"۔۔۔۔ آندرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔"۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آندرے نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"اب ہمیں اپنے مشن کے بارے میں لازماً کوئی لائحہ عمل طے کر لینا چاہیئے۔"۔۔۔۔ آندرے نے کہا۔

"عمران کے پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جیری کی موت نے یہ حتمی کاشن دے دیا ہے جلد ہی عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ٹرنڈا پہنچے گا۔ اس لیے ہمیں ٹرنڈا گھاٹ پر انتہائی سخت نگرانی کرنا ہوگی وہاں میک اپ چیک کرنے والے کیمرے نصب کرنے ہوں گے۔"۔۔۔۔ لاسی نے کہا۔

"بلکہ میرا خیال ہے کہ یہاں تم سنبھالو۔ میں گروپ کے افراد کو لے کر بار کیل کی بندر گاہ کی نگرانی کرتا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ وہاں سے لانچ یا کوئی اسٹیمر یا مسافر بردار فیری کے ذریعے ہی ٹرنڈا آئیں گے۔ اگر ہم وہاں ان کا خاتمہ نہ بھی کر سکے تب بھی ہم ان کے بارے میں یہاں ٹرنڈا اطلاع تو دے سکتے ہیں۔۔"۔۔۔۔ آندرے نے کہا۔" اس کام کے لیے تم اور تمہارے ساتھ اور آدمیوں کو جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کام کے لیے جینٹ کو بھیج دو۔ جینٹ کے ویسے بھی بندر گاہ پر بے حد دوستانہ رابطے ہیں۔ وہ زیادہ اچھی طرح ان کا سراغ لگا لے گی۔"۔۔۔۔ لاسی نے کہا تو آندرے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تاکہ جینٹ کو کال کر کے اس کے ذمے بار کیل کی ڈیوٹی لگا دے۔ عمران مسجد میں فجر کی نماز ادا کر کے ورزش کرنے کے لیے ساتھ ہی ایک پارک میں چلا جاتا تھا اور پھر وہاں سے فارغ ہو کر واپس فلیٹ پر آتا تھا اور پھر سلیمان شاپنگ کے لیے مارکیٹ چلا جاتا تھا اور عمران ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتا تھا۔ یہ ان کا روزانہ کا معمول تھا۔ عمران اس وقت ناشتے کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا کہ پاس پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ارے ناشتہ تو کر لینے دو۔ ناشتے سے پہلے تو آواز بھی نہیں نکلے گی۔"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن گھنٹی مسلسل بجنے کی وجہ سے آخر کار اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"بغیر ناشتہ بولنے پر مجبور کیا گیا۔۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی آکسن۔"۔۔۔۔ عمران نے معصوم لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ میرے لیے بھی ناشتہ تیار کرا لیں۔ میں ناشتہ کرنے آ رہا ہوں۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"چلو یک نہ شد دو بھوکے۔"۔۔۔۔ عمران نے ریسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ پریذیڈنٹ آف آل ورلڈ باورچی ایشو سیشن۔"۔۔۔۔ عمران نے اونچے اور بڑے خوش آمدانہ لہجے میں کہا۔

"خوشامد کی ضرورت نہیں۔ مہمان کو ناشتہ کھلانا تو اخلاقی فرض ہوتا ہے۔" دور سے سلیمان کی ہلکی سی آواز آئی۔

"ارے۔۔ ارے۔ تم نے سن بھی لیا اور کیسے سن لیا کہ فون مہمان کر رہا ہے اور اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا۔"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لیے جناب اس وقت جس نے بھی فون کیا ہے وہ بھی مختصر تو اس کے دو نتیجے نکلتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ خود آ رہا ہے ورنہ وہ تفصیل سے بات کرتا اور دوسرا اس وقت جو کوئی ہو گا ظاہر ہے اس نے ناشتہ نہیں کیا ہو گا۔"۔۔۔۔ سلیمان نے ٹرالی گھسیٹ کر کمرے میں لاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے تمہارے اندر یونانی فلاسفروں کی روح تو داخل نہیں ہو گئی۔ اس قدر فلسفیانہ اور درست اندازہ تو وہ بھی شاید نہ لگا سکتے ہوں گے۔ ٹائیگر آ رہا ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بھوکوں کے بارے میں کسی بھی باورچی کا اندازہ سو فیصد درست ثابت ہوتا ہے۔ بہر حال آپ آدھا ناشتہ بچائیں گے تو ٹائیگر کو بھی ناشتہ مل جائے گا۔"۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا اور برتن میز پر رکھ کر ٹرالی ایک طرف دھکیل کر وہ واپس مڑ گیا۔

"ارے۔ ارے۔ ایک تو یہ چڑیا جتنا ناشتہ اور وہ بھی پچاس فیصد۔ اس سے تو بہتر ہے کہ تم بھی ہمارے ساتھ

اس ناشتے میں شامل ہو جاؤ۔"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرے ناشتے میں تو چار قسم کے حریرے ہوتے ہیں تاکہ آپ سے لینے والی رقم مع منافع یاد رکھی جا سکے۔"۔۔۔ سلیمان نے مڑے بغیر جواب دیا اور کمرے سے نکلا ہی تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو سلیمان باورچی خانے کی طرف جانے کی بجائے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا اور پھر عمران کو دروازہ کھلنے اور ٹائیگر کے سلام کی آواز سنائی دی۔

"آیئے جناب۔ آپ کا ناشتہ بھی تیار ہے۔"۔۔۔ سلیمان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ سلیمان۔ آپ کے ہاتھ کا ناشتہ کرنا بھی میرے لیے اعزاز ہے۔"۔۔۔۔ ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"السلام علیکم۔"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ "وعلیکم السلام۔ آؤ شامل ہو جاؤ ناشتے میں۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ سلیمان لے کر آئے گا۔ فی الحال آپ کریں ناشتہ۔"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور سائیڈ پر موجود بیسن کی طرف مڑ گیا تاکہ ہاتھ دھو سکے۔

"ارے مل کر کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ تمہارے والا ناشتہ بھی اس میں شامل ہو جائے گا۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔" پھر وہ ہاتھ دھو کر آیا اور ناشتے میں شریک ہو گیا۔ سلیمان نے مزید ناشتہ لا کر رکھ دیا اور وہ بھی ان دونوں نے اکٹھے کیا۔ ناشتے کے بعد چائے کا دور شروع ہوا اور پھر سلیمان نے آ کر برتن میز سے اٹھا کر ٹرالی میں رکھنے شروع کر دیئے۔

"آج تم اتنی صبح کیسے باہر نکل آئے۔ مچھروں کی تعداد بڑھ گئی تھی یا روزی راسکل نے تمہیں صبح کی سیر کا حکم

دے رکھا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں تو روزانہ صبح اٹھتا ہوں۔ نماز سے فارغ ہو کر ورزش کرتا ہوں اور پھر سوچتا ہوں کہ صبح سویرے میرے لیے کوئی کام نہیں ہوتا اور نہ ہی انڈر ورلڈ کا کوئی ادارہ کھلتا ہے۔ جہاں تک روزی راسکل کا تعلق ہے تو صبح سویرے کی سیر کرنے کیبجائے یقیناً پڑی سو رہی ہو گئی۔"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے تو یہ نہیں کہا کہ تم صبح نہیں اٹھتے۔ میں نے پوچھا ہے کہ اتنے سویرے کیسے کمرے سے باہر نکل پڑے ہو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جیری کے ہوٹل میں ایک دوست کے ملنے والے کے بیٹے کی نوکری کے لیے جانے اور پھر دروازہ تھوڑا سا کھلا ہونے کی وجہ سے اس کے کانوں میں پڑنے والے عمران کے نام کے بعد چوکنا ہونے اور پھر جیری کے آفس پہنچ کر ٹیبل کے نیچے ڈکٹا فون لگانے اور اس اسمتھ کے ذریعے عمران کی نگرانی کے بارے میں بات سامنے آنے اور پھر آج صبح سویرے جیری کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنے سے لے کر جیری سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل سنا دی۔

"گڈ ٹائیگر۔۔ تم اب واقعی کام کرنے لگے ہو۔ ویری گڈ۔ تم نے ایک بہت بڑا مسلہ حل کر دیا ہے۔ اس لارڈ کارلس کا نمبر کیا ہے اور رابطہ نمبر کیا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اسے دونوں نمبرز بتا دیئے اور یہ بھی بتا دیا کہ اس نے اسمتھ بن کر اس نمبر پر لارڈ کارلس سے بات کی اور پھر ٹائیگر نے لارڈ کارلس سے ہونے والی بات چیت بھی دہرا دی۔

"ٹرنڈا جزیرے میں لارڈ کارلس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ گڈ شو۔ اسی ہیڈ کوارٹر کو میں ٹریس کر رہا تھا۔"۔۔۔۔ ۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ ڈاکٹر ہیرلڈ کو تو ہیڈ کوارٹر کی بجائے کسی لیباٹری ہی میں ہی رکھ گیا ہو گا۔"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا

"ہاں۔ لیکن اس کا ایڈریس ہیڈ کوارٹر سے آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ ورنہ تو ہم خواہ مخواہ ٹکریں مارتے پھریں گے۔ اس یہودی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا۔ تو اس کی قوت بکھر جائے گی اور مسلمان ان کی سازشوں سے طویل عرصہ کئے لیے محفوظ ہو جائیں گے۔"عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ ایک درخواست ہے کہ اس مشن میں مجھے بھی کام کرنے کا موقعہ دیا جائے۔"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"سوری یہ سرکاری مشن ہے اس لئے تم اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہر مشن پر تمہاری کام کرنے کی خواہش اچھی ہے لیکن تمہارے ذمے جو کام ہے وہ کیا کرو۔ وہ کسی مشن سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اب دیکھو تم نے جیری کو جس طرح ٹریس کیا ہے اور مور گو ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئے کیا یہ کم کام ہے۔ تم نے ٹارگٹ فکسڈ کر دی ہے اور یہی بنیادی کامیابی ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔"۔۔۔۔۔ اس بار ٹائیگر کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

"جیری کی ہلاکت کے بعد ظاہر ہے اب اسمتھ میری نگرانی ترک کر دے گا۔ اس لئے اب اسمتھ کے پیچھے بھاگنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی اب ٹرانڈا کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔ اس لئے اب کم از کم ابتدائی ٹارگٹ سامنے آ گیا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بارکیل کی بین الاقوامی شہرت یافتہ بندگاہ ساؤپو کے ایک کلب کے سامنے ایک ٹیکسی رکی اور دروازہ کھول کر ایک نوجوان اور

خوبصورت لڑکی نیچے اتر آئی۔اس نے جینز کی پینٹ اور لیڈیز جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔آنکھوں پر سیاہ چشمہ تھا۔کاندھے سے بیگ لٹکا ہوا تھا۔اس نے دروازہ بند کیا اور مڑ کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔یہ انتہائی بارونق بندرگاہ تھی اور یہاں بے شمار کلب اور ہوٹل تھے جہاں ہر وقت لوگوں اور سمندر میں سفر کرنے والے ملاحوں کا رش لگا رہتا تھا۔کہا جاتا تھا کہ جتنے بحری جہاز ساؤپو بندرگاہ سے روانہ ہوتے ہیں اور جتنے بحری جہاز روزانہ یہاں لنگر انداز ہوتے ہیں اتنے دنیا کی اور کسی بندرگاہ پر نہیں ہوتے۔بحری جہازوں کے علاوہ یہاں جنوبی اور شمالی بحر اوقیانوس بلکہ بحر ہند اور جنوبی بحر الکاہل میں پھیلے ہوئے بے شمار جزیروں تک بڑی ہتی تھی۔اس لئے اسے اس سارے معاملے کا بخوبی علم تھا۔

اس نے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔اور جینٹ اندر داخل ہوئی تو آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں اونچی پشت چیئر پر ایک نوجوان آدمی بیٹھا ہوا تھا۔اس نے گرے کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔گہرے سرخ رنگ اور زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھولوں والی ٹائی نے اس کی شخصیت کو مزید نکھار دیا تھا۔چہرے مہرے سے وہ کوئی بزنس مین دکھائی دیتا تھا۔

"آؤ۔۔آؤ۔ موسٹ ویلکم۔آج تو جینٹ وائلڈ نے چکر لگایا ہے۔آؤ۔آؤ۔"۔۔۔۔۔اس آدمی نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے بڑے لاڈلے انداز میں کہا لیکن نہ اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا اور نہ ہی وہ کرسی سے اٹھا تھا۔

"ویلکم کہنے کا شکریہ ہیری۔تم سناؤ۔تمہارا دھندا کیسا چل رہا ہے۔"۔۔۔۔۔جینٹ نے میز کی دوسری طرف ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے بے نیازانہ انداز میں کہا۔جیسے اس کا حال پوچھ کر اس نے کوئی بڑا احسان کر دیا ہو۔

"دھندہ یکدم ٹھیک ہے۔آج کیسے آنا ہوا۔کوئی خاص بات۔"۔۔۔۔۔ہیری نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے

کہا۔

"ہاں پاکیشیا سے ایک گروپ آ رہا ہے جو یہاں ٹڑانڈا سے جائے گا۔پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اور انتہائی خطرناک لوگ سمجھے جاتے ہیں۔میں نے انہیں چیک کرنا ہے اور پھر آندرے کو ٹرنڈا میں رپورٹ دینی ہے۔"۔۔۔۔۔جینٹ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر مجھ سے کیا چاہتی ہو تم۔ویسے یہاں سے تو سینکڑوں سیاح روزانہ ترنڈا آتے جاتے رہتے ہیں۔جن میں ایشیائی سیاحوں کی بھی کافی تعداد ہوتی ہے۔"۔۔۔۔۔ہیری نے کہا۔

"بارکیل سے ٹرنڈا جاتے ہوئے تمہاری ایک چیک پوسٹ آتی ہے جسے سپیشل چیک کہا جاتا ہے۔"۔۔۔۔جینٹ نے کہا۔

"میری چیک پوسٹ وہ کیسے ہو گئی۔وہ تو نیوی کی چیک پوسٹ ہے۔"۔۔۔۔۔ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا تو جینٹ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم مذاق اچھا کر لیتے ہو بہرحال اس چیک پوسٹ پر میں ایک کیمرہ نصب کرانا چاہتی ہوں تاکہ ٹڑانڈا جانے والے تمام افراد کو اس چیک پوسٹ کے ذریعے چیک کیا جا سکے اور اپنے دشمنوں کی نشاندہی کی جا سکے۔"۔۔۔۔جینٹ نے کہا۔

"کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو پہچانتی ہو۔"۔۔۔۔۔ہیری نے چونک کر کہا۔

"نہیں میں نے تو انہیں آج تک دیکھا ہی نہیں۔البتہ خصوصی کیمرہ بتا دے گا کہ کون لوگ میک اپ میں ہیں اور جو میک اپ میں ہوں گے وہی ہمارے دشمن ہوں گے۔میں ان کے بارے میں تفصیل ماسٹر آندرے کو بتا دوں گی اور پھر وہ لوگ جیسے ہی ٹڑانڈا پہنچیں گے انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔"۔۔۔۔۔جنیٹ نے کہا۔

"لیکن ان کا مشن کیا ہے ٹڑانڈا میں اور تم انہیں کیوں روک رہی ہو۔اس کی وجہ۔"۔۔۔۔۔ہیری نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس یہودیوں کو اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتی ہے اور پوری دنیا میں جہاں بھی کوئی یہودی تنظیم ہو یہ سروس اس کا خاتمہ کر دیتی ہے اور اب تک ہزاروں نہیں تو سینکڑوں یہودی تنظیمیں اس کی وجہ سے ختم ہوئی ہیں اور انہوں نے اسرائیل کو بھی بے شمار بار نا قابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ اب مور گو کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور یہ بھی علم ہوا ہے کہ مور گو کے اسپیشل سکشن کا ہیڈ کوارٹر ٹن ڈا میں ہے۔ اس لئے اب یہ لوگ مور گو کا خاتمہ کرنے اور سپیشل سکشن کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے آ رہے ہیں۔ اس لئے چیف مور گن نے بھی انہیں ہلاک کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔ اس لئے اب پوری دنیا میں پھیلے ہوئے تمام مور گنز کا یہ مقدس فریضہ بن گیا کہ عمران اور سیکرٹ سروس کو ہلاک کر دے اور چیف مور گن نے یہ مشن ماسٹر آندرے کے سکشن کو سونپا ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ میں اس سکشن میں شامل ہوں۔"۔۔۔۔ جیں ٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وہ میک اپ میں نہ ہوئے تو پھر کیسے چیک ہوں گے۔"۔۔۔۔ ہیری نے کہا۔ 'وہ لازماً میک اپ میں ہوں گے کیونکہ سیکرٹ ایجنٹ کوئی بھی ہوں وہ اپنے اصلی چہروں میں مشن پر کام نہیں کرتے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے تو پوری دنیا سے اپنے آپ کو چھپایا ہوا ہے۔ اس لئے وہ لازماً میک اپ میں ہوں گے اور یہ کیمرہ بتا دے گا کہ اس چیک پوسٹ سے گزرنے والوں میں سے کون کون میک اپ میں ہے اور ہمارے لئے یہ بہت کافی ہو گا۔"۔۔۔۔ جیں ٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہو گیا کہ ہماری چیک پوسٹ پر ایسا کیا گیا ہے تو ہمیں بھی تمہارے ساتھ سمجھ لیں گے۔ ایسی صورت میں ہم خواہ مخواہ کی الجھن میں پھنس جائیں گے۔"۔۔۔۔ ہیری نے کہا تو جیں ٹ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ابھی تم خود کہہ رہے تھے چیک پوسٹ نیوی کی ہے اور بظاہر ہے بھی ایسا ہی تو پاکیشیا والوں کو کیسے معلوم ہو

جائے گا کہ چیک پوسٹ اصل میں تمہاری ہے اور پھر انہوں نے وہاں سے صرف گزرنا ہے اس لئے انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا جبکہ ہم کیمرہ ایسی جگہ نصب کر دیں گے کہ وہ کسی کی نظروں میں نہ آ سکے گا"۔۔۔۔ ۔جیں ٹ نے جواب دیا تو ہیری بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم ایک اچھی وکیلہ ثابت ہو سکتی ہو۔ او کے۔ میری طرف سے اجازت ہے کہ تم وہاں اپنا کام کر سکتی ہو۔ میں تمہارے سامنے فریڈ کو کہہ دیتا ہوں۔"۔۔۔۔ ہیری نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"فریڈ جہاں بھی ہو اسے کہو کہ مجھ سے فوراً بات کرے۔"۔۔۔۔ ہیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا بہت خطرناک سروس ہے کہ تم اور ماسٹر اندرے اس قدر پریشان ہو رہے ہو۔"۔۔۔۔ ہیری نے کہا۔

"ہم پریشان نہیں ہو رہے۔ ہم بے چینی سے ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ ویسے ان کی شہرت ہے تو بہت زیادہ لیکن میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ ایشیائی لوگ پراپگنڈے کے ماہر ہوتے ہیں۔ خود ہی ایک دوسرے کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح دوسرے خواہ مخواہ ان کی برتری سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔"۔۔۔۔ جیں ٹ نے جواب دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہیری نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔۔ ہیری نے کہا۔

"فریڈ لائن پر ہے جناب۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو فریڈ۔"۔۔۔۔ ہیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس پرنس۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔ اب دوسری طرف سے آنے والی آواز جیں ٹ بخوبی سن رہی تھی۔

"فریڈ تم جیہن ٹ کو تو جانتے ہی ہو۔"۔۔۔۔ہیری نے کہا۔

"یس پرنس۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ ماسٹر آندرے کے گروپ میں شامل ہیں۔"۔۔۔۔فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹرن مدا جاتے ہوئے جو چیک پوسٹ آتی ہے وہاں جیہن ٹ ایک ایسا کیمرہ لگانا چاہتی ہے جو وہاں سے گزرنے والے مسافروں کے میک اپ چیک کرے گا۔ کیوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں انہیں اطلاع ملی ہے کہ وہ ٹرنڈا پہنچنے والی ہے۔"۔۔۔۔ہیری نے کہا۔

"تو پھر کیا حکم ہے آپ کا۔"۔۔۔۔فرید نے کہا۔

"میں نے اجازت دے دی ہے۔ ہمیں بہر حال پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ ماسٹر آندرے اور اس کے گروپ کا خیال رکھنا ہے اور خاص طور پر جینٹ کا کیوں کہ تمہیں معلوم ہے کہ جیہن ٹ صرف نام کی ہی نہیں مزاجاً بھی وائلڈ ہے۔"۔۔۔۔ہیری نے کہا۔

"یس پرنس۔ جو آپ کا حکم۔ میں سپیشل چیک پوسٹ پر احکامات دے دوں گا۔ جیہن ٹ جب چاہے وہاں اپنا کام کر سکے گی۔"۔۔۔۔فریڈ نے کہا۔

"اوکے۔" ہیری نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"تم مجھے اس انداز میں پوز کرتے ہو جیسے میں واقعی وائلڈ یعنی وحشت سے بھری ہوئی ہوں۔"۔۔۔ ۔جیہن ٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے واقعی تم سے ڈر لگتا ہے۔"۔۔۔۔ہیری نے کہا اور جیہن ٹ بے اختیار ہنس پڑی۔ بارکیل کی بندرگاہ ساؤپو بین الاقوامی حیثیت کا شہر تھا۔ یہ شہر خاصا وسیع و عریض تھا لیکن اس کی اصل اہمیت بندرگاہ ہی تھی۔ ساؤپو شہر کے ایک ہوٹل کے بڑے کمرے میں اس وقت عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا۔ عمران

کے ساتھ جولیا، صالحہ، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تھے۔ وہ سب پاکیشیا سے ایک لانچ کے ذریعے پہلے کافرستان پہنچے اور پھر کافرستان سے مختلف فلائیٹوں کے ذریعے بارکیل پہنچے تھے۔

"عمران صاحب۔ کیا نگرانی کا خطرہ تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کو یوں بحری راستے سے کافرستان اور کافرستان سے یہاں آن پڑا ہے۔"۔۔۔۔صفدر نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ وہاں ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی تھی۔ ٹائیگر نے اس نگرانی کا پتا چلایا تھا اور پھر یہودی تنظیم اس قدر طاقتور ہے کہ یہ فضا میں ہی ہمارا طیارہ تباہ کرا سکتی تھی گو ٹائیگر نے میرے کہنے پر نگرانی کو چیک کیا تھا لیکن میں آپ سب کی جانوں کو رسک میں نہ ڈال سکتا تھا۔ مجھے مجبوراً یہ روٹ استعمال کرنا پڑا۔"۔۔۔۔عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے مشن کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ کم از کم مجھ پر تو واضح نہیں ہوا۔ یہ کیسا مشن ہے کہ جس میں پاکیشیا کا براہ راست کوئی عمل دخل ہی نہیں ہے۔"۔۔۔۔صالحہ نے کہا۔

"یہ مشن چیف نے صرف اس نظریے کے تحت ہاتھ میں لے لیا ہے کہ اس سے مسلمانوں کے خلاف کام کرنے والی خطرناک اور طاقتور تنظیم مورگو کا خاتمہ مقصود ہے۔ تو اب ہمارا اصل مشن مورگو کا خاتمہ ہے۔ باقی اس کے ضمنی معاملات ہیں۔" عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے کیوں کہ انہیں یہاں پہنچے ہوئے ابھی صرف دو گھنٹے ہوئے تھے اور تب سے صرف دو گھنٹے ہی ہوئے تھے اور تب سے وہ سب عمران کے کمرے میں ہی موجود تھے اس لئے یہاں انہیں کون فون کر سکتا تھا۔ لیکن پھر یہ سوچ کر وہ قدرے مطمئن ہو گئے کہ فون ہوٹل انتظامیہ کا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔عمران نے موجودہ یورپی میک اپ میں اپنا نیا نام لیتے ہوئے کہا۔

"رابن بول رہا ہوں۔ مسٹر مائیکل۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے ایکمردانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات۔"۔۔۔۔۔عمران نے چونک کر کہا۔

"کیا آپ کا مشن مور گو کے خلاف ہے۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران یکلخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں کیوں۔"۔۔۔۔۔عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ میں فون پر مزید کوئی بات نہیں کر سکتا۔ بہر حال اتنا کہہ رہا ہوں کہ آپ نے بندر گاہ کا رخ نہیں کرنا ورنہ وہاں آپ کی ہلاکت کے مکمل انتظامات کر لئے گئے ہیں۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیوں عمران صاحب۔ یہ رابن کون تھا۔اس نے کیا کہا۔"۔۔۔۔۔صفدر نے کہا۔"ٹائیگر نے انڈر ورلڈ کے ذریعے اس کی ٹپ حاصل کی تھی۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے فون پر اس سے تفصیلی بات کی تھی اور میں نے اس کے ذمے کام لگا دیا تھا کہ وہ ٹرنڈا میں مور گو کے خلاف ہماری مدد کرے اور پھر یہاں پہنچ کر جب آپ اپنے اپنے کمروں میں غسل کرنے اور لباس تبدیل کرنے میں مصروف تھے تو میں نے رابن کو فون کر کے اطلاع دی تھی کہ ہم اس ہوٹل میں ہیں۔اور اپنے کمرے کا نمبر بھی بتا دیا تھا لیکن اسے مور گو کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ بلکہ اسے کہا تھا کہ ٹرندا میں لارڈ کارلس کو ٹریس کرنا ہے اور اس کے بارے میں اطلاع دینی ہے لیکن شاید اسے پہلے سے معلوم نہ تھا کہ لارڈ کارلوس کا تعلق مور گو سے ہے۔اب اسے پتہ چلا ہے تو وہ خوفزدہ ہو گیا ہے۔"۔۔۔عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"بہر حال یہ بات تو اس نے بتا دی ہے کہ یہاں کی بندر گاہ پر ہمارے خالف انتظامات کئے گئے ہیں۔اس کا

مطلب ہے کہ انہیں ہماری آمد کا بھی علم ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارا ٹارگٹ ٹرنڈا ہے اور انہوں نے ہمیں یہیں روکنے کے لئے کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔"۔۔۔۔۔صفدر نے کہا۔

"لیکن ہم نے تو بہر حال ٹرنڈا جانا ہے۔ کیا وہاں فلائٹ سروس نہیں ہے۔"۔۔۔۔۔جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ صرف بحری راستے سے ہی وہاں پہنچا جا سکتا لیکن اصل مسلہ یہ ہے کہ وہاں تو سارا سال بے شمار سیاح روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہ ہمیں کیسے پہچانیں گے۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"لامحالہ انہیں معلوم ہو گا کہ میک اپ میں ہوں گے۔اس لئے انہوں نے ایسے کیمرے یہاں لگا دیئے ہوں گے جن سے وہ میک اپ چیک کر سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔جولیا نے کہا تو سب تحسین بھری نظروں سے جولیا کو دیکھنے لگے۔

"گڈ شو۔اسے کہتے ہیں ذہانت۔"۔۔۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔"۔۔۔۔۔جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔۔۔ارے۔۔۔ارے۔ ہم تو تمہاری تعریف کر رہے ہیں کہ کس قدر صاف اور واضح تجزیہ کیا ہے تم نے۔ لیکن اب اس رابن سے تفصیلات معلوم کرنا ضروری ہو گئی ہیں۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا اور ریسیور اٹھا کر اس نے فون کے نیچے بٹن دبا کر فون کو ڈائریکٹ کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"رابن کلب۔"۔۔۔۔۔رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابن سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس رابن بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔چند لمحوں بعد رابن کی آواز سنائی دی۔

"اگر فون پر بات نہیں ہو سکتی تو کیا بالمشافہ بھی نہیں ہو سکتی۔"۔۔۔۔۔عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر مائیکل معاملات بے حد خطرناک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ آپ کے ساتھ تو جو ہو گا سو ہو گا لیکن معمولی سی لیکیج سے میں اور میرا پورا خاندان ختم ہو سکتا ہے اس لیے میں نے فون بند کر دیا تھا اور اب بھی میں مزید کوئی بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔"۔۔۔۔۔ رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کوئی ایسا راستہ نکالیں جس سے ہمیں کم از کم بنیادی معاملات کا تو علم ہو سکے اس کے بعد آپ بے شک لاتعلق ہو جائیں۔ ہم اپنے دوست سے صرف جاننا ہی چاہتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہ تو رابن بھی ہنس پڑا۔

"آپ نے لفظ دوست استعمال کر کے مجھے ایک راستہ بتا دیا ہے۔ میرا ایک دوست آپ کے ہوٹل میں اسٹنٹ مینیجر ہے اس کا نام جارج ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں وہ آپ کو اسپیشل روم میں پہنچا دے گا اور میں جارج سے ملنے ہوٹل آتا جاتا رہتا ہوں۔ اس لئے میں جارج سے ملنے وہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر اسپیشل روم میں ہماری ملاقات ہو جائے گی اور میں آپ کو تفصیل دے دوں گا۔"۔۔۔۔۔ رابن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر عمران نے بھی ریسیور رکھ دیا۔

"یہ شخص تو بے حد خوفزدہ ہے عمران صاحب۔ کیا اس کی معلومات پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس معاملے میں اس پر یہاں اعتماد کیا جا سکتا ہے اور یہ خوفزدہ بھی اس لئے ہے کہ اسے درست معلومات مل گئی ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "یہ عجیب بات ہے کہ ابھی ہم ٹرنڈا پہنچے بھی نہیں اور ہم نے یہاں کوئی کاروائی بھی نہیں کی اور ہماری نگرانی بھی نہیں ہوئی مگر اب یہاں ہمارے خلاف انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"دراصل اب پاکیشیا سیکرٹ سروس ضرورت سے زیادہ مشہور ہو چکی ہے۔ اب وہ حرکت میں بعد میں آتی ہے اور لوگ پہلے ہی خوفزدہ ہوں اشروع ہو جاتے ہیں۔ یقیناجیری کی ہلاکت کی اطلاع ان تک پہنچی اور وہ سمجھ گئے کہ اب ہم لازماً ٹرنڈا پہنچ جائیں گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیے تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس مائیکل بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل میں اسسٹنٹ مینیجر جارج بول رہا ہوں میرا آدمی آپ کے پاس پہنچ رہا ہے اس کا نام گارگ ہے وہ آپ کو سپیشل روم تک چھوڑ آئے گا۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز آئی۔

"ٹھیک ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب کیا آپ اکیلے جائیں گے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ارے ہاں۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں کہ مجھ اکیلے کو ڈر لگ گیا تو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ "میرا یہ مطلب نہ تھا عمران صاحب۔ میرا مطلب تھا کہ کیوں نہ میں آپ کے ساتھ چلوں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"وہ رابن پہلے ہی اس قدر خوفزدہ ہے کہ مجھے ابھی تک شک ہے کہ شاید وہاں نہ آئے اور ہمیں کہیں اور جا کر اسے گھیرنا پڑے لیکن دو آدمیوں کو دیکھ کر تو وہ ایسے ہی بے ہوش ہو جائے گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک سنائی دی۔

"تم لوگ یہیں رہنا۔ میں رابن سے مل کر معلومات حاصل کر کے واپس آ جاؤں گا تو پھر ہمیں فوری ایکشن لینا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک نوجوان موجود تھا جس نے ہوٹل کی یونیفارم پہنی ہوئی

تھی اور اس کے سینے پر سپر وائزر کا بیج تھا۔

"میرا نام گارک ہے۔آپ"۔۔۔اس نوجوان نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے"۔۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آیئے۔میں آپ کو اسپیشل روم تک پہنچا دوں۔مجھے اسسٹنٹ مینیجر جارج صاحب نے بھیجا ہے"۔۔۔۔گارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔آیئے"۔۔۔۔عمران نے باہر نکلتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا۔تھوڑی دیر بعد گارک اسے تہہ خانے میں بنے ہوئے چار کمروں کے سیٹ میں لے آیا۔پھر اس نے ایک دروازہ کھول دیا۔

"تشریف رکھیں"۔۔۔۔گارک نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔خصوصی بات چیت کے لیے تقریباً ہر ہوٹل اور کلب میں ایسے کمرے بنائے جاتے تھے۔اس لیئے عمران کو اس پر کوئی حیرت نہیں ہوئی۔وہ اطمینان سے کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کے پینے کے لیے کیا لے کر آؤں"۔۔۔۔گارک نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔تم اب جا سکتے ہو"۔۔۔۔عمران نے کہا تو گارک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دروازہ کھول کر وہ چلا گیا اور پھر دروازہ بند ہو گیا تو تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور قدرے فربہی مائل جسم کا مالک ایک اڈھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"میرا نام رابن ہے"۔۔۔۔اندر آنے والے نے کہا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مجھے مائیکل کہتے ہیں"۔۔۔۔عمران نے کہا تو رابن نے بڑی گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر وہ دونوں میز کے گرد کرسیوں پر تقریباً آمنے سامنے بیٹھ گئے لیکن بیٹھنے سے پہلے رابن نے دروازہ اندر سے لاک کر کے سائیڈ دیوار میں موجود بٹن پریس کر دیا۔

"ہاں۔اب کھل کر آپ بتا دیں مسٹر رابن کہ آپ اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں"۔۔۔عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔آپ کے آدمی نے چونکہ پاکیشا سے میرے دوست سے فون کرایا تھا۔گو اس فون میں بتایا گیا تھا کہ آپ کا تعلق یورپ سے ہے لیکن آپ جو کام کر رہے ہیں اس میں پاکیشا کا مفاد شامل ہے اور پھر جب آپ نے فون کر کے اپنا نام مائیکل بتایا اور آپ کا لہجہ بھی مکمل طور پر یورپی تھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے جو بتایا گیا تھا وہ درست ہے۔میرے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا کہ میں ٹرنڈا میں لارڈ کارلس تک آپ کی اپروچ کو ممکن بناؤں لیکن جب میں نے کام کا آغاز کیا تو یہ معلوم کر کے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ لارڈ کارلس تو اصل میں دنیا کی خطرناک تنظیم مورگو کے سپیشل سکشن کا انچارج ہے اور مورگو کو اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف کام کرنے سے پہلے بار کیل اور پھر بار کیل سے ٹرنڈا پہنچ رہی ہے۔چنانچہ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے اور ہلاک کرنے کا مشن سٹار سکشن کے ذمہ لگا دیا ہے۔سٹار سکشن سپیشل سکشن کے تحت ہی کام کرتا ہے۔اس کا انچارج آندرے ہے جسے ماسٹر آندرے کہا جاتا ہے۔ماسٹر آندرے ایکریمیا اور یورپ کی ٹاپ ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے اور اسے ہر فن کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔سٹار گروپ کی ایک لڑکی جیینٹ وائلڈ یہاں ساؤپو کی بندگاہ کی سب سے خطرناک شخصیت ہیری سے ملی ہے جسے پرنس آف ساؤپو کہا جاتا ہے۔ساؤپو بندرگاہ پر پرنس ہیری کا مکمل ہولڈ ہے حتٰی کہ نیوی اور اعلیٰ ترین حکام بھی اس کا سامنا کرنے سے کتراتے ہیں کیونکہ کوئی اس کے سامنے ایک لفظ بھی غلط بول دے تو اس کے پورے خاندان کی لاشیں سڑک پر پڑی دکھائی دیتی ہیں۔تو ماسٹر آندرے گروپ کی لڑکی جیینٹ اس سے ملی اور ہیری نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ماسٹر آندرے گروپ کی مدد کرنے کا وعدہ کر لیا اور اب ساؤپو سے ٹرنڈا جانے والے ہر مسافر کو چیک پوسٹ پر چیک کیا جا رہا ہے۔اس کے علاوہ خفیہ کیمرے بھی نصب کرا دیے ہیں۔اس کے ساتھ ہیری کے آدمی ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔انہیں بھی حکم دیا گیا ہے کہ مشکوک افراد کو

دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دیا جائے اور بعد میں ان کی چیکنگ کی جائے اور کل سے اب تک اٹھارہ افراد شک کی بناء پر ہلاک کئے جا چکے ہیں۔ جن میں چھ عورتیں شامل ہیں اور ہیری نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ ساؤ پو بندرگاہ پر جس کسی نے مشکوک افراد کی کسی بھی انداز میں مدد کرنے کی کوشش کی تو اسے اس کے پورے خاندان سمیت ہلاک کر دیا جائے گا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آپ لوگ یورپی نہیں بلکہ وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ہیں۔ اس لئے میں پیچھے ہٹ گیا کیونکہ میں آپ کے خلاف بھی نہیں جا سکتا اور نہ ہی اب آپ کے حق میں کچھ کر سکتا ہوں۔ اس لیے یں نے آپ کو فون کر کے کہا تھا کہ بندرگاہ کا رستہ نہ لیں اور بہتر یہی ہے کہ آپ واپس چلے جائیں۔ ہیری اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں۔ پوری بندرگاہ پر دور دور تک ان کا ہولڈ ہے۔"۔۔۔۔ رابن نے ہذیانی انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا اور عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

"آپ یہاں رہتے ہیں۔ آپ لازماً یہ جانتے ہوں گے، مسٹر رابن، کہ ساؤ پو سے ٹرنڈا جانے کا کوئی ایسا راستہ یا ذریعہ بھی ہے جس سے ہیری اور اس کے آدمیوں سے ٹکراؤ نہ ہو سکے اور ہم ٹرنڈا بھی پہنچ جائیں۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہی ایک ذریعہ ہے کہ آپ یہاں سے بڑا سا ہیلی کاپٹر حاصل کر لیں اور اس ہیلی کاپٹر پر ٹراںڈا چلے جائیں ورنہ سمندر میں ایسا کوئی راستہ نہیں ہے جس سے آپ ہیری کے آدمیوں کی نظروں سے بچ سکیں۔"۔۔۔۔ رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیری کہاں بیٹھتا ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ریڈ واٹر کلب کا پو کا مالک ہے اور وہیں بیٹھتا ہے لیکن وہ کسی سے ہنہیں ملتا سوائے ان لوگوں کے جہنیں وہ اجازت دے۔"۔۔۔۔ رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں واقعی واہس چلے جانا چاہیئے۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے۔"۔۔۔۔ عمران

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ آپ نے اپنی اور ساتھیوں کی زندگی بچانے کا فیصلہ کیا ہے مسٹر مائیکل۔ اب مجھے اجازت دیں۔ آپ نے اس بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہنا۔"۔۔۔۔ رابن نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رابن تیزی سے دروازے کے قریب پہنچا اور سوئچ بورڈ پر موجود بٹن آف کر کے اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا تو عمران اس کے پیچھے جانے کی بجائے اپنی کرسی پر ہی بیٹھا رہا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں تھیں۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ کسی فیصلے تک پہنچ گیا تھا۔ رابن نے واقعی بے حد قیمتی معلومات دی تھیں اور یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ انہیں یہ معلومات پیشگی مل گئیں تھیں ورنہ ان کو لازماً نقصان اٹھانا پڑتا۔ وہ دروازے سے باہر آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد واپس اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ پھر ساتھیوں کے سوال کرنے سے پہلے ہی اس نے رابن سے ہوۓ والی گفتگو کی ساری تفصیل بتا دی۔

"تم اس ہیری کو مجھ پر چھوڑ دو۔ میں اس کا اور اس کے آدمیوں کا وہ حشر کروں گا کہ وہ ہمارا نام لیتے ہوئے خوفزدہ ہو جایا کریں گے۔"۔۔۔۔ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ ہمارے لئے صرف الجھن والی بات ہے۔ اگر ہم یہاں الجھ گئے تو اصل مشن لازمی دور ہو جائے گا۔ اس لئے ہم ہیری کو چھوڑ کر ٹرنڈا جانے اور وہاں سے اس لارڈ کارلس سے نمٹنے کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"وہاں ماسٹر آندرے کا گروپ موجود ہو گا۔ یہاں ہیری کا گروپ ہے کیمرے خفیہ جگہوں پر نصب کرا دیئے گئے ہیں۔ اس لے اب یہ تو ممکن ہی نہیں کہ ہیری سے نمٹے بغیر ٹرنڈا جا سکیں گے۔ ٹرنڈا جانے کا سمندر کے علاوہ اور کوئی راستہ ہی نہیں ہے اور ہیری کے آدمی صرف شک کی بناء پر لوگوں کو ہلاک کرتے پھر رہے ہیں۔ ہمیں کوئی ٹھوس لائحہ عمل سوچنا ہو گا۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں کہتاہوں کہ تم یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔ تم خواہ مخواہ کی الجھن میں مت پڑو۔ یہ سب لوگ گولیاں کھا کر ہی سیدھے ہوں گے۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"تنویر درست کہہ رہاہے، عمران۔ میرا خیال ہے کہ ہمارا مشن یہ ہے کہ ہم نے مور گو کا خاتمہ کرنا ہے اور کارمن سائنس دان کو واپس لے کے جاناہے اور یہ بات اب تک سامنے نہیں آئی کہ ڈاکٹر ہیر لڈ ترنڈا میں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ لارڈ کارلس کو علم ہے کہ ڈاکٹر ہیر الڈ کہاں ہے۔ صرف یہی معلوم کرنے کے لیے تو ہم نے وہاں جاناہے تو ہمیں واقعی بندوق کی گولی کی طرح آگے بڑھنا ہو گا۔ سوچنا اور سوچتے رہنا اس مشن میں ناکامی کا باعث بھی بن سکتاہے۔"۔۔۔۔۔ جولیانے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ "تمہارا مطلب ہے کہ ساؤپو میں لڑنا شروع کر دیں اور ٹرنڈا آنے تک لڑتے لڑتے چلے جائیں۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ تراں ڈامیں مور گو کے لوگ ہمارے لیے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہوں گے اور ہمارا استقبال کریں گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مرچیں چبانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے اندر اب سوچنے کا مادہ زیادہ اور ایکشن کم ہوتا جارہاہے۔ اگر اسی صورت حال رہی تو پھر ہمیں تمہارے بارے میں سرے سے سوچناپڑے گا۔"۔۔۔۔۔ جولیانے بھی غصیلے لہجے میں کہا تو سب حیرت بھری نظروں سے جولیا کو دیکھنے لگے کیوں کہ جولیا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے عمران کے بارے میں ایسے رویے کا اظہار پہلے نہ کرتی تھی۔ "کیا سوچناپڑے گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ تمہیں مشن کے لیے کال کیا جائے یا نہیں"۔

تو عمران نے ایک طویل سانس لی۔

"مس جولیا۔ یہ وقت جذباتی ہونے کا نہیں ہے۔ ہم نے بہر حال یہ مشن عمران صاحب کی نگرانی یا سربراہی

میں مکمل کرنا ہے۔ آئندہ مشن جو ہو گا پھر دیکھا جائے گا۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے بزرگوں کے انداز میں بیچ بچاؤ کرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم ساری عمران۔"۔۔۔۔۔ جولیانے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ "مجھے لگتاہے کہ تنویر سٹائل آہستہ آہستہ سب پر حاوی ہوتا جارہاہے۔ ٹھیک ہے اگر تم سب کا یہی خیال ہے کہ ہمیں مار دھاڑ کے ذریعے ہر مشن مکمل کرنا ہے تو او کے شروع کرو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا لیکن اس کے لہجے میں طنز نمایاں تھا۔

"بغیر سوچے سمجھے ایکشن کے ہم بھی قائل نہیں ہیں۔ عمران صاحب لیکن کس قسم کی حرکت کیے بغیر صرف سوچنے اور مسلسل سوچ جانے کے ہم بھی قائل نہیں ہیں۔ آپ کو ایکشن لینا ہو گا۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا پھر کیپٹن شکیل نے بھی اس کی تائید کر دی۔ تنویر پہلے ہی ایکشن کو سب کچھ سمجھتا تھا اور جولیا بھی اب اس کھل کر تائید کر چکی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب جو سوچ رہے ہیں وہ ہمارے لیے درست رہے گا۔"۔۔۔۔۔ خاموش بیٹھی صالحہ نے کہا تو سب نے چونک کر صالحہ کی طرف دیکھا۔

"کیا سوچ رہے ہیں عمران صاحب۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہی کہ ہمیں ٹرنڈا پہنچنے کے لیے کسی ایسے راستے کا انتخاب کرنا چاہیئے جس سے ہم بغیر کسی مداخلت کے ٹرنڈا پہنچ جائیں۔ جبکہ تنویر اور مس جولیا یہ سوچ رہے ہیں کہ ریڈ واٹر کلب سے ایکشن شروع کیا جائے اور ٹرنڈا تک ایکشن کرتے ہوئے آگے بڑھا جائے چاہے بعد میں بار کیل کی نیوی اور ائر فورس ہمیں گھیر لے۔"۔۔۔۔۔ صالحہ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"لو میرا آخری ووٹ بھی تنویر کے حق میں پڑ گیا۔ اس بار مجھے بھی اپنا ووٹ تنویر کے حق میں ڈال دینا چاہیئے۔

اوکے چلو اٹھو ہم ریڈ کلب چلتے ہیں۔ اور وہاں سے بھرپور ایکشن کا اظہار کرتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم بار بار طنز کیوں رہے ہو۔ کیا تم اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہو۔ جیسا تم کہہ رہے ہو ایسا ہم سے کسی کا مقصد نہیں ہے۔ ہم صرف ٹرنڈا جاتے ہوئے رکاوٹیں دور کرنا چاہتے ہیں اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ ہم ہیری کہ کور کر کے اس سے ایسی کوئی لانچ حاصل کر لیں جس کی کوئی چیکنگ کرنے کی جرات نہیں کر سکے اس طرح ہم خاموشی سے بغیر چیکنگ کے ٹرنڈا پہنچ جائیں گے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ۔ بس یہ ایک رکاوٹ تھی۔ اس معاملے میں جو تم نے اپنی ذہانت سے حل کر دی۔ ہمیں ایسی ہی کوئی لانچ چاہیئے تھی جس میں ہم بغیر چیکنگ کے ٹرنڈا پہنچ سکیں کیونکہ مشن کے دوران غیر ضروری بکھیروں میں پڑنے اور مفت کی الجھنوں کو پالنے کا قائلنہیں ہوں میں۔ ایسا کوئی ذریعہ سمجھ نہ آرہا تھا۔ جبکہ تنویر کا خیال تھا کہ ہم بندوق کی نوک پر آگے بڑھیں۔ تم نے واقعی مسلئہ حل کر دیا ہے۔ رابن کے بقول اگر ہیری یہاں کا پرنس ہے تو واقعی اس کی لانچ خصوصی لانچ کوئی چیک نہ کرتا ہو گا۔ گڈ شو جولیا۔ تم نے واقعی بے مثال ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا تو جولیا کا ستا ہو چہرہ گلاب کا کی مانند کھل اٹھا۔ جبکہ سوائے تنویر کے باقی سب کے چہروں پر بھی مسکراہٹیں تیرنے لگی۔

"بات تو وہی ہے جو میں کہہ رہا تھا کہ ہمیں ایکشن کرنا چاہیئے راستے خود بخود بن جائیں گے۔ خوشامدی تعریفیں کرنا اور بات ہے۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ خوشامدی تعریفیں نہیں ہیں تنویر۔ اسے دل کی آواز کہا جاتا ہے یقین نہ آئے تو جولیا سے پوچھ لو۔ دل کی آواز دل والا ہی سن سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہیری کو کور کہاں کیا جائے گا۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے فوراً ہی مداخلت کرتے ہوئے کہا

کیونکہ اسے معلوم تھا کہ معاملات عمران نے بڑھائے چلے جانا ہے اور تنویر نے بھی باز نہیں آنا۔

"ہیری کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ ریڈ واٹر کلب میں کسی آفس میں بیٹھتا ہے اور اپنی مرضی کے علاوہ اور نے کہا۔" تنویر ہمارے ساتھ چلے گا۔ جولیا اور صالحہ ہی یہ کام کریں گی۔ چلو اٹھو۔ تم دونوں نے ہیری سے ایسی لانچ حاصل کرنی ہے جسے کسی صورت چیک نہ کیا جا سکے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں اٹھ کھڑی ہو گئیں۔ اپنے انتخاب کی وجہ سے ان دونوں کے چہروں پر چمک آگئی تھی۔

"ہم نے کہاں جانا ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اپنے اپنے کمروں میں کیونکہ باہر چیکنگ بھی ہو رہی ہے اور پھر ہم جولیا کی طرف سے اطلاع ملنے سے پہلے صرف بے وجہ وہاں گھومتے رہیں گے۔ اس طرح ہم مشکوک بھی ہو سکتے ہیں جبکہ یہاں ہوٹل کے کمروں میں ہم محفوظ ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ عمران صاحب۔" صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل اور تنویر بھی کھڑے ہو گئے۔

"تم نے فون پر اطلاع بھی دینی ہے جولیا۔ اور یہ بتانا ہے کہ ہمیں کہاں پہنچنا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ظاہر ہے صالحہ نے اس کی پیروی کرنی تھی۔ ڈاکٹر ہیرلڈ ایک کمرے میں موجود بڑی سی میز کے پیچھے رکھی کرسی پر بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ میز پر بہت سی کتابیں اس انداز میں جگہ جگہ پڑی ہوئیں تھیں جیسے پڑھنے کے دوران انہیں عارضی طور پر رکھ دیا گیا ہو۔ ڈاکٹر ہیرلڈ کی نظریں ایک فائل کے ایک کاغذ پر جمی ہوئیں تھیں اور اس کے چہرے پر سنجیدگی پوری طرح

نمایاں نظر آرہی تھی کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پہلے چند لمحوں تک تو ڈاکٹر ہیر لڈ نے اس کال نوٹس نہ لیا لیکن جب گھنٹی مسلسل بجتی رہی تو ڈاکٹر ہیر لڈ نے سر اٹھائے بغیر رسیور اٹھالیا۔

"یس ڈاکٹر ہیر لڈ بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"سیکرٹری سائنس ایکریمیا، لارڈ ولسن سے بات کیجیئے جناب"۔۔۔۔دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ڈاکٹر ہیر لڈ چونک پڑا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیوں کہ سیکرٹری سائنس ایکریمیا اور باہر کی دنیا میں قائم ایکریمین لیباٹریوں کے انچارج تھے اور جب سے ڈاکٹر ہیر لڈ کارمن سے یہاں شفٹ ہوا تھا سیکرٹری سائنس کا فون پہلی بار اس کے لیے آیا تھا ورنہ اس لیباٹری کے انچارج ڈاکٹر روں ہالڈ ہی ایسے فون اٹینڈ کرتے رہتے تھے۔۔

"یس سر۔میں ڈاکٹر ہیر لڈ بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ولسن بول رہا ہوں۔ڈاکٹر ہیر لڈ۔"۔۔۔۔دوسری طرف اسے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس سر۔حکم سر۔کیسے یاد کیا آپ نے۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہیر لڈ، جس فارمولے پر آپ کام کر رہے ہیں کیا اس فارمولے پر آپ کارمن میں قیام کے دوران بھی کام کرتے رہے ہیں۔"۔۔۔۔لارڈ ولسن نے پوچھا۔

"یس سر۔لیکن وہاں کسی کو بھی اس فارمولے کا علم نہیں ہے۔یہ کام میں خفیہ طور پر کرتا تھا کیوں کہ میں اس فارمولے کو کارمن کے حق میں نہیں بلکہ یہودیوں کے حق میں استعمال کرنا چاہتا تھا۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"پھر انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ آپ اس فارمولے پر کام کر رہے ہیں۔"۔۔۔۔لارڈ ولسن نے کہا۔

"نہیں جناب۔سوائے میری ذات کے اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔وہاں میں تابکاری اثرات کو عملاً زیرو

کرنے کے فارمولے پر کام کرتا رہا ہوں اور وہی میں نے ان ہر ظاہر کیا تھا۔ریورس سرکل فارمولا تو ان پر ظاہر ہی نہیں کیا گیا تھا۔"۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے حتمی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ہیر لڈ تابکاری فارمولا تو ناقابل عمل تھا۔کیا آپ نے کارمن حکام کو یہ رپورٹ دی تھی یا نہیں۔"۔۔۔۔لارڈ ولسن نے پوچھا۔

"یس سر۔میں نے یہی رپورٹ دی تھی لیکن ساتھ ہی انہیں امید دلائی تھی کہ اس پر مزید کام کرنے سے آخر کار ہم کامیاب رہیں گے اور انہوں نے تسلیم کر لیا تھا۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"آپ کو وہاں سے اغوا کیا گیا لیکن تابکاری فارمولا وہیں چھوڑا گیا۔اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا تھا۔کیا اس سے وہ لوگ اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے کہ آپ کو تابکاری فارمولے کے سلسلے میں اغوا نہیں کیا گیا بلکہ کسی اور فارمولے کے لیے اغوا کیا گیا ہے۔"۔۔۔۔لارڈ ولسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں سائنس دان ہوں۔میری ساری زندگی کسی نہ کسی فارمولے پر کام کرتے ہی گزرے گی۔کیا کوئی بھی سائنسدان صرف پوری زندگی ایک ہی فارمولے پر کام کرتے ہوئے گزار دیتا ہے اور پھر یقیناً انہوں نے یہی سمجھا ہو گا کہ مجھے تابکاری فارمولے کے لیے ہی اغوا کیا گیا ہے۔انہوں نے فارمولے پر غور نہیں کیا ہو گا کہ فارمولا مکمل نہیں ہے اور جس حد تک ہے اس حد تک میں اپنی یادداشتوں سے بھی تیار کر سکتا ہوں لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے آخر وہ بات پوچھ ہی لی جو اس کے ذہن میں کھٹک رہی تھی کہ آخر لارڈ ولسن کو یہ ساری باتیں اتنے دنوں بعد آج کیوں یاد آگئی ہیں۔

"ہمیں حتمی اطلاعات ملی ہیں کہ کارمن حکومت اور کارمن سیکرٹ سروس نے آپ کو ٹریس کرنے میں ناکامی کے بعد پاکیشیا حکومت اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خصوصی درخواست کی ہے کہ آپ کو برآمد کیا جائے۔ہماری اطلاعات کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف حرکت میں آچکی ہے بلکہ وہ بارکیل کی

بندر گاہ ساؤپو بھی پہنچ چکی ہے یا پہنچنے والی ہے۔ یہ سروس عام معملات میں کام نہیں کرتی۔اس لیے لامحالہ اسے ریورس سرکل فارمولے کے بارے میں بتادیا گیاہے اور چوں کہ یہ مستقبل کے لیے ایک انتہائی اہم فارمولا ہے۔اس لیے وہ حرکت میں آسکتی ہے۔لازماً انہیں ریورس سرکل کر فارمولے کے بارے میں علم ہو چکاہے۔"۔۔۔۔لارڈولسن نے کہا۔

"لارڈولسن آپ نے کارمن سے معلومات حاصل کیں ہوں گی۔ مگر وہاں کسی کوریسورس سرکل کے بارے میں علم نہیں ہے تو پھر پاکیشیا کوکیسے علم ہوجائے گا۔وہ کارمن حکومت کے مفاداتکے حصول کے لئے کام کر رہے ہوں گے اور کارمن حکومت اپنی عزت کی خاطر مجھے برآمد کرنا چاہتی ہو گی لیکن جس لیباٹری میں مجھے پہنچایا گیاہے اس کا کوئی تعلق بارکیل سے نہیں ہے پھر آپ کیوں پریشان ہورہے ہیں سر۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔

"آپ ٹرنڈا گئے تھے لارڈ کارلس سے ملاقات کے لئے۔"۔۔۔۔لارڈولسن نے کہا۔

"ہاں۔میرے اس سے پرانے تعلقات ہیں اس لئے میں ان سے ملنے گیا تھا اور یہ ملاقات 'ہیلو ہیلو' تک ہی محدود رہی تھی۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔

"آپ کواس لیباٹری میں لارڈ کارلس نے بھجوایا ہے اور لارڈ کارلس ترنڈا جزیرے پر ہی موجود ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچنا چاہتی ہے گومورگو کا سپیشل سکشن ان لوگوں کو روکنے کے لئے کام کررہا ہے لیکن وہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اتنا نہیں جانتے جتنا میں جانتا ہوں۔اگر مجھے ذرا بھی شک ہوتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کارمن حکومت کے کہنے پر اس مشن پر کام کرسکتی ہے تو میں اس مشن کی اجازت ہی نہ دیتا بلکہ کوئی اور طریقہ استعمال کرتا لیکن اب ایسا ہو چکا ہے۔اب معاملات کو ہم نے آگے بڑھانا ہے۔اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو خاموشی سے اس لیباٹری کی میں منتقل کردیا جائے جس کے بارے میں کسی کو

بھی معلوم نہ ہو کیوں کہ آپ کی نگرانی اور ریورس سرکل فارمولا ایکریمیا اور اسرائیل کے لئے بے حداہمیت رکھتا ہے۔اس ریورس سرکل فارمولے پر تو ایکریمیا کے صدر اور اسرائیل کے صدر دونوں نے تحسین آمیز ریمارکس دیئے ہیں اور اسے مستقبل کا فارمولا کہا گیا ہے۔"۔۔۔۔لارڈولسن نے کہا۔

"لیکن سریہاں لیباٹری میں ماحول انتہائی خوشگوار اور اچھا ہے اور ڈاکٹر روںالڈ اور دوسرے ساتھی بھی بے حداچھے ہیں۔اور یہاں میں بڑے اطمیںان بھرے انداز میں کام کررہا ہوں۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے باقاعدہ احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ اچھا ہے لیکن ڈاکٹر ہیرلڈ۔آپ کی زندگی یہاں محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی فارمولا یہاں محفوظ ہے۔ اگر فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گیا تو پھر الٹا اسرائیل اور ایکریمیا دونوں شدید خطرے کی زد میں آجائیں گے کیوں کہ پاکیشیا اسرائیل اور یہودیوں کا دشمن نمبر ایک ہے۔اس لئے ایسا ہونا ضروری ہے۔"۔۔ ۔۔لارڑولسن نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر روںالڈ کو تو معلوم ہوگا پھر۔۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔

"دوصورتیں تھیں پہلی یہ کہ ڈاکٹر روںالڈ سمیت اس لیبارٹری کے تمام سائنس دانوں کو ہلاک کردیا جائے اور دوسرا راستہ یہ ہے کہ وہاں کسی کو بتائے بغیر ہیلی کاپٹر سے آپ کو نکالا جائے اور وہاں پہنچادیا جائے جہاں کے بارے کوئی نہیں جانتا ہو۔ہم نے دوسرا راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔"۔۔۔۔لارڈولسن نے کہا۔

"لیکن وہاں کا ماحول کیسا ہوگا۔آپ نے مجھے ذہنی طور پر ڈسٹرب کردیا ہے۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔یہ سب کچھ آپ کی زندگی بچانے کے لیے کیا جارہا ہے ورنہ

حکومت کارمن آپ کو موت کی سزا سنا دے گی اور پاکیشیا وہ فارمولا ریورس سرکل اڑا لے جاتا اور پھر پوری دنیا کے یہودی اس ریورس سرکل میں پھنس کر موت کے گھاٹ اتر جاتے اور کوئی احتجاج بھی نہ کر سکتا۔"۔۔۔۔لارڈ ولسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ ایسا سمجھتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے آخر کار تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"آپ آدھے گھنٹے کے اندر اپنے فارمولے فائل اکٹھا کر لیں اور اپنے باقی تمام کاغذات بھی لے لیں۔ آدھے گھنٹے بعد ایک ہیلی کاپٹر لیبارٹری میں لینڈ کرے گا۔ آپ کو اس پر سوار ہونا ہے۔ آپ کو ڈاکٹر روں الڈ ساتھ لے جائیں گے۔"۔۔۔۔لارڈ ولسن نے کہا۔

"کیا ڈاکٹر روں الڈ کو اس بارے میں پہلے ہی بتا دیا گیا ہے۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن اسے بھی یہ نہیں بتایا گیا کہ آپ کو کہاں شفٹ کیا جا رہا ہے اور اپ کو بھی نہیں بتایا جائے گا حتیٰ کہ ہیلی کاپٹر پائلٹ کو بھی اصل منزل کا علم نہ ہو گا۔ ہم اسے ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہدایات دیتے رہیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ آپ کے لیبارٹری پہنچ جانے کے بعد یہ ہیلی کاپٹر پائلٹ تباہ کر دیا جائے گا تاکہ پائلٹ اور کسی کو نہ بتا سکے کہ اس نے آپ کو کہاں پہنچایا ہے۔"۔۔۔۔لارڈ ولسن نے کہا۔

"پائلٹ بے چارہ تو بے گناہ ہو گا۔ آپ اسے کیوں ہلاک کریں گے۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔

"مجبوری ہے۔ ڈاکٹر ہیرلڈ۔ ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پائلٹ تک پہنچ گئی تو وہ آپ تک بھی پہنچ جائے گی اور ہمارا تمام منصوبہ بھی فیل ہو جائے گا اور ریورس سرکل فارمولا بھی ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔"۔۔۔۔لارڈ ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔

"تو تیار ہو جائیں۔ ہیلی کاپٹر پہنچ جائے گا۔"۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہیرلڈ نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"بہت خوفزدہ ہیں یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے۔ حیرت ہے۔ ایک پسماندہ ملک کی سیکرٹ سروس سے یہ انتہائی ترقی یافتہ ممالک اس قدر خوفزدہ ہیں۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تاکہ یہاں سے جانے کی تیاری کر سکے۔ ٹیکسی ریڈ واٹر کلب کے کمپاؤنڈ سے ذرا پہلے دیوار سے لگ کر رک گئی۔ "اندر گاڑی لے جانا منع ہے اس لیے آپ کو یہیں ڈراپ ہونا پڑے گا"۔۔۔۔ڈرائیور نے نیچے اتر کر عقبی دروازہ کھولتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔"۔۔۔۔جولیا نے کہا اور ہاتھ میں موجود بیگ کھول کر ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صالحہ بھی دوسری طرف سے نیچے اتر آئی۔

"میرے پاس تو چینج نہیں ہے۔"۔۔۔۔ڈرائیور نے کہا۔

"کوئی بات نہیں باقی تم رکھ لو۔ آؤ مار گریٹ۔"۔۔۔۔جولیا نے صالحہ سے کہا جو یورپی میک اپ میں تھی اور ڈرائیور اس طرح حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ اتنی بڑی ٹپ بھی کوئی دے سکتا ہے۔ جولیا نے مڑ کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا اور مڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی۔ وسیع و عریض کمپاؤنڈ کی ایک سائیڈ میں پارکنگ بنی ہوئی تھی جہاں رنگ برنگی کاروں کا میلہ سا لگا دکھائی دے رہا تھا۔ سامنے ہی کلب کا مین گیٹ تھا جہاں سے آنے اور جانے والے مرد اور عورتیں سب کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہی نظر آ رہا تھا۔ جولیا اور صالحہ تیز تیز قدم اٹھاتی مین گیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ دونوں نے جینز کی پینٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹس پہنی ہوئی تھیں۔ جولیا اپنے اصل چہرے میں تھی جبکہ صالحہ نے یورپی میک اپ کیا ہوا تھا۔ دونوں بے حد خوش نظر آ رہی تھیں۔ آنے جانے والے افراد اور خاص طور پر

عورتیں بڑے غور سے انہیں دیکھ رہی تھیں لیکن کسی نے انہیں ٹوکا نہیں اور وہ مین گیٹ سے وسیع و عریض ہال میں داخل ہو گئیں۔ ہال بے حد وسیع ہونے کے باوجود تقریباً بھرا ہوا تھا۔ منشیات اور شراب کی تیز بو پورے ماحول پر چھائی ہوئی تھی۔ ہال کے چاروں کونوں میں مشین گنوں سے مسلح افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ انہوں نے سروں پر سرخ رنگ کے کپڑے باندھ رکھے تھے اور وہ اپنے اس انداز سے مال بردار بحری جہازوں کے خلاصی دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا ہال میں داخل ہو کر چند لمحوں تک گردن گھما کر ارد گرد کا جائزہ لیتی رہی اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف بنے ہوئے وسیع کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ اس کے ساتھ تھی لیکن ابھی وہ کاؤنٹر تک نہیں پہنچی تھیں کہ اچانک ایک کونے کی میز سے اٹھ کر ایک لحیم شحیم دیوہیکل آدمی جس نے سر پر تکونے انداز کی ٹوپی رکھی ہوئی تھی اور جسم میں ڈانگری نما لباس تھا تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑے جارحانہ انداز میں بڑھا۔

"رک جاؤ"۔۔۔۔ اس آدمی نے چیخ کر کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئیں۔ ہال میں موجود افراد بھی اس آدمی کے چیخ کر بولنے پر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"تم دونوں نئے پھول ہو اور نئے پھول ہمیشہ کیساڈو کی میز پر سجتے ہیں۔ آؤ عیش کرا دوں گا"۔۔۔۔ اس آدمی نے جولیا اور صالحہ کے قریب آکر بڑے لوفرانہ انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کا ہاتھ پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ جولیا ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"نانسنس۔ تم کون ہو۔ جاؤ ورنہ۔۔"۔۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم۔۔ تمہاری یہ جرات کہ کیساڈو پر غراؤ"۔۔۔۔ اس آدمی نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چیخنے کا انداز ایسا تھا جیسے جولیا نے اس پر غرا کر دنیا کا سب سے ہتک آمیز کام کیا ہو اور اس کے ساتھ اس نے جھپٹ کر جولیا کا بازو ایک بار پھر پکڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے ہال زوردار تھپڑ کی آواز سے

گونج اٹھا۔ جولیا اس بار بجائے پیچھے ہٹنے کے تیزی سے ایک قدم آگے بڑھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور تھپڑ کی گونج کے ساتھ ہی کیساڈو لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پورے ہال میں یکلخت خاموشی طاری ہو گئی تھی۔

"تم۔۔ تمہاری یہ جرات کہ تم کیساڈو کو تھپڑ مارو۔ جسے بڑے بڑے آج تک ہاتھ نہیں لگا سکے"۔۔۔۔ کیساڈو نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت چیختا ہوا کسی بپھرے ریچھ کی طرح جولیا اور اس کے ساتھ کھڑی صالحہ پر جھپٹا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ ان دونوں کو اٹھا کر نیچے پٹخ دے گا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ ایک زوردار دھماکے سے اچھل کر پشت کے بل کرسیوں اور میزوں پر جا گرا اور کرسیاں ٹوٹنے کی آوازیں اور کیساڈو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے ہال گونج اٹھا۔ یہ کام صالحہ کا تھا۔ اس نے یکلخت اچھل کر دونوں جڑے ہوئے پیروں سے کیساڈو کے سینے پر زوردار ضرب لگا دی تھی جبکہ جولیا ویسے ہی اطمینان سے کھڑی تھی۔ ضرب لگا کر صالحہ نے ہوا میں الٹی قلابازی کھائی اور جولیا کی سائیڈ میں اس طرح کھڑی ہو گئی جیسے اس نے اپنی جگہ سے حرکت بھی نہ کی ہو۔

سانڈ کی طرح پلا ہوا کیساڈو نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اٹھا ہی تھا کہ جولیا اس سے بھی زیادہ تیزی سے آگے بڑھی اور دوسرے ہی لمحے اس نے اٹھتے ہوئے کیساڈو کی کلائی پکڑی اور پھر کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوم گئی اور کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی ہال کیساڈو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا وہ گھوم کر پہلو کے بل نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ جولیا نے یکلخت اس کی دوسری کلائی پکڑی اور ایک بار پھر تیز رفتار لٹو کی طرح گھوم گئی اور ایک بار کڑاک کی آواز دی اور اس کے ساتھ ہی پہلے سے بھی زیادہ کربناک چیخ کیساڈو کے منہ سے نکلی اور وہ دھم سے نیچے فرش پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ نے یکلخت اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر اس کی دائیں ران پر جمپ لگایا اور کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی کیساڈو کا جسم پارے کی طرح تڑپا لیکن صالحہ میں

توجیسے بجلی بھر گئی تھی۔ پلک جھپکنے میں اس اس کی بائیں ران میں دونوں پیر جوڑ کر کود گئی اور ایک بار پھر کٹاک کی آواز سنائی دی۔

"آوسیوں ڈرا۔ اب چلیں۔"۔۔۔۔صالحہ نے اچھل کر جولیا کے قریب آتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں آؤ"۔۔۔۔جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں اس طرح چلتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگیں جیسے ان کے ساتھ کوئی واقعہ ہی نہ ہوا ہو اور وہ میں گیٹ سے ویسے ہی سیدھی چلی آ رہی ہوں۔ کاؤنٹر پر تین لڑکیاں اور دو مرد موجود تھے ان سب کے چہرے پر ایسی حیرت تھی جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد یکلخت جیسے بم بھٹ پڑتا ہے۔ اس طرح ہال میں شور سا اٹھا جبکہ جولیا اور صالحہ تب تک کاؤنٹر تک پہنچ چکی تھیں۔

"ہم ولنگٹن سے آئیں ہیں اور ہم نے ہیری سے ملنا ہے۔"۔۔۔۔جولیا نے کاؤنٹر پر موجود ایک مرد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ۔۔ آپ کون ہیں۔ آپ نے جس طرح کیساڈو کو بیکار کیا ہے اس پر تو ہمیں اب تک یقین نہیں آ رہا ورنہ وہ سائپو کا سب سے بڑا لڑاکا تھا۔"۔۔۔۔اس مرد نے اسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ سب کچھ سامنے کھڑی نرم ونازک دو لڑکیوں نے کیا ہے۔

"جو میں نے کہا ہے اس کا جواب دو مسٹر۔ فضول باتیں مت کرو۔"۔۔۔۔جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"چیف باس کسی سے نہیں ملتے آپ نارمن سے مل لیں۔ وہ اسسٹنٹ باس ہے۔"۔۔۔۔اس آدمی نے کہا لیکن اسی لمحے ڈھاڑتی ہوئی آواز سائیڈ راہداری سے سنائی دی۔

"یہ کس نے کیا ہے۔"۔۔۔۔کوئی دھاڑتے ہوئے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"ان دو لڑکیوں نے۔"۔۔۔۔ایک اور آواز آئی۔

"اوہ۔۔اوہ۔۔ کراس آ گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ کیساڈو تو اس کا خاص آدمی تھا۔"۔۔۔۔کاؤنٹر پر کھڑے مرد نے کانپتے قدرے خوفزدہ انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کی بڑبڑاہٹ سن کر جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار مڑ گیئں تو ایک دیو نما آدمی جس نے جینز کی پینٹ اور جینز کی ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی کسی مرکھلے بیل کی طرح جھومتا ہوا کاؤنٹر کی طرف آ رہا تھا۔ اس کا سرخ چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے جیسے شعلے نکل رہے تھے۔

"ان چھپکلیوں نے کساڈو کو بیکار کیا ہے۔۔ان دو چھپکلیوں نے۔۔ن۔۔ نہیں۔۔ میں نہیں مانتا۔"۔۔۔۔اس آدمی نے جولیا اور صالحہ کے سامنے رک کر دونوں ہاتھ اپنے پہلوؤں میں رکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"اس کساڈو نے خواہ موخواہ مداخلت کی ہے ہم تو یہاں ہیری سے ملنے آئیں ہیں۔ لیکن اس کو بھی تمہاری طرح اپنے آپ پر بڑا گھمنڈ تھا۔ جس کے نتیجے میں وہ اب دونوں بازوؤں اور دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں تڑوائے حقیر کیچوے کی طرح پڑا ہوا ہے اور تم بولو کیا چاہتے ہو تم۔"۔۔۔۔جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کساڈو میرا آدمی تھا اور تم نے میرے آدمی کو مارا ہے اس کی سزا تمہیں بھگتنا ہو گی اور وہ سزا ہے موت۔"۔۔۔۔کراس نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیکٹ کی جیب سے نکلا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"اب تمہیں معلوم ہو گا کہ کراس کے آدمی پر ہاتھ اٹھا کر کیا غلطی کی ہے۔"۔۔۔۔کراس نے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے کی کیفیت تبدیل ہوتی چلی گئی۔ اس کے چہرے پر موجود وحشت اب پتھریلے پن میں تبدیل ہو گئی تھی۔ "ٹھیک ہے۔ اگر تم یہ چاہتے ہو تو یہ ہی سہی۔"۔۔۔۔جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور کراس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اڑتا ہوا دور فرش پر جا گرا جبکہ کراس

بے اختیار اپنے ہتھیار کو جھٹکنے لگ گیا۔

"اب بولو۔مار دوں گولی"۔۔۔۔۔جولیا نے ہاتھ جیب سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔پہلی گولی اس نے جیب کے اندر سے ہی چلادی تھی۔

"یہ۔۔یہ۔۔تم نے جیب کے اندر سے اتنا سچا نشانہ لگایا ہے۔یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔کراس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو تجربہ کر لیتے ہیں"۔۔۔۔۔جولیا نے کہا۔اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑ کی تیز آوازوں سے ہال گونج اٹھا۔پلک جھپکنے میں کراس کے سر پر موجود فلیٹ پہلی گولی سے ہوا میں اڑی تھی اور پھر باقی گولیاں اسے ہوا میں نچاتی رہیں۔جب جولیا نے فائرنگ بند کی تو فلیٹ نیچے گرنے لگی تو کراس نے یکلخت اسے فضا سے ہی جھپٹ لایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں کیونکہ فلیٹ میں گولیوں کے سوراخ ایک قطار میں موجود تھے۔

"ویل ڈن واقعی یہ نشانہ بازی کی انتہاء ہے۔ویری گڈ"۔۔۔اچانک ایک کونے سے ایک بھاری آواز سنائی دی توسب کے چہرے تیزی سے اس طرف کو مڑ گئے۔ "باس نارمن۔آپ"۔۔۔۔۔ہال میں آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"کراس اپنے آدمی کو اٹھا لو اور کلب سے باہر چلے جاؤ اور شکر کرو کہ انہوں نے تمہیں گولی نہیں ماردی۔جاؤ اور تم دونوں میرے ساتھ آو"۔۔۔۔نارمن نے پہلے کراس سے پھر جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو کہا اور اس کے ساتھ ہی مڑا اور کونے میں موجود ایک لفٹ کے کھلے دروزے میں داخل ہو گیا۔

"آو مار گریٹ"۔۔۔۔۔جولیا نے مسکراتے ہوئے صالحہ سے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتیں لفٹ کے کھلے دروازے میں داخل ہو گئیں۔وہاں نارمن پہلے سے ہی موجود تھا۔دروازے کے پاس ہی ایک لفٹ

بوائے بھی کھڑا تھا جس نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔جولیا اور صالحہ کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"میرا نام نارمن ہے اور میں کلب کا جنرل مینیجر ہوں۔مجھے باس نارمن کہا جاتا ہے۔تم کون ہو"۔۔۔۔۔نارمن نے اپنے آفس کی طرف جاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام سینڈرا ہے اور یہ میری ساتھی ہے مار گریٹ۔ہم ولنگٹن سے آئی ہیں اور ہم نے ہیری سے ملنا ہے"۔۔۔۔۔جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف ہیری تو کسی سے نہیں ملتے۔تم مجھے بتاؤ۔میں سب کچھ کر سکتا ہوں"۔۔۔۔۔نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا چیف ہیری تم سے بھی نہیں ملتا"۔۔۔۔۔جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔"مجھ سے تو وہ ملتا ہے۔میں تو باس ہوں مجھے اس کے احکامات کی تکمیل کی رپورٹ اسے دینی ہوتی ہے"۔۔۔۔نارمن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارے آفس سے ہیری کے آفس تک کا راستہ ہے یا تمہیں عام آدمی کی طرح چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے"۔۔۔۔۔جولیا نے کہا۔وہ تینوں اس دوران میں نارمن کے آفس پہنچ گئے تھے۔

"بہت ہو گئی۔اب مزید میرے اندر برداشت نہیں ہے اس لیے سیدھی طرح بتادو کہ تم کون ہو اور یہاں کیوں آئی ہو اور جو کچھ تم بتاو اسے کنفرم بھی کرانا ورنہ۔۔"۔۔۔۔۔نارمن نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ورنہ کیا مسٹر نارمن۔۔"۔۔۔۔۔جولیا نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ورنہ تم دونوں یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جاؤ گی اور یہ نہ سمجھ لینا کہ تم نے کساڈو اور کراس پر غلبہ پالیا

ہے تو تم نارمن پر بھی حاوی ہو جاو گی۔ نارمن باس ہے باس اور باس وہی بن سکتا ہے جو واقعی باس ہو۔"۔۔۔ نارمن نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے اس آفس کے عقب میں کوئی اور دوسرا کمرہ ہے۔" اچانک جولیا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے۔۔ مگر۔۔ کیا مطلب۔۔ یہ تم کیوں پوچھ رہی ہوں۔"۔۔۔۔۔ نارمن جولیا کے اس سوال پر اچانک گڑ بڑا گیا تھا۔

"کیا وہ ساوں لڈ پروف ہے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔۔ ہاں۔۔ مگر۔۔ مگر۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ تم تو یہاں پہلی بار آئی ہو۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔"۔۔۔۔۔ نارمن نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"عام طور پر ایسا ہوتا ہے اس لئے پوچھ رہی ہوں اور سنو جو کچھ میں ہیری کو بتانا چاہتی تھی وہ تمہیں بتا دیتی ہوں اس ساوں لڈ پروف کمرے میں۔ چیف باس نہ سہی بہر حال باس تو ہو یا نہیں۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو نارمن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔۔ اوہ اچھا آو ادھر۔"۔۔۔۔۔ نارمن نے ایک جھٹکے اٹھتے ہوئے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کمرے میں موجود تھے یہاں دیواروں پر لگی ہوئی دو الماریاں تھیں۔ کمرے کے درمیان ایک مستطیل شکل کی میز کے گرد چار کرسیاں موجود تھیں جبکہ دوسری سائڈ پر ایک بند دروازہ بھی نظر آ رہا تھا۔

"دروازہ بند کر دو مار گریٹ۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو صالحہ نے مڑ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ "بیٹھو۔ بیٹھو اور بتاو کہ کیا کہنا ہے۔۔ بیٹھو۔"۔۔۔۔۔ نارمن نے میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ دوسری سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس دروازے کا جو راستہ ہے وہ ہیری کے آفس میں جاتا ہے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔۔ مگر نہیں۔۔ تم اپنی بات کرو اور سنو اب تم یہ فضول باتیں بند کرو اور جو کہنا ہے وہ کہو۔"۔۔۔۔۔ نارمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے تو پھر سنو۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے بیٹھنے کی بجائے میز کی دوسری طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ جبکہ صالحہ گھوم کر مخالف سمت میں نارمن کی طرف بڑھنے لگی اور نارمن کو کسی گڑ بڑ کا احساس اس وقت ہوا جب وہ دونوں اس کی کرسی کے پاس پہنچ چکی تھیں۔ جس پر نارمن بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ۔۔ کیا مطلب۔۔"نارمن نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا لیکن عین اسی لمحے جولیا کا بازو گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اٹھتے ہوئے نارمن کی کنپٹی پر پڑا اور وہ چیختا ہوا پہلو کے بل کرسی سے نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس طرف موجود صالحہ کی لات تیزی سے گھومی اور کمرہ نارمن کے حلق سے نکلنے والے چیخ سے گونج اٹھا۔ صالحہ کے پیروں میں موجود بوٹ کی ٹو پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر عین اس جگہ پڑی تھی جہاں پہلے جولیا کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پڑا تھا اور اس کی دوسری زوردار ضرب نے نارمن جیسے گینڈے نما آدمی کی ساری طاقت جیسے سلب کر دی تھی۔ وہ پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح وہیں فرش پر ہی لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ اسی لمحے جولیا کی لات حرکت میں آئی اور پھر تیسری ضرب بھی عین اس جگہ پڑی جہاں پہلے دو ضربیں پڑ چکیں تھیں اور اب تیسری ضرب کے بعد نارمن ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"آو۔ اب ہیری سے بھی دو باتیں ہو جائیں۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گئی جس کے بارے میں وہ پہلے ہی نارمن سے معلوم کر چکی تھی کہ اس دروازے سے ہیری تک پہنچا جا سکتا تھا۔ دروازہ کھول کر اس نے دوسری طرف جھانکا تو یہ ایک راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ جولیا

باہر آگئی۔اس کے پیچھے صالحہ تھی۔

"دروازہ ادھر سے لاک کر دو"۔۔۔۔جولیانے کہا تو صالحہ نے مڑ کر دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے لیکن محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگیں۔راہداری کے مڑتے ہی وہ ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ گئیں۔جولیانے دروازے پر دباؤ ڈالنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت دروازہ خود بخود کھلا اور ایک ورزشی جسم کا مالک نوجوان جس کے کاندھے پر مشین گن لٹکی ہوئی تھی تیزی سے باہر آیا لیکن جولیا اور صالحہ کو دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔"ہیری اندر ہے"۔۔۔۔جولیانے فوراہی پوچھا۔

"ہاں۔۔ہاں۔۔م۔۔م۔۔مگر"۔۔۔۔اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا لیکن جولیانے منہ پر انگلی رکھ اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھی۔اس نے دروازے کو دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

"یہ۔۔یہ کیا کر رہی ہو"۔۔۔۔اس آدمی نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے صالحہ کا بازو گھوما اور اس آدمی کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار اس بھرپور انداز میں پڑا کہ اس آدمی کے منہ سے چیخ بھی نہ نکل سکی اور وہ اچھل کر پہلے سائیڈ دیوار سے ٹکرایا اور پھر ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی مانند نیچے فرش پر گرا جبکہ صالحہ تیزی سے آگے بڑھی اور پھر دروازہ کھول کر وہ اچھل کر اندر داخل ہوئی تو اس نے میز کے پیچھے ایک اونچے قد اور بھاری جسم کے آدمی کو حیرت زدہ انداز میں بیٹھے دیکھا۔جبکہ جولیا اس کے سامنے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھ رہی تھی۔

"دروازہ اندر سے بند کر دو۔مار گریٹ"۔۔۔۔جولیانے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مڑ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔

"تم دونوں وہی ہو جنہوں نے ہال میں کیساڈو اور کراس کو بے کار کر دیا اور تمہیں نارمن اپنے آفس لے گیا تھا"۔۔اس آدمی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرا نام سہیں لڈرا ہے اور یہ میری ساتھی ہے۔اس کا نام مار گریٹ ہے۔تم ہیری ہو نا۔۔"۔۔۔۔جولیانے ادھوری بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں ہیری ہوں، چیف ہیری"۔۔۔۔ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔اسے شاید اس سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"ہم تم سے ملنے ولنگٹن سے آئی تھیں۔ہال میں داخل ہوتے ہی کیساڈو آڑے آگیا اور نے بخش دیں کہ ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہیں تھا لیکن پھر نارمن ہمیں اپنے آفس لے آیا۔ہم نے اس سے بھی کہا کہ وہ ہمیں تم سے ملا دے لیکن جب اس نے انکار کر دیا تو ہم نے اسے بھی بے کار کر دیا اور پھر ہم یہاں آ رہی تھیں کہ تمہارا ایک اور آدمی سامنے آگیا۔اسے بھی ہم نے صرف بے کار کیا ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ ہم اب یہاں موجود ہیں۔ہم اس سے بھی زیادہ آسانی سے یہاں پہنچ سکتی تھیں۔لیکن ہم چاہتی تھیں کہ تم سے ملنے سے پہلے تمہارے کسی آدمی کو ہلاک کیا جائے"۔۔۔۔جولیانے مسلسل اور تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے ملنے سے پہلے۔۔۔کیا مطلب ہوا اس بات کا"۔۔۔۔ہیری لے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ہیری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔"مار گریٹ۔اس کے آدمی کی کھوپڑی اڑا دو"۔۔۔۔جولیانے ہیری کی بات کا جواب دینے کی بجائے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور جھک کر اس نے مشین پسٹل کی نال اس آدمی کی کنپٹی پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔پلک جھپکنے میں اس آدمی کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر فرش پر بکھر گئی اور اس کا جسم زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔"دیکھا تم نے کہ انسان کیسے مرتا ہے"۔۔۔۔جولیانے سرد لہجے میں کہا۔"تم دونوں عورتیں ہو کر اس قدر سفاک

اور بے رحم ہو سکتی ہو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ بہر حال جو کچھ تم چاہتی ہو اس پر کیسے عمل چاہتی ہو۔''۔۔۔۔۔ہیری نے کہا۔''اس معاملے میں تمہارا نمبر ٹو کون ہے۔''جولیا نے کہا۔''فریڈ۔۔فریڈ میرا نمبر ٹو ہے۔''۔۔۔۔ہیری نے کہا۔''کہاں ہوتا ہے۔وہ کیا یہاں کلب میں یا کہیں اور۔''۔۔۔۔۔جولیا نے پوچھا۔''ساؤ پو بندرگاہ کے مغربی کونے میں ایک چھوٹا سا کلب ہے۔فریڈ کلب وہ وہاں ہوتا ہے۔''۔۔۔۔۔ہیری نے کہا۔

''اس کا فون نمبر بتاؤ۔میں تمہاری اس سے بات کرا دیتا ہوں۔تم اسے ساری کاروائیاں کرنے سے روک دو اور اسے حکم دو کہ جہاں جہاں بھی کیمرے نصب ہیں وہ اتار دے۔''۔۔۔۔۔جولیا نے کہا۔''کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گی۔''۔۔۔۔۔ہیری نے کہا۔''مجھے تمہیں مار کر کیا ملے گا۔تم چھوٹی مچھلی ہو اور ہماری اسمگلنگ کے راستے میں رکاوٹ بن رہے ہو اس لئے ہمیں بھیجا گیا ہے کہ یہ رکاوٹ دور کی جائے چاہے جو بھی کرنا پڑے ورنہ پہلے ہمارا کام بغیر کسی رکاوٹ کے چل رہا تھا۔اب بھی چلنا چاہیئے اور بس۔''۔۔۔۔۔جولیا نے کہا۔

''کیا مطلب۔کیا واقعی تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔''۔۔۔۔۔ہیری کے انداز میں حیرت کی جھلک نمایاں تھی۔''میں سوئس نژاد ہوں اور اپنے اصل چہرے میں ہوں۔یہ مارگریٹ یورپی ہے اور یہ بھی اصل چہرے میں ہے۔کیا تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو احمقوں کا ٹولہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ غیر ملکیوں کو اپنی سیکرٹ سروس میں شامل کریں گئے۔''۔۔۔۔۔

جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔''اوہ۔اوہ پھر میں ہر قسم کے تعاون کے لیے تیار ہوں۔''۔۔۔۔۔ہیری کے لہجے میں اب گہرے اطمیںان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔''ملاؤ نمبر۔میں بات کرنا ہوں۔تمہارا کام فوری ہو جائے گا۔''۔۔۔۔۔ہیری نے کہا۔اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا تو جولیا نے نیچے گرے ہوئے فون سیٹ کو اٹھا کر ساتھ والی کرسی پر رکھا اور پھر ریسیور اٹھا کر ٹون چیک کی۔میز کے الٹنے کی وجہ سے فون سیٹ

بھی فرش پر اس طرح گر پڑا تھا کہ ریسیور علحیدہ جا پڑا تھا۔اس لئے شاید فون کال ہی نہ آسکی تھی ورنہ اتنی دیر میں لازماً کوئی نہ کوئی کال آ جاتی۔اور وہی ہوا۔جیسے ہی جولیا نے چیک کرنے کے لیے کریڈل کو کچھ دیر کے لئے دبایا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ریسیور ہیری کے کان سے لگا کر کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور لاوڈر کا بٹن پریس کر دیا۔''یس۔''۔۔۔۔۔ہیری نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔''راجر بول رہا ہوں چیف۔آپ کی کال نہیں مل رہی تھی۔باس نارمن اپنے آفس کے عقبی کمرے کے فرش پر مردہ پڑے پائے گے ہیں اور دو لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے آفس میں گئے تھے۔اب وہ دونوں لڑکیاں بھی غائب ہیں اور باس نارمن کی لاش ملی ہے۔ان کی کنپٹی پر ضربیں لگا کر انہیں ہلاک کیا گیا ہے۔''۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔''مجھے معلوم ہے۔نارمن نے حماقت کی تھی۔جس کا نتیجہ اسے بھگتنا پڑا۔دونوں لڑکیاں میرے آفس میں ہیں اور ان سے مذاکرات ہو رہے ہیں۔اب مجھے ڈسٹرب نہ کرنا اور نارمن کی لاش غائب کر دو اور اس کی جگہ تم لے لو۔''

۔۔۔۔۔ہیری نے سخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ایسا اشارہ کیا جسے کہہ رہا ہو کہ کال آفکر دو اور جولیا نے کریڈل دبا دیا۔چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھایا تو ٹون موجود تھی۔اس نے ہیری کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا اور پھر آخر میں اس نے ایک بار پھر لاوڈر کا بٹن پریس کر دیا۔''یس فریڈ بول رہا ہوں۔''۔۔۔۔چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔''ہیری بول رہا ہوں۔''۔۔۔۔۔ہری نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔''یس چیف باس۔حکم چیف باس۔''۔۔۔۔۔فریڈ نے یکلخت بھیک مانگنے والے انداز میں کہا۔''کیا رپورٹ ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں۔''۔۔۔۔۔ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔''چیف باس۔انہوں نے ابھی تک ساؤ پو بندرگاہ کا رخ نہیں کیا کیونکہ کوئی بھی مرد اور عورت میک اپ میں سامنے نہیں آئے۔ہم نے ہر چوک پر اور ہر راستے پر پر ایسے کیمرے خفیہ طور پر نصب کر دیئے ہیں۔جو فوراً میک اپ کے

بارے میں کاشن دے دیتے ہیں۔ اس لئے جیسے ہی کاشن ملے گا انہیں فوراً گولیوں سے چھلنی کر دیں گے۔"۔۔
۔۔۔ دوسری طرف سے فریڈ نے کہا تو ہیری کے چہرے پر مزید اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ دونوں عورتیں میک اپ میں نہیں ہیں ورنہ یہاں آنے تک وہ لازماً چیک ہو چکی ہوتیں کیونکہ ریڈ واٹر کلب کے مین گیٹ کے اوپر بھی میک اپ چیک کرنے کا خفیہ کیمرہ موجود تھا جس کو باقاعدہ تہہ خانے میں موجود عملہ مسلسل مانیٹر کرتا رہتا تھا۔ اگر یہ دونوں یا ان دونوں میں کوئی ایک بھی میک اپ میں ہوتی تو اس بارے میں اطلاع ان کے کاؤنٹر تک پہنچنے سے پہلے ہی اس تک پہنچ چکی ہوتی اور پھر میک اپ میں موجود افراد کو بلا کسی جھجک کے ہلاک کر دیا جاتا۔ "سنو فریڈ۔ اب یہ چیکنگ بند کرا دو۔ اب مور گو خود کام کرے گی۔ ہم نہیں کریں گے اور ترنڈا جاتے ہوئے سپیشل چیک پوسٹ پر جو میک اپ چیک کرنے والا کیمرہ خفیہ طور پر نصب کیا گیا ہے اس کو بھی ہٹا دو۔ اب ہم اس معاملے سے ہاتھ اٹھا رہے ہیں۔ سب کو میرے احکامات دے دو اور آپریشن کو فوری طور پر ختم کرا دو۔"۔۔۔۔۔۔ ہیری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یس چیف باس۔ حکم کی تکمیل ہو گی۔" دوسری طرف سے کہا گی تو ہیری نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اس نے بات ختم کر دی ہو تو جولیا نے ریسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ "اب مجھے چھوڑ دو، مجھے یقین آ گیا ہے کہ تمہارا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے اور یہ بھی یقین آ گیا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ درست ہے۔ اب تم بے فکر ہو کر اپنا کام جاری رکھو۔ اب ہمارا کوئی آدمی تمہارے کاروبار کے آڑے نہیں آئے گا۔"۔۔۔۔ ہیری نے کہا۔" ویری سوری مسٹر ہیری۔ ہم دونوں کا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور ہمیں تم نے خود ہی بتا دیا ہے کہ تم یہودی ہو اس لئے لازمی بات ہے کہ تم ہمارے جاتے ہی نہ صرف فریڈ کو دوبارہ فون کرو گے بلکہ تم مور گو کو بھی ہمارے بارے میں اطلاع دے دو گے۔ اس لئے تمہاری موت ہمارے مفاد میں جائے گی۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا پھر اس سے پہلے کہ ہیری اس کی بات کا کوئی

جواب دیتا۔ جولیا نے مشین پسٹل اس کے سینے پر عین دل کے اوپر رکھ کر ٹریگر دبا دیا اور ہیری کے جسم نے مسلسل جھٹکے کھانے شروع کر دیئے اور پھر وہ الٹ کر کرسی سمیت نیچے جا گرا۔ جولیا نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا ریسیور اٹھا کر میز پر رکھا اور پھر وہ دونوں تیزی سے مڑ کر بند دروازہ کھول کر واپس اس راہداری میں آ گئیں جہاں سے وہ ہیری کے آفس تک پہنچی تھیں۔ راہداری کے اختتام پر نارمن کے آفس کے عقبی کمرے کا دروازہ چونکہ انہوں نے ادھر سے بند کر دیا تھا اس لئے انہیں ویسے ہی بند ملا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر لاک ہٹایا اور پھر دروازہ کھول کر وہ کمرے میں داخل ہوئیں تو وہاں سے نارمن کی لاش ہٹا لی گئی تھی۔ "جلدی نکل چلو۔ جولیا۔ ہمیں ہیری کی لاش دریافت ہونے سے پہلے یہاں سے نکلنا ہے اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میرا میک اپ کیوں چیک نہیں ہو سکا۔"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔ "یہ عمران کا کارنامہ ہے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں مور گو جدید ترین کیمرے استعمال کر رہی ہے اسلئے اس نے میک اپ میں ایسے خصوصی کیمیکلز شامل کر دیئے تھے جس کی وجہ سے کیمرے اسے چیک نہ کر سکیں اور وہ یہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے اور تمہاری بات درست ہے کہ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے نکل کر آفس میں پہنچ گئیں۔ آفس کا بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ باہر آئیں تو وہاں کوئی پہریدار بھی موجود نہ تھا۔" لفٹ کا کیا کریں گی۔ ہم اکیلی کیسے لفٹ میں نیچے جائیں گی۔"۔۔۔۔۔ صالحہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ایک منزل سیڑھیاں اتر کر نچلی منزل سے لفٹ میں داخل ہوں گی تو کسی کو ہم پر توجہ دینے کی کوئی ضرورت نہ پڑے گی۔"۔۔۔۔ جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو صالحہ کے چہرے پر جولیا کے لئے بے اختیار تحسین آمیز تاثرات ابھر آئے سپیشل سکشن کا انچارج ماسٹر آندرے ترنڈا میں اپنے سیکشن آفس میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور لاسی اندر داخل ہوئی۔ "تمہیں تو آفس کی کرسی نے جکڑ لیا ہے۔ کیا اس طرح تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مات دے دو گے۔"۔۔۔۔ لاسی نے

اندر داخل ہوتے ہی طنزیہ لہجے میں کہا تو آں مدرے بے اختیار ہنس پڑا۔ "جتنا بڑا شکار ہوتا ہے لاسی۔ اتنا ہی شکاری کو انتظار اور صبر کرنا پڑتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کا سب سے بڑا شکار ہے اس لیے اس کے لیے انتظار کیا جا سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔ آں مدرے نے مسکراتے ہوئے کہا تو لاسی بے اختیار ہنس پڑی۔ "تم سے تو زیادہ ہمت جیں ٹ دکھا رہی ہے۔ اس نے نہ صرف سپیشل چیک پوسٹ پر خفیہ کیمرہ نصب کرا دیا ہے بلکہ اس نے ہیری کو بھی ایسا شیشے میں اتارا ہے کہ ساؤپو بندرگاہ پر ہیری کے آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرتے پھر رہے ہیں۔ اور تم دیکھنا کہ ان کو جینٹ ہی ساؤپو میں ہلاک کر دے گی جبکہ تم یہاں بیٹھے انتظار کرتے رہ جاؤ گے۔"۔۔۔۔۔ لاسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ "جیں ٹ نے واقعی کام کیا ہے مجھے اس کی کارکردگی پر فخر ہے لیکن جیں ٹ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا صرف نام ہی سن رکھا ہے۔ ان سے ٹکراؤ پہلی بار ہو رہا ہے۔ اسے جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کس چڑیا نام ہے۔"۔۔۔۔۔ آندرے نے کہا۔ "تم تو ضرورت سے کچھ زیادہ ہی مرعوب نظر آ رہے ہو آں مدرے۔"۔۔۔۔۔ لاسی نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس اسے پہلے کہ آں مدرے کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آندرے نے ریسیور اٹھا لیا۔ "یس۔"۔۔۔۔۔ آندرے نے اپنے خصوص لہجے میں کہا۔ "جیں ٹ کا فون ہے۔ باس۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ "کراؤ بات۔"۔۔۔۔۔ آندرے نے کہا۔ "باس میں جیں ٹ بول رہی ہوں ساؤپو سے۔" جنیٹ کی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ اس قدر متوحش تھا کہ آں مدرے کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اس نے بے اختیار لاوڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ کیا بات ہے۔ تم اس قدر متوحش کیوں ہو۔"۔۔۔۔ آندرے نے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی لاسی بھی چونک اٹھی۔ "باس یہاں ساؤپو میں خوفناک وارداتیں ہوئی ہیں۔ ہیری کو اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے ییں ییجر نارمن کی لاش آفس کے عقبی کمرے میں پڑی ملی ہے اور ہیری کے سیکنڈ فریڈ نے اپنے تمام آدمیوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے سے

روک دیا ہے اور سپیشل چیک پوسٹ سے ہمارا وہ کیمرہ بھی ہٹا دیا گیا ہے جو میک اپ چیک کرنے کے لئے نصب کیا گیا تھا۔"۔۔۔۔۔ جیں ٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ "یہ سب کیسے ہو گیا۔ کس نے کیا ہے۔"۔۔۔۔ آندرے نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ "بتایا جاتا ہے کہ دو لڑکیاں جن میں ایک سوئس نژاد تھی اور دوسری یورپی نژاد کلب میں داخل ہوئیں۔ وہاں کے ایک غنڈے نے انہیں چھیڑا تو سوئس نژاد لڑکی نے اس لڑاکے کے دونوں بازوؤں کی ہڈیاں توڑ دیں اور یورپی نژاد لڑکی نے اس کی دونوں ٹانگیں توڑ کر اسے بے بس کر کے زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا۔ پھر اچانک اس گروپ کے لیڈر نے دیکھا تو وہ ان لڑکیوں سے الجھ پڑا لیکن ان دونوں لڑکیوں نے اس کا بھی حشر کر دیا اور ایسی نشانہ بازی کا مظاہرہ کیا کہ لوگوں کو اپنی انکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ اس دوران کلب کا باس اور ییں ییجر نارمن وہاں آ گیا اور ان دونوں لڑکیوں کو اپنے ساتھ اپنے آفس لے گیا۔ اس کے کافی دیر بعد جب نارمن سے رابطہ کی گیا تو نارمن کی طرف سے جواب نہ ملنے پر چیکنگ کی گئی۔ تو نارمن کی لاش اس کے آفس کے عقبی کمرے سے ملی جبکہ دونوں لڑکیاں غائب تھیں جس پر ہیری سے رابطہ کیا گیا تو ہیری نے انہیں تسلی دی کہ نارمن اپنی حماقت سے ہلاک ہوا ہے دونوں لڑکیاں اس کے آفس میں ہیں جس پر سب کی تسلی ہو گئی۔ نارمن کی لاش اٹھا لی گے ئی۔ پھر وہ دونوں لڑکیاں واپس جاتی بھی دکھائی دیں۔ لیکن اس بار کسی نے ان سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی۔ پھر ان کے جانے کے کچھ دیر بعد دوبارہ ہیری سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی تو رابطہ نہ ہو سکا۔ پھر اسٹنٹ ییں ییجر ان کے آفس میں گیا۔ تو وہاں میز الٹی پڑی تھی۔ البتہ ہیری ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کی بیلٹ سے ہی اس کے دونوں ہاتھ کرسی کی پشت میں کر کے باندھ دیے گئے تھے۔ سائیڈ کرسی پر فون سیٹ موجود تھا جس کا رسیور علیحدہ رکھا گیا تھا اور ہیری کے سینے میں مشین پسٹل سے درجنوں گولیاں اتار دی گئی تھیں۔"۔۔۔۔۔ جیں ٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ آندرے اور لاسی حیرت سے بت بیٹھے اس طرح یہ سب سن رہے تھے جیسے بچے الف لیلیٰ کی کوئی دلچسپ کہانی

حیرت بھرے انداز میں سنتے ہیں۔"یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ہیری کے آفس تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا پھر۔"۔۔۔۔آں درے نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں کہا کیونکہ وہ ہیری کا خاصا گہرا دوست تھا اور اسے ہیری کے بارے میں کافی تفصیل سے علم تھا اور ہیری نے بھی اس کی دوستی کی وجہ سے نہ صرف جیں ٹ کو ملاقات کا وقت دیا تھا بلکہ اپنے آدمی بھی ساؤپو بندر گاہ تعیں یات کر دیئے تھے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کیا جاسکے۔"

"باس ایسا ہی ہوا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اور بھی خبریں ہیں۔"۔۔۔۔جیں ٹ نے کہا۔"وہ کیا۔" ۔۔اندرے نے ہوں ٹ چباتے ہوئے کہا۔"باس میں نے ہیری کے نائب فریڈ سے بات کی تو فریڈ نے انتہائی حیرت انگیز بات بتائی کہ اسے چیف باس ہیری نے فون کر کے خود حکم دیا تھا کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ٹریسنگ کی کاروائیاں مکمل طور پر بند کر دوں اور سپیشل چیک پوسٹ سے میک اپ چیک کرنے والا کیمرہ بھی ہٹا دوں اور آئندہ اس سلسلے میں کوئی کاروائی نہ کروں۔چنانچہ اس کا حکم ملتے ہی اس نے اس کے حکم کی تکمیل کر دی اور اب ساؤپو میں کوئی ٹریسنگ یا چیکنگ نہیں ہو رہی اور نہ ہی سپیشل چیک پوسٹ پر کوئی کیمرہ موجود ہے۔"۔۔۔۔جیں ٹ نے کہا۔"فریڈ کو ہیری کی ہلاکت کی خبر تو مل چکی ہو گی۔کیا وہ پھر بھی نہیں سمجھا کہ یہ بات ہیری سے جبراً کہلوائی گئی ہو گی۔"۔۔۔۔آندرے نے کہا۔"اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ہیری اور نارمن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔میں نے اسے کہا بھی کہ چیف باس ہیری سے حکامات سے جبراً دلوائے گے ہوں گے لیکن وہ اسے تسلیم نہیں کرتا۔وہ کہتا ہے کہ چیف باس ہیری اگر انہوں نے کے احکامات جبراً بھی تسلیم کر لیتا تو پھر وہ ہلاک نہ کیا جاتا۔ویسے بھی وہ سب اس وقت ہیری کی جگہ لینے کے لیے لابنگ کر رہے ہیں اور شاید ان کے درمیان اب قتل وغارت کا طویل سلسلہ شروع ہو جائے۔بہر حال اب وہ ہمارا کام نہیں کر سکتے۔"۔۔۔۔جیں ٹ نے جواب دیا۔"ہوں ہہ۔لیکن تم کلب سے ان دونوں لڑکیوں کے

حلیئے اور قد و قامت کے بارے میں تو معلوم کر سکتے ہو۔تم خود بھی وہیں رکو اور اپنے ساتھیوں کو بھی وہاں تعنیات کر دو۔پھر جیسے ہی یہ دونوں لڑکیاں یا ان میں سے کوئی ایک لڑکی نظر آئے تو اس کے ساتھی کو چیک کرواور ان کی نگرانی زیر وسکس کیمرے سے کرتی رہو تا کہ وہ چیک نہ کر سکیں اور مجھے اطلاع دو تا کہ میں ان کی یہاں موت کا بندوبست کر سکوں۔"۔۔۔۔آندرے نے کہا۔"باس دونوں لڑکیاں پاکیشیائی نہیں تھیں جبکہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اور سیکرٹ سروس والے کسی غیر ملکی کو تو سروس میں شامل نہیں کر سکتے۔اس کا مطلب ہے وہ دونوں میک اپ میں تھیں اور یہ میک آپ کسی بھی وقت تبدیل ہو سکتا ہے۔اور قد و قامت تو ہزاروں لڑکیوں کا ایک جیسا ہوتا ہے۔"۔۔۔۔جیں ٹ نے کہا۔"تمہاری بات ٹھیک ہے پھر تم کیا چاہتی ہو۔"آندرے نے کہا۔"میں اپنے ساتھیوں سمیت ٹرنڈا گھاٹ پر چیکنگ کرنا چاہتی ہوں۔"۔۔۔۔جیں ٹ نے کہا۔لیکن یہاں تو نارمن پہلے پی خفیہ کیمرے نصب کرا چکا ہے جو چیکنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔آندرے نے کہا۔"وہ بھی کرتا رہے۔آپ مجھے بھی اجازت دیے دیں۔مقصد تو انہیں ٹریس کرنا ہے۔"۔۔۔۔جیں ٹ نے جواب دیا۔"او کے ٹھیک ہے تم بھی ٹرنڈا آجاو۔"۔۔۔

۔آں درے نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔"حیرت ہے دو لڑکیوں نے ہیری اور نارمن کو چت کر دیا بڑی دلیری سے یہ سارا کام کیا گیا ہو گا۔وہاں تو ہر وقت بڑے بڑے لڑاکا موجود ہوتے ہیں۔"۔۔۔۔لاسی نے کہا۔"تم کہہ رہی تھی کہ یہ سروس کیسی ہے۔اب جنیٹ کی رپورٹ کے بعد تمہارا کیا کہنا ہے۔"آندرے نے کہا۔

"ہاں واقعی۔تمہاری بات درست ہے۔یہ ساری کاروائی جو یہاں ہوئی ہے بظاہر اچھے خاصے گروپ کے لئے بھی ناممکن تھی۔لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ اس سیکرٹ سروس کے بارے میں پوری دنیا میں مشہور ہے کہ یہ لوگ اپنے ٹارگٹ پر کام کرتے ہیں۔اور کسی صورت میں بھی کسی دوسرے معاملے میں نہیں الجھتے اور انہیں بھی یقیناً علم ہو گا کہ ٹرنڈا میں کوئی لیباٹری نہیں ہے۔ تو پھر وہ یہاں کیا کرنے آرہے ہیں۔

انہیں تو وہاں جانا چاہیئے جہاں وہ سائنس دان موجود ہے اور اس بارے میں مجھے یقین ہے کہ تم مجھ سے زیادہ بہتر طور پر جانتے ہو گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس طرح احمقوں کی طرح ادھر ادھر نہیں گھومتی پھرتی۔ پھر وہ لوگ یہاں ترانڈا کیوں آ رہے ہیں۔"۔۔۔۔لاسی نے کہا۔"اب کیا کہیں۔لارڈ کارلس کی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے۔"سائنس دان ڈاکٹر ہیرلڈ ضد کر کے بار کیل سے ٹرنڈا آیا اور پھر ٹرنڈا میں وہ لارڈ کارلس سے ملا۔اس نے لارڈ کارلس کو بتایا کہ لارڈ صاحب کا بھتیجا لیری وہ پہلا مورگن تھا جو اسے ملا تھا اور اس نے لارڈ کارلس کی تصویر بھی ڈاکٹر ہیرلڈ کو دکھائی تھی۔یقیناً اس ملاقات کی خبر پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئی ہو گی یا اسے یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ ڈاکٹر ہیرلڈ ٹرنڈا آ گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ٹرنڈا کو ہی اپنا ٹارگٹ سمجھ رہے ہوں۔"۔۔۔۔آندرے نے کہا۔"ہاں تمہاری بات درست ہے۔لیکن اب تو معاملات سمٹ کر ٹرنڈا پر ہی رکے ہیں۔اب تمہارا کیا پلان کیا ہے۔"۔۔۔۔لاسی نے کہا۔"پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنا اور پھر انہیں ہلاک کرنا اور کیا کرنا ہے ہم نے۔"۔۔۔۔آندرے نے جواب دیا۔"میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی اپنا ٹارگٹ فکس کر لیں نا چاہیئے۔"۔۔۔۔لاسی نے کہا تو آندرے بے اختیار چونک پڑا۔ "کیا مطلب۔"۔۔۔۔آندرے نے چونک کر پوچھا۔"جو کچھ تم نے کہا ہے وہ درست ہے تو یہ بات طے ہے کہ ان کا نشانہ لارڈ کارلس کا ہیڈ کوارٹر ہو گا اس لیے ہمیں اس کے گرد حصار قائم رکھنا چاہیئے۔"۔۔۔۔لاسی نے کہا۔"تمہارا مطلب ہے کہ ٹرنڈا کو اوپن چھوڑ دیں اور سکیشن ہیڈ کوارٹر کو گھیرے میں لے لیا جائے۔"۔۔۔۔آندرے نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔"یہ بات نہیں۔تم میری بات کو غلط سمجھ رہے ہو۔میرا مطلب ہے کہ اب جیسٹ بھی اپنے ساتھیوں سمیت یہاں آ رہی ہے۔اب یہاں ہمارے پاس کافی افراد موجود ہیں۔ہمیں ایک حصار سکشن ہیڈ کوارٹر کے گرد بھی بنانا چاہیئے تاکہ اگر وہ لوگ یا ان کا کوئی ساتھی بچ بچا کر وہاں تک جانے میں کامیاب بھی ہو جائے تب بھی اسے کور کیا جا سکے۔"۔۔۔۔لاسی نے کہا۔"ہاں ایسا ہو سکتا ہے تو

پھر یہ کام تم خود کرو۔میں نے تو یہاں رہنا ہے تاکہ میں حالات کے مطابق معاملات کو حل کر سکوں لیکن تم اپنے چار ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ جاؤ لیکن تم نے نہ اندر جانا ہے اور نہ ہی کس قسم کی کوئی مداخلت کرنی ہے اور کسی مشکوک آدمی کو بھی چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔جو بھی مشکوک آدمی دکھائی دے اسے گولی سے اڑا دو۔بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔"۔۔۔۔آندرے نے کہا تو لاسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایک دھاتی ساخت کی بڑے سائز کی جیپ خاصی تیز رفتاری سے ساؤپو بندرگاہ کے شمال کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔اس جیپ کی سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر جولیا، صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی موجود تھا۔ساؤپو بندگاہ کی رونق اب خاصی کم ہو چکی تھی لیکن اکا دکا جیپیں آتی جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔سمندر کے کنارے لانچیں بھی کافی تعداد میں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔"سٹابر ابھی اور کتنی دور ہے لانچ گھاٹ۔"۔۔۔۔عمران نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔"سر۔ابھی ایک گھنٹہ مزید سفر کرنا ہو گا۔"۔۔۔ادھیڑ عمر ڈرائیور نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔"لیکن کیا یہ دور دراز گھاٹ حکومت یا نیوی کو معلوم نہیں ہیں۔"۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"معلوم ہیں سر۔لیکن تمام معاملات اعلیٰ سطح پر ہی طے ہو جاتے ہیں یا کر لیے جاتے ہیں۔"۔۔۔۔سٹابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ٹرنڈا گئے ہو کبھی۔"۔۔۔۔عمران نے پوچھا۔

"یس سر ہزاروں بار گیا ہوں۔"۔۔۔۔سٹابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹرانڈا کا جنگلاتی علاقہ دیکھا ہے تم نے۔سنا ہے وہاں بڑی بڑی مجرم تنظیموں کے ہیڈ کوارٹر ہیں۔"۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"ہوں گے سر کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جنگل شروع ہوتے ہی چند بڑی بڑی قلعہ نما عمارتیں جنگل میں بنائی گئیں ہیں۔ جو انتہائی خفیہ جنگل کی وجہ سے باہر سے نظر نہیں آتی۔ البتہ وہاں ایک راستہ ہے جو جنگل کے اندر کی طرف جاتا ہے۔ وہاں ایک سپیشل چیک پوست ہے اس چیک پوسٹ سے صرف وہاں کی حکومت کا ایسا آدمی جا سکتا ہے جسے خصوصی کارڈ دیا گیا ہو۔"۔۔۔۔۔ سٹابر نے جواب دیا۔

"وہاں کی حکومت کون سی ہے۔ وہاں تو صرف پولیس ہے بس۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب باقاعدہ حکومت ہے۔ جس کا سربراہ گورنر کہلاتا ہے۔ کورنر کے تحت بورڈ ہے اور اس بورڈ کے تحت پولیس اور دوسرے ادارے ہیں۔ کارڈ صرف گورنر صاحب ہی جاری کرتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ سٹابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں لارڈ کارلس کے بارے میں علم ہے جو تڑنڈا میں رہتا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ سٹابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تڑنڈا میں کون ایسا آدمی ہے جو ایسے لوگوں کے بارے میں جانتا ہو اور ان کے خلاف مدد بھی کر سکے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیسی مدد۔؟"۔۔۔۔۔ سٹابر نے چونک کر کہا۔

"ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے۔ ایکریمیا کو اطلاعات مل رہی ہیں کہ ٹرانڈا کو کوئی لارڈ کارلس ایکریمیا میں ڈھیروں منشیات اسمگل کرا رہا ہے۔ ہم یہ کام روکنا چاہتے ہیں اس لئے ہم تڑنڈا عام راستوں سے جانے کی بجائے جیمیر کی لانچ کے ذریعے جانا چاہتے ہیں لیکن مسلئہ صرف یہی نہیں ہے کہ ہم ترنڈا پہنچ جائیں۔ ہم نے اس نے لارڈ کارلس کو روکنا ہے اور ہمیں وہاں کسی کاروائی کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ اگر تم کوئی ایسا آدمی بتا سکو تو تمہیں بھی انعام مل سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت سے بات کرتے ہوئے

کہا۔

"جناب۔ میں تو بے حد چھوٹا آدمی ہوں لیکن میں آپ کی اتنی رہنمائی تو کر سکتا ہوں کہ آپ کو بتا سکوں کہ تڑنڈا میں کلب ہے۔ جس کا نام بلیک راک کلب ہے۔ جس مالک بھی بلیک راک نامی آدمی ہے۔ بلیک راک کے بارے میں مشہور ہے کہ تڑنڈا کا مالک ہے اور تڑنڈا میں آنے والے اور رہنے والے تمام افراد اسے اپنا لیڈر مانتے ہیں۔ اس کی وہاں بڑی دہشت ہے۔ وہ اگر چاہے تو آپ کی بھرپور مدد کر سکتا ہے۔ لیکن کیا وہ آپ کی مدد کرتا ہے یا نہیں اس کی ضمانت میں نہیں دے سکتا۔"۔۔۔۔۔ سٹابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ یہودی ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب وہ اور چاہے کچھ بھی ہو لیکن یہودی نہیں ہے۔"۔۔۔۔۔ سٹابر نے جواب دیا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خود یہودیوں سے نفرت کرتا ہے۔ تم کبھی اس سے ملے ہو یا صرف سنی سنائی باتیں کر رہے ہو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا بھائی اس کے کلب میں آٹھ سال کام کرتا رہا ہے۔ پھر اچانک وہ شدید بیمار ہو گیا تو بلیک راک نے اسے علاج کے لیے ایکریمیا بجھوایا۔ میرے بھائی پر اس نے بے دریغ دولت خرچ کی حالانکہ میرا بھائی اس کے کلب میں ویٹر تھا لیکن میرا بھائی فوت ہو گیا۔ میرے بھائی نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا۔ میں بھی ایک بار اس اسے ملنے کلب گیا تھا اور میں نے اپنے بھائی کے بارے میں بتایا لیکن اس نے ملاقات نہیں کی بلکہ تھوڑی سی رقم دے کر مجھے واپس بجھوا دیا۔"۔۔۔۔۔ سٹابر بے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "اوہ۔ پھر تو وہ اچھا آدمی ہو گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں جناب۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ ناراض ہو جائے تو اس سے بڑا ظالم اور سفاک آدمی اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ مہربان ہو جائے تو اس سے زیادہ کوئی اپنے آپ کو مہربان ثابت نہیں کر سکتا۔"۔۔۔۔۔ سٹابر نے جواب دیا تو

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے یہ سب کچھ سن رہے تھے۔ جولیا اور صالحہ نے ریڈ واٹر کلب کے نارمن اور ہیری کو ختم کرنے کے بعد واپس جا کر ہوٹل میں عمران اور دوسرے ساتھیوں کو رپورٹ دی تو عمران نے انہیں دوبارہ میک اپ کرنے کو کہا اور خود اس نے اس دوران ایک اسلحہ اسمگل کرنے والی پارٹی کے ذریعے ساؤپو کی ایک خفیہ گھاٹ سے خصوصی لانچ حاصل کرنے اور اسے تزنڈا لے جانے کا سارا پلان سیٹ کر لیا تھا۔ اس لانچ پر اس پارٹی کا خصوصی جھنڈا لہراتا تھا اور اس جھنڈے کی وجہ سے نیوی کی خصوصی چیکنگ بوٹس اور کوسٹ گارڈز سمیت کوئی بھی اسے چیک نہ کرتا تھا چنانچہ اس وقت اس پارٹی کی خصوصی جیپ میں سوار وہ سب اس خفیہ گھاٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر تقریباً مزید آدھے گھنٹے بعد وہ سمندر کے کنارے ایک گھاٹ پر پہنچ گئے۔ یہ باقاعدہ گھاٹ نہ تھی بلکہ یوں لگتا تھا جیسے عارضی طور پر ہنگامی طور پر یہاں کسی مقصد کے لئے گھاٹ بنایا گیا ہو۔ وہاں آٹھ دس لانچیں موجود تھیں لیکن ان میں سے ایک بوٹ بڑی اور انتہائیمضبوط اور باقی سب سے نمایاں تھی۔ اس کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ سمندر کے اندر کافی دور تک سفر کے لئے خصوصی طور پر بنائی گئی ہے۔ جیپ وہاں جا کر رک گئی تو عمران اور اس کے ساتھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔ ڈرائیور بھی نیچے اترا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گھاٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس بڑی بوٹ میں جا کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی وہیں رکے رہے تھوری دیر بعد سٹابر باہر آیا تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جو جسمانی طور پر خاصا مضبوط نظر آرہا تھا اور اس کا قد بھی سٹابر سے نکلتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب آکر رک گئے۔

"جناب۔ یہ پاور بوٹ کا کیپٹن ہاورڈ ہے۔ اسے چیف کی طرف سے آپ کے بارے میں احکامات مل چکے ہیں۔ اور یہ آپ کو تزنڈا لے جانے کے لئے تیار ہے۔"۔۔۔۔ سٹار بر نے قریب آکر کہا۔

"جانے کے لئے تیار ہیں۔"۔۔۔۔ سٹابر نے کیپٹن ہاورڈ سے کہا۔

"یس سر۔ میں حکم کی تکمیل کے لئے تیار ہوں۔ آیئے۔"۔۔۔۔ ہاورڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں ہمارے بارے میں کیا خصوصی ہدایات دی گئی ہیں۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ کہ آپ کو بغیر چیکنگ کے تزنڈا کے شمال مغربی ساحل پر ڈراپ کرنا ہے اور ایسا ہی ہو گا جناب۔"ہاورڈ نے کہا تو عمرانننے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے سٹابر کو چند بڑے نوٹ دے کر واپس جانے کے لئے کہا اور خود وہ اپنے ساتھیوں سمیت پاور بوٹ میں آگیا اور تھوڑی دیر بعد بوٹ خاصی تیز رفتاری سے گہرے سمندر کی طرف چلی جا رہی تھی جبکہ عمران جیب سے نقشہ نکال کر اسے میز پر بچھائے اس پر جھکا ہوا تھا۔

"کیپٹن ہارورڈ۔"۔۔۔۔ عمران نے نقشے سے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت کیپٹن کے کیبین میں ہی تھا۔ باقی ساتھی عرشے پر مخصوص کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے اور گپ لگانے میں مصروف تھے۔

"یس مسٹر مائیکل۔"۔۔۔۔ کیپٹن نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا کیونکہ سٹابر کے جانے کے بعد عمران نے بوٹ میں پہنچ کر سب سے پہلے کیپٹن ہاورڈ کو خاصی بڑی رقم دے کر اسے تسلی دے دی تھی کہ یہ اس کے لئے خصوصی انعام ہے اور اس کا ذکر کسی سے نہیں کیا جائے گا۔ تب سے کیپٹن ہاورڈ کا رویہ یکلخت بدل گیا تھا۔ وہ اب عمران کا اس طرح احترام کر رہا تھا جیسے عمران اس کا باس ہو۔ عمران نے چونکہ اپنا تعارف مائیکل کہہ کر کروایا تھا اس لیے کیپٹن ہارورڈ اسے مائیکل کہہ رہا تھا۔

"یہ نقشہ تم بھی دیکھ رہے ہو اور یقیناً تمہارے پاس بھی ہو گا۔ ذرا مجھے سمجھاؤ کہ تم کس راستے سے ترانڈا جاو گے اور تزنڈا میں کہاں ہمیں ڈراپ کرو گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ہارورڈ نقشے پر جھکگیا۔ اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر باقاعدہ لکیر ڈالتے ہوئے راستے کی نشاندہی کر دی۔

"اس راستے پر چیکنگ کی کیا صورت حال ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ بین الاقوامی سمندر کا راستہ ہے جناب اس لئے یہاں اول تو چیکنگ ہوتی ہی نہیں اور اگر کوسٹ گارڈ کی کوئی لانچ یا نیوی کا کوئی ہیلی کاپٹر ادھر آ بھی نکلا تو پاور بوٹ پر لہراتا ہوا جھنڈا اسے دور سے ہی واپس مڑنے پر مجبور کر دے گا اور اس کے باوجود اگر کوئی آ بھی گیا تو ہمارے پاس مکمل کاغذات موجود ہیں"۔۔۔۔۔ کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس راستے میں طوفانوں کی کیا صورت حال ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ پورا راستہ ہی طوفانی ہے جناب اس لئے تو اس راستے سے صرف بڑے جہاز یا ہیوی پاور بوٹ ہی سفر کر سکتی ہے ورنہ لانچوں کے پرخچے اڑ جاتے ہیں"۔۔۔۔۔ کیپٹن ہاورد نے کہا۔

"تم کتنی بار اس راستے سے ٹرنڈا گئے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہزاروں بار جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرا وعدہ ہے آپ کو بغیر کسی چیکنگ کے صحیح سلامت ٹرنڈا پہنچا دوں گا"۔۔۔۔۔ کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "اوکے"۔۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور نقشہ تہہ کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتبار ہے کیپٹن ہاورڈ۔ کال کر لینا۔ اگر کوئی مسلہ ہوا تو تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ کیپٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کیبن سے باہر نکلا اور پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ عرشے پر آ کر بیٹھ گیا۔ دور دور تک پھیلا ہوا سمندر اور اس میں اٹھنے والی بڑی بڑی لہریں بڑا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں۔

"ہم گہرے سمندر میں جا رہے ہیں شاید"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔۔۔۔۔

"ہاں ہم ایک لمبا چکر کاٹ کر غیر معروف راستے سے ٹرانڈا پہنچیں گے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ہم ٹرنڈا کیوں جا رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔ خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے اچانک کہا تو عمران اور باقی سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں سے تمہاری کیا مراد ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہمارا مشن کارمن کے ایک سائنس دان کو واپس لا کر کارمن حکومت کے حوالے کرنا ہے اور ہم یہ مشن کارمن حکومت سے دوستی کی غرض سے مکمل کر رہے ہیں لیکن کیا وہ سائنس دان ٹرنڈا میں ہے"۔۔۔۔۔ کپٹین شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ "یہ تو معلوم نہیں ہے۔ البتہ ٹرنڈا میں مورگو کے سپیشل سکشن کا ہیڈ کوارٹر موجود ہے جس کا انچارج لارڈ کارلس ہے اور یہ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو ٹرنڈا لے جایا گیا ہے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ کیا وہ وہاں سے کہیں اور چلا گیا یا ابھی تک ترنڈا میں ہی ہے اس بارے میں مزید کوئی اطلاع نہیں ہے اور ہمارے پاس بھی کوئی مصدقہ اطلاع نہیں ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ اس وقت کہاں ہے۔ اس لئے ٹرنڈا جا رہے ہیں تاکہ اس لارڈ کارلس سے اصل حقیقت معلوم کی جا سکے"۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اس بار چیف نے کیسے مشن کی اجازت دے دی ورنہ چیف اس وقت سروس کو حرکت میں لاتا ہے جب پاکیشیا کے مفادات مشن سے وابستہ ہوں"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس کے پیچھے ایک ایسی اطلاع ہے جس کا علم ابھی تک کارمن حکومت کو بھی نہیں ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب چونک کر عمران کو دیکھنے لگے۔

"کیسی اطلاع عمران صاحب"۔۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہیرلڈ دراصل یہودی تھا۔ وہ پاپیلڈ میں پیدا ہوا اور اس کے والدین اس کے بچپن میں ہی فوت ہو گے

تو اس ایک عیسائی نے اسے اپنا بیٹا بنالیا اور پھر وہ آخر میں کارمن منتقل ہو گئے اس لئے سب اسے عیسائی سمجھتے لیکن دراصل وہ یہودی تھا۔ کارمن میں وہ جس فارمولے پر کام کر رہا تھا وہ بے حد قیمتی تھا۔ اس فارمولے کے تحت جوہری تابکاری کو زیرو کرنا مقصود تھا لیکن ڈاکٹر ہیرلڈ کو اغوا کرنے والے اس فارمولے کو ساتھ نہیں لے گئے بلکہ انہوں نے اسے وہیں چھوڑ دیا۔ جس کی انکوائری سے یہ بات سامنے آئی کہ یہ فارمولا نا قابل عمل تھا۔ اس سے تابکاری کے اثرات کم تو ہو سکتے تھے لیکن اسے زیرو نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن پھر سوچا گیا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو کیوں اغوا کیا گیا ہے تو یہ بات سامنے آئی کہ اصل میں ڈاکٹر ہیرلڈ ایک اور فارمولے پر کام کر رہے تھے جسے انہوں نے کارمن حکومت سے بھی خفیہ رکھا ہوا تھا۔ اس فارمولے کا کوڈ نام "ریورس سرکل" تھا۔ اس کے تحت ایک وسیع لیکن مخصوص رینج میں ایسی ریز پھیلا دی جاتی ہیں جس کا اثر اس رینج میں موجود درختوں پر ہو گا اور درخت دن کے وقت آکسیجن پیدا کرنے کی بجائے کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کرنا اور آکسیجن جذب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح ریورس سرکل چل پڑتا ہے جس کا علم کیسی کو بھی نہیں ہو سکتا اور پھر یہ سرکل وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تیز تیز ہوتا چلا جاتا ہے اور چند گھنٹوں میں اس وسیع لیکن مخصوص رینج میں آکسیجن غائب ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس پورے علاقے میں موجود انسان اور دوسرے چھوٹے بڑے جاندار ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاتے ہیں اور یہ سب کچھ قدرتی سمجھا جاتا ہے کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ریز کے اثرات فضا میں ختم ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھی سرکل دوبارہ ریورس ہو جاتا ہے اور ایک بار پھر درخت دن کے وقت آکسیجن پیدا کرنا اور کاربن ڈائی آکسائڈ جذب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس لیے کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ یہ لاکھوں کی تعداد میں جاندار آخر کیوں اور کیسے مر گئے۔ اس فارمولے پر ڈاکٹر ہیرلڈ کام کر رہا تھا اور جب وہ کامیابی کے قریب پہنچا تو اسے کارمن سے اغوا کر لیا گیا لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اغوا کا صرف ڈرامہ کھیلا گیا ہے تاکہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو

معصوم ثابت کیا جا سکے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پاکیشیا کیوں اس کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اس لئے کہ اگر یہ ریورس سرکل فارمولا یہودیوں کے ہاتھ لگ گیا تو سب سے پہلے پاکیشیا ہی ٹارگٹ بنے گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب اس معاملے پر عمران سے مکمل طور پر اتفاق رکھتے ہوں۔

"لیکن وہ سائنس دان تو کارمن نژاد ہے اور اسے واپس کارمن کے حوالے کرنا ہو گا اور وہاں وہ فارمولے پر کام کرتا رہے گا اور اس کے مکمل ہونے پر وہ اسے یہودیوں کو فروخت کر سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں لیکن چیف نے حکم دیا ہے کہ اس سائنس دان کو تلاش کر کے ہلاک کر دیا جائے اور انسانیت کی موت بننے والے اسکے فارمولے کو بھی ضائع کر دیا جائے۔ چنانچہ ہمارا مشن اس سائنسدان کو زندہ واپس لے جا کر کارمن پہنچانا نہیں ہے اور نہ ہی اس کے فارمولے کو درست حالت میں چھوڑنا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کارمن حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے ان کی درخواست پر کیا فیصلہ کیا ہے۔"۔۔۔۔۔ صالحہ نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ چیف نے کارمن اور خصوصاً کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر سے کھل کر بات کی ہے اور ریورس سرکل فارمولے کو خلاف انسانیت بتا کر یہ کہہ دیا ہے ایسا فارمولا کسی کو بھی قابل قبول نہیں ہے۔ جس میں وسیع ایریئے میں موجود لاکھوں کروڑوں انسان اور دیگر جاندار ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں اور حکومت کارمن اور چیف جونیئر نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی بات کی تائید کی ہے اور انہیں اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ ریورس سرکل فارمولے کو تو ہر صورت میں ختم ہونا چاہیئے لیکن اگر ان کا

سائنس دان زندہ واپس آسکے تو اسے زندہ واپس لایا جائے۔ اسے مجبور کر دیا جائے گا کہ وہ اس انسانیت کش فارمولے پر کام نہ کرے بلکہ انسانیت کی بھلائی پر مبنی کسی فارمولے پر کام کرے۔ چنانچہ چیف نے بھی یہی احکامات دیئے ہیں لیکن میرا اندازہ ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ اپنی مرضی سے گیا ہے اس لئے اب وہ اپنی مرضی سے واپس نہیں آسکتا اور اگر آ بھی جائے تو وہ فرار ہو جائے گا اس لئے میں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے کہ اس بارے میں وہ خود اپنا فیصلہ کرے گا۔ اگر اس کی نیت درست ہوئی اور حالات نے اجازت دی تو اسے زندہ واپس لے جایا جائے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک بوٹ کو جھٹکا لگا اور اس کی رفتار یکلخت کم ہونے لگی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران اٹھ کر دوڑتا ہوا کیپٹن کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا کیپٹن"۔۔۔۔۔ عمران نے پائلٹ کیبن میں داخل ہو کر کہا۔

"کوسٹ گارڈ کمانڈر نیلسن کی طرف سے ٹرانسمیٹر پیغام آیا ہے کہ کوسٹ گارڈ کی خصوصی ٹیم بوٹ کو چیک کرنے آرہی ہے اس کے ساتھ تعاون کیا جائے"۔۔۔۔۔ کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں کسی تشویش کی جھلک موجود تھی۔

"کوئی گڑ بڑ تو نہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں سر۔ یہ روٹین کی کال اور روٹین کی چیکنگ ہے"۔۔۔۔۔ کیپٹن ہاروڈ نے کہا۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ بوٹ پر جھنڈا دیکھ کر کوئی اسے چیک نہیں کرے گا۔ پھر۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا لیکن اسی لمحے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو کیپٹن ہاورڈ نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ "ہیلو۔۔۔۔۔ ہیلو کمانڈر نیلسن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔۔ ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"یس کیپٹن ہاورڈ۔ اوور۔۔۔۔۔" کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بوٹ کہاں جا رہی ہے اوور"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کالاش جزیرے پر تفریح کے لئے ایک ٹیم کو لے کر جا رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔۔ ہاورڈ نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔ وہ نقشے میں دیکھ چکا تھا کہ کالاش ترنڈا سے بالکل مخالف سمت میں اور کافی فاصلے پر موجود ہے۔

"کیا سیاح ہیں۔ کتنے ہیں اور ان میں کتنے مرد اور کتنی عورتیں ہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"چار مرد اور دو عورتیں۔ یہ سب یورپی سیاح ہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔ کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"امیر ہیں یا متوسط۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن ہاورڈ نے سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے مسکراتے ہوئے انگلی اونچی کر دی۔

"امیر لگتے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔ کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"اوکے چھ افراد۔ چھ لاکھ ڈالرز کب ملیں گے۔ اوور"۔۔۔۔۔ کمانڈر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ "اب یہ تو میں ان سے ہی پوچھ کر بتا سکوں گا سر۔ اوور"۔۔۔۔۔ کپٹین ہاورڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھو لیکن انہیں یہ بھی بتا دینا کہ کالاش جزیرے سے وہ سیدھا جیل بھی پہنچ سکتے ہیں۔ میں آدھے گھنٹے بعد دوبارہ کال کروں گا اوور اینڈ آل۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا تو کیپٹین ہاورڈ نے بٹن آف کر دیا۔

"آپ نے دیکھا کہ کس طرح یہاں رشوت لی اور دی جاتی ہے۔ بہر حال اگر آپ کہیں تو میں سودے بازی کر کے ایک لاکھ ڈالر کم کرا سکتا ہوں"۔۔۔۔۔ کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"تم نے کالاش کا نام کیوں لیا۔ ترنڈا کا نام کیوں نہیں لیا"۔۔۔۔۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی

بجائے اس سے پوچھا۔

"تڑن ڈا جانے کا اب گزشتہ ایک ماہ سے باقاعدہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ جس کے پاس وہ لائسنس ہو گا وہی تڑنڈا جاسکے گا ورنہ نہیں اور دوسری بات یہ کہ تڑن ڈا اتنی تعداد میں لانچیں فیریاں اور چھوٹے جہاز جاتے ہیں کہ وہاں کے لے خصوصی طور پر پاور بوٹ ہائر کرنا دوسروں کو مشکوک بنا سکتا ہے۔ اس لئے میں نے کالاش کہہ کر معاملات مشکوک نہیں ہونے دیئے۔"۔۔۔ کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"یہ رقم کہاں اور کیسے دی جائے گی اور اگر نہ دی جائے تو کیا ہو گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"آپ نے دھمکی سن لی تھی۔ یہ لوگ ممنوعہ اسلحہ یا ڈرگ آپ پر ڈال کر آپ کو طویل عرصے کے لئے جیلوں میں ڈال سکتے ہیں۔ جہاں تک دینے اور لینے کی بات ہے تو آپ رقم مجھے دے سکتے ہیں۔ واپسی گھاٹ پر مجھ سے وصول کرلیں گے۔ میں انہیں ٹرانسمیٹر پر کہہ دوں گا۔"۔۔۔ کپٹین ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اتنی بڑی رقم نقد تو نہیں دی جاسکتی۔ چیک دیا جاسکتا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"چیک ہی دے دیں لیکن گارینٹڈ چیک ہو تب۔"۔۔۔۔۔ کپٹین ہاورڈ نے کہا۔

"اور اگر چیک نہ دیں پھر۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر میں اس کی کال آنے پر اسے بتادوں گا کہ مسافر کوئی رقم دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اب یہ کماںڈر کا کام ہے کہ وہ رد عمل میں کیا کرتا ہے اور کیا نہیں۔"۔۔۔ کپٹین ہاوڑد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تم اس سے میری بات کراؤ۔"۔۔۔ عمران نے کہا تو کپٹین ہاورڈ نے اثبات میں سر ہلادیا لیکن اس کے چہرے پر قدرے ناراضگی کے تاثرات ابھر آئے تھے پھر آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کی آواز دوبارہ سنائی دینے لگی تو کپٹین ہاورڈ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔۔۔۔ ہیلو کوسٹ گارڈ کمانڈر، نیلسن کالنگ اوور۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کمانڈر کی آواز سنائی

دی۔

"یس۔ پاور بوٹ تھری ون ٹو ون سے کیپٹن ہاورڈ بول رہا ہوں۔ اوور۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"کیا رزلٹ رہا معاملے کا۔ اوور۔"۔۔۔۔۔ کمانڈر نیلسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"گروپ انچارج مسٹر مائیکل میرے کیبین میں موجود ہیں۔ وہ آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"کراؤ بات اوور۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مائیکل اسپیکنگ کمانڈر۔"۔۔۔۔۔۔ عمران نے یورپی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔ یس مسٹر مائیکل۔ آپ کو بوٹ کپٹین نے تفصیل بتادی ہو گی۔ آپ کا کیا فیصلہ ہے لیکن فیصلہ کرنے سے پہلے سوچ لیں کہ آپ کے ساتھ سمندر میں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اوور۔"۔۔۔۔۔ کمانڈر نیلسن نے باقاعدہ دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ کو یہ رقم ادا کردوں لیکن براہ راست آپ کو۔ کسی اور نہیں کیونکہ ہمارے لئے یہ بڑی رقم ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے رقم کے عوض یہ وعدہ بھی لیں کہ آپ مزید ہماری سیاست میں رخنہ اندازی نہیں کریں گے۔ اوور۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کپٹین ہاورڈ ہمارا خاص آدمی ہے۔ یہ رقم آپ اسے دے دیں۔ یہ ہم تک پہنچ جائے گی اور آپ کے معاملات میں آئندہ کوئی رخنہ اندازی بھی نہیں ہو گی۔ یہ میرا وعدہ رہا۔ اوور۔"۔۔۔۔۔ کمانڈر نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔

"سوری کماںڈر۔ میں آپ کے سوا کسی اور کو رقم دینے کو تیار نہیں ہوں چاہے ہمیں ابھی واپس جانا پڑے اوور۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کافی دور گہرے سمندر میں پہنچ چکے ہیں۔اوکے۔مجھے کوسٹ گارڈ لانچ میں آنے میں خاصا وقت لگ جائے گا۔ٹھیک ہے۔میں نیوی ہیلی کاپٹر میں آرہا ہوں۔اوور اینڈ آل"۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہیلی کاپٹر تمہاری بوٹ پر اتر سکتا ہے"۔۔۔عمران نے ہاورڈ کے ٹرانسمیٹر آف کرنے کے بعد اس سے مخاطب ہو کر کہا۔"نہیں سر۔یہ نیوی کا خصوصی ہیلی کاپٹر ہو گا جو پانی پر اتر سکتا ہے لیکن آپ نے مجھ پر اعتبار کیوں نہیں کیا"۔۔۔کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"مجھے تو اعتماد تھا لیکن میرے ساتھیوں کو نہیں ہو گا"۔۔۔۔عمران نے کہا تو کیپٹین ہاورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔"میں رقم لے لوں دوستوں سے"۔۔۔۔عمران نے کہا اور کیبین سے نکل کر عرشے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا تھا۔عمران صاحب۔آپ نے بہت دیر لگا دی"۔۔۔۔۔صفدر نے کہا تو عمران نے آہستہ سے ساری صورتحال بتا دی۔

"اتنی بڑی رقم۔۔آپ نے حامی کیوں بھر لی"۔۔۔۔صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں رقم دینے کی۔اس نے کیا ہمیں مجرم سمجھ رکھا ہے"۔۔۔۔تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے یہاں آنے کے لیے اس لئے مجبور نہیں کیا کہ اسے رقم دینی ہے اور اتنی بڑی رقم دینے کا مطلب ہے کہ ہم کوئی بڑی گیم کھیلنے جا رہے ہیں اور اس کی ڈیمانڈ مزید بڑھ جائے گی۔اس وقت وہ ہمارے لیے مصیبت بن جائے گا۔دوسری بات یہ ہے کہ بوٹ کیپٹن ہاورڈ اور کمانڈر نیلسن یہ دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ہمارے بارے میں کیپٹن ہاورڈ نے کمانڈر نیلسن کو یہ اطلاع دی ہو گی کہ ہم پر اسرار انداز میں

ٹرنڈا جا رہے ہیں تو کمانڈر نیلسن نے سوچا کہ ہمیں بلیک میل کر کے ہم سے بھاری رقوم کمائی جائے۔اب ہم نے کیا کرنا ہے یہ سن لو"۔۔۔۔۔عمران نے کہا تو سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔"ہم نے نیوی کے اصل ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے اور بوٹ چھوڑ دینی ہے۔کیپٹن ہاورڈ اور کمانڈر نیلسن دونوں کو ہلاک کر کے اس بوٹ میں چھوڑ دیں گے اور ہیلی کاپٹر بھی ہم ٹرنڈا کے اندر کسی بھی کھلی جگہ پر چھوڑ دینا ہے پھر گھاٹ پر ہونے والی ہر قسم کی چیکنگ سے بچ جائیں گے اور پھر لارڈ کارلس پر بھی ہاتھ ڈال سکیں گے"۔۔۔۔۔عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب نے اس کی اس نئی پلاننگ کی تعریف کی اور اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ انہیں بھی معلوم تھا کہ چاہے وہ سمندر کے راستے کسی بھی طرح ٹرنڈا پہنچیں چاہے جزیرے کے کسی بھی حصے میں داخل ہوں چیکنگ بہر حال کی جائے گی۔اس لئے نیوی ہیلی کاپٹر سے جزیرے میں داخل ہونے سے وہ ہر قسم کی چیکنگ سے بچ جائیں گے۔آندرے اپنے آفس میں بی تھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا۔اسی وقت لاسی اندر داخل ہوئی۔

"تم یہاں بیٹھے ہو جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ ٹرنڈا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں"۔۔۔۔۔لاسی نے تیزی سے کہا تو آندرے بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے یا تم نشے میں ہو۔کیا کہہ رہی ہو"۔۔۔۔۔آندرے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نشے میں نہیں ہوں۔آندرے، تم اپنے ایجنٹ ساحلوں اور گھاٹوں پر تعنیات کر کے خود یہاں مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہو لیکن وہ نیوی کے ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ گئے ہیں"۔۔۔۔۔لاسی نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نیوی کے ہیلی کاپٹر سے۔۔۔۔۔کیا۔کیا کہہ رہی ہو۔پلیز کھل کر بات کرو"۔۔۔۔۔آں مدرے نے لاسی

کے غصیلے جواب کے بدلے اپنا لہجہ نرم کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ایجنٹوں کو سرگھام ایریا میں ایک نیوی ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آیا۔ وہ اس کے قریب گئے تو وہ خالی تھا۔ اسے چیک کیا گیا۔ تو وہ واقعی خالی تھا لیکن اندر ایسے کاغذات موجود تھے جس سے پتا چلا ہے کہ یہ ہیلی کاپٹر کوسٹ گارڈ کے کمانڈر نیلسن کے زیر استعمال ہے۔ چنانچہ کوسٹ گارڈ کے ہیڈ کواٹر کو اطلاع دی گئی تو پتا چلا کہ کمانڈر نیلسن ایک پاور بوٹ کو چیک کرنے کے لئے سمندر میں گے تھے۔ اس کے بعد ان کا پتہ نہیں چلا جس پر گورنر نے انہیں مزید معلومات حاصل کرنے کا کہا تو پھر یہ اطلاع ملی کہ ایک پاور بوٹ کھلے اور بین القوامی سمندر میں آوارہ پھر رہی ہے۔ اس کو چیک کیا گیا تو پتا چلا کہ اس میں پوسٹ گارڈ کمانڈر نیلسن بھی بے ہوش پڑا ہوا ہے اور بوٹ کیپٹن بھی بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ ان دونوں کو سروں میں چوٹیں لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔"۔۔۔۔لاسی نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ ہیلی کاپٹر پر پاکیشیائی ایجنٹ ترنڈا آئے ہیں۔"۔۔۔۔آںدرے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس بوٹ کے کیپٹن نے بتایا ہے کہ چھ افراد جن میں چار مرد اور دو عورتیں تھیں خفیہ طور پر ساؤپو سے ٹرنڈا جا رہے تھے۔ پھر جب کوسٹ گارڈ کے کمانڈر نیلسن بوٹ کی چیکنگ کے لئے آئے تو ان لوگوں نے اچانک حملہ کر دیا اور انہیں بے ہوش کر کے وہ ہیلی کاپٹر لے اڑے اور ترنڈا میں جہاں یہ ہیلی کاپٹر موجود ہے وہاں سے بھی ایسی شہادتیں ملی ہیں کہ چھ افراد جن میں چار مرد اور دو عورتیں تھیں جو اس ہیلی کاپٹر سے اتر کر غائب ہو گئے ہیں۔ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ یہی کہ ہم وہ خفیہ کیمرے نصب کر کے ساحلوں اور گھاٹوں پر ان کی چیکنگ کا انتظار کرتے رہے اور وہ اس انداز میں خاموشی سے یہاں پہنچ بھی گئے۔"۔۔۔۔۔لاسی نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ طریقہ تو ہمارے ذہنوں میں بھی نہ تھا۔ بہر حال اب وہ آگئے ہیں تو اب وہ زندہ واپس نہ جا سکیں گے۔"۔۔۔۔۔آندرے نے کہا۔ اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ آندرے کالنگ اوور۔" آندرے نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ گریگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"گریگ۔ لاسی نے رپورٹ دی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایک نیوی ہیلی کاپٹر پر ترنڈا پہنچ چکے ہیں۔ کیا تمہیں اس کا علم ہو گیا ہے یا نہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔آندرے نے کہا۔

"یس سر۔" میں نے ہی میڈم لاسی کو ساری تفصیل بتائی ہے۔ ہم انہیں ترّاں ڈا میں تلاش کر رہے ہیں اور ہم جلد ہی انہیں شکار کر لیں گے اوور"۔۔۔ گریگ نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے یہاں لازماً کسی نہ کسی سے کوئی رہائش گاہ حاصل کی ہو گی۔ وہ یہاں ہوٹل میں رہنے کا رسک نہیں لے سکتے۔ اس لیے ایسے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور ٹریس کرو۔ اور سنو۔ وہ لوگ عام مجرم نہیں ہیں۔ انہوں نے لازماً میک اپ تبدیل کر لئے ہوں گے اس لئے تم صرف ان کے حلیے معلوم کر کے ٹراں ڈا میں چیکنگ نہ کراتے رہو۔ اوور"۔۔۔۔آںدرے نے کہا۔

"یس باس میرے آدمی ان خطوط پر کام کر رہے ہیں۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سنا سکوں گا۔ اوور"۔۔۔۔۔ گریگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔آندرے نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس میز کی دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آندرے نے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔آں مدرے نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف باس لارڈ کارلس سے بات کریں۔"۔۔۔۔دوسری طرف سے اس کے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔"یس چیف باس۔میں آندرے بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔آندرے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کی ٹرنڈا میں آمد کی اطلاع مل گئی ہے۔"دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس۔میرے آدمی انہیں ٹریس کر رہے ہیں۔جلد ہی یہ ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"۔۔۔۔آندرے نے جواب دیا۔

"تم نے تو انہیں روکنے کا انتہائی سخت انتظام کر رکھا تھا اور تمہارا دعٰوی تھا کہ وہ کسی صورت میں زندہ ٹرنڈا میں داخل نہ ہو سکیں گے۔پھر کیا ہوا۔"۔۔۔۔لارڈ کارلس کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"چیف باس۔انہوں نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ واقعی عجیب ہے اس کا ہمیں تصور تک نہ تھا۔آپ خود سوچیں یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ نیوی کے ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ جائیں۔اگر وہ یہ ہیلی کاپٹر ساؤپو بندرگاہ سے اڑ آتے تو نیوی کے گن شپ ہیلی کاپٹر اور ائیر فورس کے طیارے اس ہیلی کاپٹر کو کسی صورت بھی صحیح سلامت ترنڈا تک نہ پہنچنے دیتے لیکن انہوں نے بوٹ کو چیک کرنے والے ہیلی کاپٹر پر اس وقت قبضہ کر لیا جب وہ ٹرانڈا کے قریب تھے۔چنانچہ اس سے پہلے کہ کسی کو اس بارے میں معلوم ہوتا۔وہ ٹرنڈا پہنچ گئے لیکن آپ بے فکر رہیں۔ہم انہیں کسی صورت بھی زندہ یہاں سے واپس نہیں جانے دیں گے۔"۔۔۔۔آں مدرے نے بڑے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن ان کا ٹرنڈا آنا یہ ثابت کر رہا ہے کہ وہ یہاں صرف میرے لئے آ رہے ہیں۔انہیں یقینی اطلاع مل گئی ہو گئی کہ ڈاکٹر ہیرلڈ نے یہاں مجھ سے ملاقات کی ہے اور اس کے بعد اسے لیبارٹری لے جایا گیا ہے اس لئے ان کے خیال کے مطابق میں اس لیبارٹری کے متعلق جانتا ہوں گا۔جس میں ڈاکٹر ہیرلڈ موجود ہے۔"۔۔۔۔

۔۔لارڈ کارلس نے کہا تو آندرے بے اختیار اچھل پڑا۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی چیف تو آپ پریشان نہ ہوں۔آپ کا ہیڈ کوارٹر جنگل میں ہے اور وہاں کوئی بغیر گورنر کے پاس کے داخل نہیں ہو سکتا اور آپ نے گورنر کو کہہ کر اب مزید پاس جاری کرنے سے بھی انہیں روک دیا ہے اور چیک پوسٹ پر میری ساتھی جیٹ اپنے دو ساتھیوں سمت موجود ہے اور آپ تک پہنچنے کے لئے انہیں ہر صورت اس چیک پوسٹ سے گزرنا ہو گا اور چیک پوسٹ پر وہ لازماً چیک ہو جائیں گے۔"۔۔۔۔آں مدرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر میں مطمئن ہوں ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ خاموشی سے ولنگٹن یا ناراک چلا جاوں۔"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے چیف۔ہمارے ہوتے ہوئے کوئی آپ کو ٹیڑھی نظر سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔آپ ہر طرح سے مطمئن رہیں۔میں جلد ہی آپ کے سامنے ان لوگوں کی لاشیں پیش کر دوں گا۔"۔۔۔۔آں مدرے نے کہا۔

"میں اس لمحے کا شدت سے انتظار کروں گا۔گڈ بائی۔"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اندرے نے بھی ریسیور رکھ دیا۔

"لارڈ کارلس تو ضرورت سے زیادہ خوفزدہ ہو گئے ہیں۔"۔۔۔۔لاسی نے کہا جو لاوڈر کا بٹن پریس ہونے کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آوازیں بخوبی سن رہی تھی۔

"ویسے پاکیشیائی ایجنٹوں نے واقعی حیرت انگیز کام کیا ہے۔میں خود سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس انداز میں وہ ہر قسم کی چیکنگ سے بچ کر ٹرنڈا میں داخل ہو سکتے ہیں اور وہ ہو گئے۔"۔۔۔۔آں مدرے نے کہا۔

"لارڈ صاحب کا یہ خیال درست ہے کہ یہ لوگ صرف لارڈ صاحب سے اصل ٹارگٹ معلوم کرنے آئے ہیں

اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ وہ لوگ ادھر ادھر وقت ضائع کرنے کی بجائے پوری تیز رفتاری سے اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھتے ہیں۔ اس لئے یہ لازمی بات ہے وہ سیدھے سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچ کر لارڈ کارلس سے اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ تم جینٹ کو الرٹ کر دو۔ ہو سکتا ہے جینٹ کو اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ وہ لوگ ٹرنڈا میں پہنچ چکے ہیں۔" لاسی نے کہا۔

"ہاں تم درست کہہ رہی ہو۔"۔۔۔۔۔ آندرے نے کہا اور ریسیور اٹھا کر اس نے سیٹ کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"فاریسٹ سپیشل چیک ہوسٹ۔"۔۔۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"یہاں میڈم جینٹ ہوں گی اس سے بات کراو۔ میں آندرے بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ آں مدرے نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔۔۔۔۔ ہولڈ کریں۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو جینٹ بول رہی ہوں۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جینٹ کی آواز سنائی دی۔

"آں مدرے بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ آں مدرے نے کہا۔

"یس باس۔ حکم۔"۔۔۔۔۔ جینٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹرنڈا میں بغیر کسی چیکنگ کے داخل ہونے میں کامیاب ہو چکی ہے۔"۔۔۔۔۔ آں مدرے نے کہا۔

"اچھا۔۔۔۔۔ کیا واقعی۔ مگر کیسے باس۔۔۔۔۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔"۔۔۔۔۔ جینٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو آں مدرے نے اسے ساری تفصیل سے آگاہ کر دیا۔ "اوہ۔ حیرت ہے۔ اس بارے میں کسی نے تو سوچا ہی نہ تھا۔ لیکن ابھی تک وہ چیک کیوں نہیں ہو سکے۔"۔۔۔۔۔ جینٹ نے کہا۔

"وہ تو چیک ہو جائیں گے۔ یہ ہمارا کام ہے لیکن تم نے چیک پوسٹ پر الرٹ رہنا ہے۔ وہ لوگ کوشش کریں گے کہ چیف باس تک پہنچ سکیں اور اس کے لیے انہیں بہر حال فاریسٹ سپیشل چیک پوسٹ سے ہی گزرنا پڑے گا۔"۔۔۔۔۔ آں مدرے نے کہا۔

"باس۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی میں پہلے ہی الرٹ ہوں لیکن اب مزید الرٹ ہو جاؤں گی۔"۔۔۔۔۔ جنیٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔"۔۔۔۔۔ آں مدرے نے کہا اور ریسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔۔۔ آندرے نے مخصوص لہجے کہا۔

"کالوج کی کال ہے باس۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کالوج کی۔۔۔۔۔ اوہ۔ اچھا۔ کراؤ بات۔"۔۔۔۔۔ آندرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ کالوج بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ "یس۔ آندرے بول رہا ہوں۔ کوئی خاص بات۔"۔۔۔۔۔ آندرے نے کہا۔ "باس میں بلیک راک کلب کے قریب موجود ہوں۔ ایک مرد اور ایک عورت بلیک راک کلب میں گئے ہیں۔ مجھے ان پر شک پڑا تو میں بھی کلب کے اندر چلا گیا تو مجھے پتا چلا کہ ان دونوں کا تعلق ناراک کی مشہور تنظیم کپون سے ہے اور بلیک راک نے انہیں فوری طور پر اپنے آفس میں طلب کر لیا ہے اور یہ دونوں اس وقت بھی وہیں موجود ہیں۔"۔۔۔۔۔ کالوج نے کہا۔

"تمہیں کس بات پر شک ہوا ہے۔ تفصیل سے بات کرو۔"۔۔۔۔۔ آندرے نے کہا۔ "باس میں بھی کپون میں کافی عرصہ کام کرتا رہا ہوں۔ اس تنظیم میں کبھی کسی عورت کو شامل نہیں کیا گیا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ میرے قریب سے گزرتے وقت انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ کسی نامعلوم زبان میں بات کی ہے

جو میرے خیال کے مطابق یقیناً ایشیائی یا پاکیشیائی زبان ہی ہو سکتی ہے۔"۔۔۔۔ کالوج نے کہا۔

"تمہارے ساتھ اور کتنے افراد ہیں۔"۔۔۔۔ آن مدرے نے پوچھا۔

"دو اور ہیں۔ باس۔"۔۔۔۔ کالوج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ واقعی مشکوک ہیں۔ میرے وہاں پہنچنے تک ہو سکتا ہے کہ نکل جائیں۔ اس لئے تم اپنے ساتھیوں کو بلا کر انتہائی مہارت سے ان کی نگرانی کرو۔ باقی چار فرد یقیناً کہیں ہوں گے پھر جیسے ہی گروپ اکٹھا نظر آئے تو فوراً ہی ان پر فائر کھول دیا جائے اور ان چھ کے چھ افراد کو پہلے ہی حملے میں ہلاک ہونا چاہیئے۔"۔۔۔۔ آن مدرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔"۔۔۔۔ کالوج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہر طرح سے محتاط رہنا۔ یہ لوگ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہتے ہیں۔" آن مدرے نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کے حکم کی سو فیصد تعمیل ہو گی۔"۔۔۔۔ کالوج نے کہا۔

"فوری مجھے اطلاع دینا۔ فوری۔"۔۔۔۔ آن مدرے نے کہا۔

"یس باس۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو کالوج نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کالوج یہ کام کر لے گا۔"۔۔۔۔ لاسی نے پوچھا۔

"ہاں بڑی آسانی سے۔"۔۔۔۔ آن مدرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بلیک راک سے بات کرو وہ تمہارا دوست ہے۔"۔۔۔۔ لاسی نے کہا۔

"نہیں میں اسے پیشگی چونکانا نہیں چاہتا۔ اگر اس نے ان لوگوں کو اشارہ بھی کر دیا تو یہ لوگ آسانی سے ہاتھ نہیں آئیں گے۔"۔۔۔۔ آن مدرے نے جواب دیا تو لاسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ٹرنڈا کے معروف پارک میں، جسے الفا پارک کہا جاتا تھا، موجود تھا پورا پارک چونکہ سیاحوں سے بھرا

ہوا تھا۔ ان سیاحوں میں ایکریمیا یورپی باجانی اور دیگر ممالک کے سیاح بھی تھے۔ جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ اس لئے عمران اور اس کے ساتھی بڑے اطمیناں بھرے انداز میں پارک میں گھوم پھر رہے تھے۔ الفا پارک ٹرنڈا کا سب سے بڑا اور سب سے معروف پارک تھا۔ یہ اس قدر خوبصورت تھا کہ جو سیاح ایک بار یہاں آجاتا اس کا دل یہاں سے واپس جانے کے لئے نہ مانتا تھا۔ اس لئے یہاں ہر وقت سیاحوں کا بے پناہ رش رہتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی ساؤپو بندرگاہ کے کوسٹ گارڈ کمانڈر نیلسن کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر ٹرنڈا پہنچ گئے تھے اور عمران نے ہیلی کاپٹر کو ٹرنڈا کے شمالی علاقے میں ایک ایسی جگہ اترا تھا جہاں زیادہ آمد و رفت نہ تھی اور پھر وہ سب وہاں سے پیدل ہی آگے بڑھ گئے تھے۔ عمران چونکہ ٹرانڈا کا نقشہ بغور چیک کر چکا تھا۔ اس لیے اس علاقے اس باہر نکلتے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ٹرنڈا کے ایسے علاقے میں موجود ہیں جہاں الفا پارک موجود ہے جو سیاحوں کی سب سے پسندیدہ جگہ ہے۔ اس لیے عمران اپنے ساتھیوں سمیت پیدل چلتا ہوا یہاں پہنچ گیا تھا۔

"تم یہاں گھومو پھرو میں ایک فون کر لوں۔"۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

اس سے پہلے کہ اس کے ساتھی اس بارے میں اس سے کوئی بات کرتے عمران تیز تیز قدم اٹھاتا پارک کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں پبلک فون بوتھز کی ایک پوری قطار موجود تھی۔ چونکہ یہاں سیاحوں کا رش رہتا تھا اور سیاح جو پوری دنیا سے آتے تھے اور انہیں اپنے اپنے ملکوں میں موجود اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے رابطے میں رہنا ہوتا تھا۔ اس لیے یہاں سے بے انداز کالز پوری دنیا میں کیں جاتیں تھیں۔ عمران نے ایک قریبی شاپ س ایک فون کارڈ خریدا اور پھر وہ ایک خالی ہونے والے فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے کارڈ فون خانے کے مخصوص خانے میں ڈالے بغیر رسیور اٹھایا اور انکوائری کا نمبر پریس کر دیا انکوائری کے لیے فون سیٹ میں کارڈ ڈالنے کی ضرورت نہ تھی۔ اور نہ ہی انکوائری کو فون کرنے کا چارج لیا جاتا تھا۔

"یس انکوائری پلیز۔"۔۔۔۔۔۔رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹرنڈا سے نارک کا رابطہ نمبر دیں۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔ تو دوسری طرف کا نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ریسیور واپس کریڈل پر رکھا اور پھر جیب سے کارڈ نکال کر اس نے فون سیٹ کے مخصوص خانے میں کارڈ نکال کر اس نے فون سیٹ کے مخصوص خانے میں کارڈ ڈال کر اسے پریس کیا تو فون سیٹ پر سبز رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا تو عمران نے ریسیور اٹھایا اور انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر کے اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔"انکوائری پلیز۔"۔۔۔۔۔رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجہ ایکریمین تھا۔

"بلیک سٹار کلب کا نمبر دیں۔"۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ان کا ایک بار پھر پہلے رابطہ نمبر پریس کیا۔

"بلیک سٹار کلب۔"رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ٹرانڈا سے بول رہا ہوں۔ رچرڈ فریڈرس سے بات کرائیں۔ میرا نام پرنس ہے۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔۔"دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"یس۔ فریڈرس بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"کیا مطلب مجھے تو بتایا گیا ہے کہ ٹرنڈا سے کال ہے۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے انداز میں کہا گیا۔

"تو کیا پرنس ٹرنڈا نہیں جا سکتا۔ بولو کیوں۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"اوہ۔ بالکل جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے چلا گیا۔ اب بولو کیوں فون کیا ہے۔"۔۔۔۔۔اس بار دوسری طرف سے

ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یہاں ٹرنڈا میں ایک کلب جس کا نام بلیک راک ہے۔ اس کے مالک کا نام بھی بلیک راک ہے۔ یہ لوگ اسلحہ ڈرگ بزنس میں ملوث ہیں۔ تمہارے کلب کا نام بھی بلیک سٹار ہے۔ راک اور سٹار علیحدہ علیحدہ ہی سہی لیکن بلیک تو مشترک ہے۔"۔۔۔۔۔۔عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تمہیں اس سے کیا لینا ہے۔ بولو۔"۔۔۔۔۔اس بار فریڈرس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ بلیک راک صاحب یہودی تو نہیں۔"۔۔۔۔۔عمران نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ بالکل نہیں۔ وہ یہودی تو کیا سرے سے مذہب وغیرہ کو مانتا ہی نہیں۔"۔۔۔۔۔فریڈرس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہودیوں کی ایک خفیہ تنظیم ہے مور گو اس کا سکشن ہیڈ کوارٹر ٹرنڈا میں ہے جس کا سربراہ کوئی لارڈ کارلس ہے۔ اس لارڈ کارلس کے تحت سٹار سکشن ہے جس میں انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ رکھے گئے ہیں اور یہ اس وقت پرنس کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بلیک راک کا ٹرنڈا پر مکمل ہولڈ ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہاں لارڈ کارلس کے خلاف اس کی مدد حاصل کی جا سکے۔ مجھے تمہارا خیال آ گیا کہ تمہارا تعلق ایسے آدمیوں سے ہمیشہ بے حد قریبی رہتا ہے۔"۔۔۔۔۔عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی مدد آپ چاہتے ہیں اس سے۔"۔۔۔۔۔فریڈرس نے پوچھا۔

"رہائش گاہ اور کاریں بس۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"یہ تو بڑی معمولی بات ہے پرنس۔ وہ تو اس سے بھی زیادہ کرے گا۔ آپ کس نمبر سے بات کر رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔فریڈرس نے کہا۔

"میں پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"آپ آدھے گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں۔"۔۔۔۔۔ فریڈرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور فون سیٹ کے مخصوص خانے سے کارڈ نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور فون بوتھ سے باہر آ گیا تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا کو پارک کے ایک کونے میں بنچوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"کہاں فون کرنے گئے تھے اور کیا ہوا۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا تو عمران نے تفصیل سے ساری بات بتادی۔

"یہ کام تو یہاں کے کسی رئیل اسٹیٹ ڈیلر کی مدد سے بھی کیا جا سکتا تھا۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہ چھوٹا سا علاقہ ہے اور مورگو کا مکمل ہولڈ ہے۔ اس لیے ہمیں یہاں بہت سوچ سمجھ کر سب کچھ کرنا پڑے گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ کارلس کہاں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے۔ ہمیں وہیں پہنچ جانا چاہیئے۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"وہ جنگل میں رہتا ہے اور سوائے ایک خصوصی چیک پوسٹ کے اور کوئی راستہ وہاں جانے کا نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ سکشن ہیڈ کوارٹر کے تحت ایک اور گروپ ہے جس میں انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ شامل ہیں۔ ان کا انچارج ماسٹر آندرے ہے اور ماسٹر آندرے اس کے ساتھی پورے ٹرنڈا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کا کام ہمیں ہی ٹریس کرنا ہے اور یہ لوگ جسے مشکوک سمجھتے ہیں مار دیتے ہیں۔ اب تک کئی گروپ ہماری جگہ ان کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں اس لیے ہمیں بے حد محتاط رہنا ہو گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے گھڑی دیکھی اور اٹھ کر ایک بار پھر فون بوتھ کی طرف چل پڑا ایک خالی بوتھ میں داخل ہو کر اس نے اسے جیب سے کارڈ نکال کر اسے فون سیٹ کے مخصوص خانے میں ڈال کر اسے دبایا تو فون سیٹ پر سبز رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"بلیک سٹار کلب۔" رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رچرڈ فریڈرس سے بات کراؤ۔ میں ٹرنڈا سے پرنس بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پرنس۔ میں فریڈرس بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد فریڈرس کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا جواب دیا ہے بلیک راک نے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"پرنس میری بلیک راک سے فون پر بات ہو گئی ہے۔ میں نے اسے اپنی ذاتی گارنٹی دے دی ہے اور یہ بھی میں نے اسے بتا دیا ہے کہ آپ مورگو اور لارڈ کارلس کے خلاف کام کرنے آئے ہیں تاکہ اگر وہ انکار کرنا چاہے تو کر دے لیکن اس نے کہا کہ اس کا مورگو یا لارڈ کارلس سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن کوئی عملی امداد وہ اس لئے نہیں کر سکے گا کہ اس کے مطابق اس نے بھی اور مورگو نے بھی یہاں مستقل رہنا ہے۔"۔۔۔۔۔ فریڈرس جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے اسلحہ رہائش گاہ اور کاریں ہی کافی ہیں۔ باقی ہم خود ہی کر لیں گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"یہ سب آسانی سے ہو جائے گا۔ آپ بلیک راک کلب میں جا کر کاؤنٹر پر کمپون تنظیم کا نام لیں گے اور اپنا نام پرنس بتائیں گے تو آپ کو فوراً بلیک راک کے آفس پہنچا دیا جائے گا۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں نے اسے اپنی ذاتی گارنٹی دے دی ہے۔ اس لئے آپ بے فکر ہو کر اس سے بات کریں۔ وہ مکمل طور پر با اعتماد آدمی ہے۔"۔۔۔۔۔ فریڈرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمپون کون ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نا راک میں حساس اسلحہ کی ڈیل کرنے والی ایک معروف تنظیم ہے۔ میرا بھی اس سے تعلق ہے اور بلیک

راک کا بھی۔"۔۔۔۔۔ فریڈرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے تھینک یو۔ پھر بات ہو گی۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہااور ریسیور رکھ کر اس نے فون سیٹ سے کارڈ نکال کر جیب میں ڈالااور پھر فون بوتھ سے باہر آگیااور اس طرف چل پڑا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ یہ بات یاد رکھو۔ ہمارے ارد گرد بھی دشمنوں کے لوگ ہو سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر مائیکل۔"صفدر نے فوراہی جواب دیتے ہوئے کہا پھر عمران نے مختصر طور پر فریڈرس سے ہونے والی گفتگو کے بارے میں بتادیا۔

"عمران صاحب۔اوہ سوری مسٹر مائیکل۔ بلیک راک کے بارے میں جیب ڈرائیور سٹابر نے آپ کو بتایا تھا۔ پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس بلیک راک کا تعلق فریڈرس سے ہے۔"۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ بلیک سٹار نامی مرکزی تنظیم کے نیچے حساس اسلحے کی تمام تنظمیں اپنے نام کے ساتھ بلیک ضرور لگاتی ہیں اور سٹابر نے بتایا تھا کہ بلیک راک بھی احساس اسلحہ ڈیل کرتا ہے۔اس لیے میں نے کوشش کی کیونکہ کوشش کرتے رہنے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ کیا ہم سب کو وہاں جانا ہو گا۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں اور جولیا وہاں جائیں گے۔ تم لوگ یہیں رہو گے کیونکہ یہ محفوظ جگہ ہے۔ سیل فون تم سب کے پاس موجود ہیں۔ اس لئے آپس میں بات ہو سکتی ہے۔ جو جگہ ہمیں دی جائے گی اس کی تفصیل میں بتادوں گا پھر وہاں اکٹھے ہو کر آئندہ کی پلاننگ کر لیں گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ بلیک راک کلب کا مین گیٹ سے سڑک کے اوپر تھا جبکہ پارکنگ ہٹ کر سائیڈ گلی میں

واقع ایک چھوٹے سے ایریا میں بنائی گئی تھی۔ یہ پارکنگ کلب کی تھی۔ جبکہ سڑک کے دوسری طرف ایک خاصے بڑے علاقے میں وسیع و عریض پبلک پارکنگ تھی۔ جہاں باقاعدہ ٹوکن دے کر گاڑی کھڑی کی جاسکتی تھی اور ٹوکن کے لئے باقاعدہ رقم دینی پڑتی تھی۔اس پبلک پارکنگ کا بیرونی گیٹ کے تقریباً سامنے سیاہ رنگ کی ایک کار موجود تھی۔ جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک درمیانے قد کا لیکن قدرے بھاری جسم کا مالک آدمی بیٹھا تھا۔اس کی آنکھوں پر سرخ شیشوں والی گاگل تھی۔لباس اور انداز سے وہ کسی ایکشن فلم کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔ یہ کالوج تھا۔ آن مدرے سیکشن کا فعال ایجنٹ۔اس وقت اس کی نظریں سامنے بلیک راک کے مین گیٹ پر جمی ہوئی تھیں۔ کار کی سائیڈ سیٹ پر ایک اور آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ فریڈ تھا۔اس کا ساتھی جبکہ عقبی سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جس کا نام جیمیر تھا۔ فریڈ اور جیمیز دونوں آن مدرے سیکشن کے ایجنٹ تھے اور کالوج نے انہیں باقاعدہ ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اس جگہ بلایا تھا تاکہ وہ تینوں پاکیشیائی ایجنٹوں کی نگرانی کرتے ہوئے ان کے باقی ساتھیوں تک پہنچ سکیں اور پھر ان سب کا بیک وقت خاتمہ کر سکیں۔ان تینوں کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔ جبکہ اس کار میں چار پانچ مشین گنیں پارٹس کی صورت میں چھپائی گئیں تھیں۔ جنہیں بہت کم وقت میں جوڑ کر کام میں لایا جاتا تھا۔

"تمہیں ان پر شک کیسے ہوا۔"۔۔۔۔۔ فریڈ نے کالوج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ میرے قریب سے گزرے تو کسی نامانوس سی زبان میں بات کر رہے تھے۔"۔۔۔۔۔ کالوج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہا تو یہی جارہا ہے کہ یہ لوگ بے حد ذہین اور تیز فعال واقع ہوئے ہیں لیکن مجھے تو لگتا کہ انتہائی احمق لوگ ہیں کہ یورپی ہونے کے باوجود اس طرح کھلے عام ایشیائی زبان میں بول رہے تھے۔"۔۔۔۔۔ فریڈ نے کہا۔

"لوگ روانی میں صرف اپنی مادری زبان بولتے ہیں سوائے اس وقت کہ جب وہ ضرورت سے زیادہ محتاط

ہوں اور پھر انہیں یہ خیال نہ رہا ہو گا کہ ان کی یہ بات کوئی بھی مارک کر سکتا ہے۔"۔۔۔۔ کالوج نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیٹھے باتیں کر ہی رہے تھے کہ ڈرائیونگ سیٹ پر موجود کالوج بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ باہر نکل رہے ہیں۔ وہ دیکھو۔ وہ مرد جس نے سوٹ پہن رکھا ہے اور ساتھ ایک عورت ہے جس نے جینز کی پینٹ اور لیدر کی جیکٹ پہن رکھی ہے۔"۔۔۔۔ کالوج نے کہا تو فریڈ اور جیمیز دونوں نے غور سے انہیں دیکھنا شروع کر دیا۔

"تو یہ ہیں وہ لوگ۔ لیکن کیا یہ پیدل جائیں گے۔"۔۔۔۔ فریڈ نے کہا۔

"وہ ٹیکسی روک رہے ہیں۔"۔۔۔۔ کالوج نے کہا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ٹیکسی میں سوار ہو گئے تو کالوج نے کار اسٹارٹ کی اسے پارکنگ سے باہر نکالا جبکہ اس دوران ٹیکسی بائیں جانب کو آگے بڑھتی چلی گئی۔ کالوج کافی فاصلہ دے کر اس کا تعاقب کرتا رہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی سن شائن کالونی میں داخل ہو گئی تو کالوج نے کار کی رفتار کم کر دی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کالونی میں کاروں کی آمد ورفت خاصی کم ہوتی ہے اور وہ مارک بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن تھوڑا آگے جانے کے بعد اسے کار ایک پارکنگ میں موڑنا پڑی کیونکہ ٹیکسی ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے کھڑی تھی اور اس میں سوار مرد نیچے اتر کر گیٹ پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر رہا تھا۔ وہ پارکنگ میں کار روکے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ پارکنگ میں ان کی کار اکیلی تھی اور کوئی کار وہاں موجود نہ تھی۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی آدمی باہر آگیا اور وہ اس مرد سے چند لمحوں تک بات کرتا رہا۔ پھر وہ اس طرح جھکا جیسے ان کا احترام کر رہا ہو مرد نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا جبکہ اس کی ساتھی عورت ٹیکسی سے نیچے اتری اور پھر وہ دونوں کوٹھی کے گیٹ سے برآمد ہونے والے آدمی کے پیچھے کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے اور پھر پھاٹک بھی بند کر دیا گیا۔

"یہ تو دو ہیں۔ اب باقی چار کا کب تک انتظار کرنا ہو گا۔"۔۔۔۔ فریڈ نے کہا۔

"باس نے کہا ہے کہ جب تک یہ پورا گروپ پورا نہ ہو تب تک انہیں ہلاک نہ کیا جائے۔"۔۔۔۔ کالوج نے کہا۔

"ٹھیک کہا ہے۔ ان پر اگر پہلے حملہ ہو گیا تو باقی لوگ غائب ہو جائیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ ہم کب تک یہاں رکے رہیں گے۔"۔۔۔۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے جیمز نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔"۔۔۔۔ کالوج نے کہا ٹیکسی اس دوران واپس جا چکی تھی اور سڑک تقریباً خالی تھی۔ اکا دکا کاریں آ جا رہی تھیں کہ اچانک ایک اور ٹیکسی موڑ کھا کر ادھر آتی دکھائی دی۔

"میرا خیال ہے کہ ہمارا شکار آ رہا ہے۔"۔۔۔۔ کالوج نے اس ٹیکسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر واقعی جب وہ ٹیکسی اس کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے آ کر رکی تو ان تینوں کے ستے ہوئے چہرے بحال ہو گئے۔ ٹیکسی میں سے ایک آدمی نے اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور وہی آدمی جو پہلے باہر آیا تھا ایک بار پھر پھاٹک سے باہر آگیا۔ وہ کچھ دیر باتیں کرتا رہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ اس دوران ٹیکسی میں سے مزید دوسرے مرد اور ایک عورت اتری اور پھر وہ چاروں اس باہر آنے والے آدمی کے ساتھ کوٹھی کے اندر چلے گئے جبکہ ٹیکسی آگے بڑھ گئی تھی۔

"اب یہ تعداد پوری ہو گئی ہے۔ اب ان کا خاتمہ کرنا ہے اور ہمارے پاس صرف مشین گنیں ہیں میزائل گنیں نہیں ہیں ورنہ میں اس پوری کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتا۔"۔۔۔۔ کالوج نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں عقبی طرف سے اندر داخل ہونا چاہیئے اور پھر جو نظر آئے اسے اڑا دیا جائے۔ جس قدر تیز آپریشن ہو گا اس قدر کامیابی یقینی ہو گی۔"۔۔۔۔ جیمز نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں رسک نہیں لینا چاہیئے۔ یہ لوگ اندر ہیں کہیں بھاگے نہیں جا رہے اس لیے ہم میں

سے دو آدمی یہاں رہیں اور ان کی نگرانی کریں جبکہ ایک آدمی جا کر بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل ہیڈ کوارٹر سے لے آئے۔ اس طرح ان کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا"۔۔۔۔ فریڈ نے کہا۔

"یہ لمبا کام ہے۔ اس میں کافی وقت صرف ہو گا اور اگر یہ لوگ یا ان میں سے چند باہر چلے گئے تو ہمیں ایک بار پھر انتظار کرنا پڑے گا اور ہمارا زیادہ دیر یہاں رکنا ہمیں مشکوک کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم نے جو کچھ کرنا ہے فوری کرنا ہے"۔۔۔۔ کالوج نے کہا۔

"کالوج ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں جو کچھ کرنا ہے فوری کرنا ہے۔ تب ہی یہ لوگ ختم ہوں گے ورنہ اگر انہیں معمولی سا بھی شک پڑ گیا تو الٹی آنتیں گلے پڑ سکتی ہیں"۔۔۔۔۔ فریڈ نے کہا۔

"اوکے۔ آؤ چلو عقبی طرف چلتے ہیں"۔۔۔۔ جیمز نے کہا اور پھر ان تینوں نے کار میں سے مشین گن نکال کر انہیں جوڑا اور پھر اپنے کرتوں کے اندر انہیں اس طرح ایڈجسٹ کر لیا کہ وہ بظاہر دیکھنے میں نظر نہ آئیں اور پھر کار لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتے سڑک پار کر کے کوٹھی کی سائیڈ میں جانے والی سڑک پر آ گئے اور پھر آگے بڑھتے چلے گئے۔ سب سے آگے کالوج تھا۔ اس کے پیچھے کچھ فاصلے پر فریڈ اور سب سے آخر میں جیمز تھا۔ وہ اس انداز میں چل رہے تھے جیسے وہ وہیں کے رہنے والے ہوں اور چہل قدمی کے لیے باہر نکلے ہوں۔ کوٹھی کے عقب میں ایک اور گلی تھی جو کافی اندر تک چلی گئی تھی اور جس میں کوڑے کرکٹ کے کئی ڈرمز پڑے ہوئے تھے۔

"پہلے میں اندر جاؤں گا اور پھر عقبی دروازہ کھول دوں گا اور پھر تم دونوں اندر آ جانا"۔۔۔۔ کالوج نے ان دونوں کے اس گلی میں آنے کے بعد ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے کوڑے کرکٹ کے بڑے بڑے ڈرموں کی اوٹ میں ہو گئے تاکہ سڑک پر سے گزرنے والے انہیں چیک نہ کر سکیں۔ جبکہ کالوج پہلے سڑک کی طرف گیا اور اس نے سر باہر نکال کر دائیں بائیں دیکھا تاکہ اسے دیوار پار کرتے وقت چیک نہ

کر سکے اور جب اس نے دونوں طرف کسی کو نہ پایا تو وہ تیزی سے مڑا اور پھر جمپ لگا کر وہاں اوپر چڑھ کر پلک جھپکتے میں دیوار پر بیٹھا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے اندر چھلانگ لگا دی۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا اور کالوج دیوار کے ساتھ ہی دبک گیا لیکن جب کچھ دیر تک ہلکے سے دھماکے کا کوئی رد عمل نظر نہ آیا تو وہ آہستہ سے اٹھا اور اس نے سائیڈ میں موجود دروازے کو اندر سے کھول دیا۔ دروازہ کھلتے ہی فریڈ اور جیمز بھی اندر داخل ہو گئے تو کالوج نے دروازہ دوبارہ لاک کر دیا اور پھر وہ تینوں ہاتھوں میں مشین گن پکڑے بڑے محتاط انداز میں چلتے ہوئے سائیڈ راہداری سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر وہ تینوں فرنٹ کے قریب جا کر رک گئے کالوج نے بھی رک کر سر باہر نکالا لیکن فرنٹ بالکل خالی پڑا ہوا تھا اور وہیں سے کوئی آواز بھی نہیں آ رہی تھی۔ سامنے جو پھاٹک بھی اندر سے بند تھا کالوج نے اپنے پیچھے موجود فریڈ اور جیمز کو اپنے آگے کا اشارہ کیا اور خود بھی تیزی سے آگے بڑھ کر برآمدے کی سائیڈ دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں پھاٹک کے ساتھ بنے چوکیدار کے کمرے پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ ان چاروں مردوں دو عورتوں کے علاوہ بھی ایک اور آدمی یہاں موجود ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ مزید ملازمین بھی موجود ہوں۔ اس لئے وہ بے حد محتاط تھا لیکن جب پھاٹک کے قریب موجود کمرے سے کوئی آواز نہ آئی تو کالوج ہاتھوں میں مشین گن پکڑے محتاط انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے اور پھر جب سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے میں پہنچے تو بے اختیار ٹھٹھک کر تیزی سے دیوار سے جا لگے۔ انہیں اس راہداری کے ایک کمرے سے انسانی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ دروازہ بند ہونے کی وجہ سے آوازیں ہلکی تھیں لیکن مردوں اور عورتوں کی آوازیں بہر حال آسانی سے شناخت کی جا سکتی تھیں۔ کالوج اور اس کے ساتھیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر آنکھوں ہی آنکھوں میں ایکشن لینے کا فیصلہ کر کے کالوج آگے بڑھا۔ اس نے پہلے بند دروازے کو دبایا۔ دروازہ معمولی سا کھل گیا تو کالوج نے زور سے دروازے پر پیر مارا اور ایک دھماکے سے دروازہ کھلتے ہی کالوج

اچھل کر اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے گھوم گیا۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی۔ تمہارا چھٹا ساتھی کہاں ہے۔"۔۔۔۔۔ کالوج نے چیخ کر کہا۔

اس کے دونوں ساتھی بھی کمرے میں داخل ہو کر الرٹ پوزیشنیں لے چکے تھے۔ کمرے میں سات آٹھ کے قریب کرسیاں موجود تھیں۔ جن پر دو عورتیں اور تین مرد بیٹھے ہوئے تھے "تم کون ہو۔"۔۔۔۔ وہاں موجود ایک آدمی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"فائر"۔۔۔۔۔ کالوج نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اپنے ہاتھوں میں موجود مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں اور بے تحاشہ ہونے والی فائرنگ سے گونج اٹھا۔ ڈاکٹر ہیرلڈ کے چہرے پر خاصی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں کرسی پر اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے موجود میز پر ایک انٹرکام بھی موجود تھا۔

"میں یہاں مزید کام نہیں کر سکوں گا۔ میں کیا کروں۔"۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے پریشان سے لہجے میں خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے یکلخت ایک جھٹکے سے سامنے پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ رابطہ ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"ڈاکٹر ہیرلڈ بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر ولیم۔"۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ ڈاکٹر ولیم یہودیوں کی اس اہم ترین خفیہ لیباٹری کا انچارج بھی تھا اور ڈاکٹر ہیرلڈ کے خیال کے مطابق وہ بے حد ذہین و قابل سائنس دان تھا۔

"کوئی خاص بات ڈاکٹر ہیرلڈ۔ جو آپ نے مجھے فون کیا ہے۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم کے لہجے میں حیرت نمایاں

تھی۔

"ڈاکٹر ولیم مجھے یہاں کام کرنے کا اچھا اور خوشگوار ماحول مہیا نہیں کیا جا رہا۔ آپ سمیت باقی سائنسدان مجھ سے بات کرنے سے کتراتے ہیں۔ مجھے ایسا سمجھا جا رہا ہے جیسے میں کسی خوفناک متعدی بیماری میں مبتلا ہوں۔ ایسے حالات میں میں یہاں کام نہیں کر سکتا۔ آپ میری سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن سے بات کرائیں تو مہربانی ہو گی۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہیرلڈ۔ آپ کو اب اس وقت تک یہاں رہنا ہے جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ جہاں تک اس ماحول کا تعلق ہے تو آپ کی وجہ سے اس لیبارٹری کو بھی سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اب نہ کوئی باہر جا سکتا ہے نہ ہی یہاں سے کوئی اندر آ سکتا ہے۔ ایسی صورحال کا سامنا ہم میں سے کسی نے پہلے کبھی نہیں کیا۔ اس لئے ہم سب بے حد پریشان ہیں۔ بے شمار کام رکے ہوئے ہیں۔ بہت سے لوگ یہاں آنے سے روک دیئے گئے ہیں۔ اس لیے بھی مجبوری ہے۔ آپ بے شک یہاں کام نہ کریں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جہاں تک لارڈ ولسن سے باتکرآنے کی آپ کی درخواست ہے تو وہ میں کرا دیتا ہوں۔ ہماری تو اپنی بھی یہی خواہش ہے کہ وہ آپ کو یہاں سے کسی اور لیباٹری میں شفٹ کرا دیں تاکہ ہماری لیباٹری کا ماحول نارمل ہو سکے۔ آپ میرے آفس آ جائیں۔ میں ابھی آپ کی بات کرا دیتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تو ڈاکٹر ہیرلڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ریسیور رکھ دیا۔ اب بات ان کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ یہاں سائنس دان اور ان کے اسسٹنٹ عیش کرتے تھے۔ وہ شرابیں پیتے تھے۔ عورتیں یہاں آ کر رہتی تھیں اور یہ لوگ باہر جا کر بھی عیش کرتے تھے جو سب کچھ ڈاکٹر ہیرلڈ کے آنے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔ ایک سائنسدان نے اسے بتایا کہ یہ لیباٹری چالی کے مشہور شہر گاسٹا میں بنی ہوئی ہے گو اس نے نہ کبھی چالی دیکھا تھا اور نہ ہی گاسٹا۔ لیکن اب اندازہ ہوتا تھا کہ یہ خاصا ترقی یافتہ علاقہ ہو گا کیونکہ جس

سائنسدان نے اسے اس بارے میں بتایا تھا اس نے یہاں کے لوگوں اور یہاں کے رہن سہن کے بارے میں چند ایسے اشارے کئے تھے۔ جس میں یہ بات ظاہر ہوتی تھی کہ وہاں کے لوگوں کا رہن سہن ترقی یافتہ ہے لیکن ڈاکٹر ہیرلڈ ریسیور رکھنے کے بعد ایک بار پھر گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ اگر سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن سے خود بات کرے تو وہ اس کا کوئی حل نکال سکے گے لیکن سیکرٹری سائنس سے رابطہ سوائے ڈاکٹر ولیم کے مین فون کے کوئی اور کسی طرح نہیں ہو سکتا تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ڈاکٹر ولیم کے سامنے وہ ان کے خلاف سیکرٹری سائنس سے کھل کر بات نہیں کر سکے گا۔
اس لئے وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کیسے اس معاملے پر مزید کام کرے کہ کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔ یہ ڈاکٹر ہیرلڈ کا خدمت گار تھا۔اس کا کام ڈاکٹر ہیرلڈ کے آرام کا خیال رکھنا تھا۔اس نوجوان کا نام گارٹی تھا۔
"ڈاکٹر آپ ابھی تک سوئے نہیں۔ کمرے کی بتی جلتی دیکھ کر میں سمجھا کہ آپ بتی بند کرنا بھول گئے ہیں۔ اس لئے میں حاضر ہوا تھا۔"۔۔۔۔۔ گارٹی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"تم کب سے یہاں کام کر رہے ہو۔" ڈاکٹر ہیرلڈ نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔ "مجھے یہاں آٹھ سال ہو گئے ہیں جناب۔ میں ڈاکٹر ولیم کا خدمت گار تھا۔اب آپ کی تشریف آوری پر مجھے آپ کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے۔"۔۔۔۔۔ گارٹی نے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ڈاکٹر ولیم تو لیباٹری کے انچارج ہیں اس لئے ان کے خدمت گار کو تو یہاں بے حد اہمیت دی جاتی ہو گی۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا "یس سر۔ آپ کا کوئی مسلہ ہو تو آپ مجھے بتائیں سر۔ کوئی چیز باہر سے لانی ہے۔ کوئی بھی پرابلم ہو مجھے بتائیں۔ میں آپ کی ہر خدمت کروں گا۔"۔۔۔۔۔ گارٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن کو فون کرنا ہے لیکن شرط یہ ہے کو ڈاکٹر ولیم یا اور کسی کو اس کا علم نہ ہو۔

کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے۔"۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا تو گارٹی بے اختیار ہنس پڑا۔
"یہ تو کوئی مسلہ ہی نہیں ہے سر۔ڈاکٹر ولیم کے پاس ایک سپیشل فون کارڈلیس فون ہے جو سیٹلائٹ کے ذریعے پوری دنیا میں کام کرتا ہے وہ ان کی الماری میں پڑا رہتا ہے۔ میں لے آتا ہوں۔ آپ فون کر لیں تو میں خاموشی سے اسے واپس الماری میں رکھ دوں گا۔ کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔"۔۔۔۔۔ گارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ تمہاری مہربانی ہو گی گارٹی۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔
"اس میں مہربانی والی کوئی بات نہیں سر۔ آپ یہودی کاز کے لیے کارمن چھوڑ یہاں آئے ہیں اور آپ یہودی کاز کے لیئے کام کر رہے ہیں اور پوری دنیا کے یہودی آپ کے قدردان ہیں اس لئے جناب آپ کی خدمت تو ہمارا فرض ہے۔"۔۔۔۔۔ گارٹی نے کہا تو ڈاکٹر ہیرلڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"تمہیں کس نے یہ سب بتایا ہے۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ "ڈاکٹر ولیم نے جناب۔ وہ اپنے کسی ساتھی سائنسدان سے آپ کے بارے میں بات کر رہے تھے۔"۔۔۔۔۔ گارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"بہرحال یہ کام کب ہو سکتا ہیں۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔
"ابھی ہو سکتا ہے۔اس وقت ڈاکٹر ولیم سپیشل لیباٹری میں ہوں گے اور وہاں انہوں نے ابھی چار پانچ گھنٹوں تک کام کرنا ہے لیکن جناب جب سیکرٹری سائنس صاحب کو فون کریں گے تو وہ ڈاکٹر ولیم کو فون نہ کر دیں گے۔اس طرح میں سامنے آگیا تو مجھے تو نوکری سے بھی نکال دیا جائے گا۔"۔۔۔۔۔ گارٹی نے اس انداز میں کہا جیسے پہلی بار یہ کام کرنے جا رہا ہو۔
"میں نے کسی کے خلاف کوئی بات نہیں کرنی ہے۔ تم بے فکر رہو۔ کوئی تمہیں نوکری سے نہیں نکال سکتا۔ یہ

میرا وعدہ ہے۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ اگر ڈاکٹر ولیم صاحب موجود نہیں ہیں تو میں لے آتا ہوں سپیشل فون۔"۔۔۔۔۔گارٹی نے کہا اور واپس مڑ کر وہ دروازے سے باہر چلا گیا۔

"اگر سیکرٹری سائنس نے میری بات نہیں مانی تو پھر۔"۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے اس سوال کا جواب دینے والا وہاں کوئی نہیں تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور گارٹی اندر داخل ہوا۔اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا

کارڈلیس فون موجود تھا۔

"یہ لیجیئے جناب۔"۔۔۔۔۔گارٹی نے کارڈلیس فون ڈاکٹر ہیر لڈ کے سامنے میز پر رکھا اور پھر پلٹ کر اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔

"تم بھی باہر جاؤ گارٹی۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے اسے اندر سے دروازہ بند کرتے دیکھ کر کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ لیکن آپ کب فون فارغ کریں گے۔"۔۔۔۔۔گارٹی نے چونک کر کہا۔

"ایک گھنٹے بعد آکر لے جانا۔ فکر مت کرو تمہیں خصوصی انعام دیا جائے گا۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"تھینک یو سر۔"۔۔۔۔۔گارٹی نے جواب دیا اور دروازہ کھول کا باہر چلا گیا۔ اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے فون کا ریسیور اٹھایا اور اس کے ایک کونے میں لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا تو فون میں ٹون آگئی۔ڈاکٹر ہیر لڈ چونکہ کارمن میں ایسے سیٹلائٹ فونز استعمال کرتا رہتا تھا تو اس لئے اس اس کو ساری تکنیک کا پوری طرح علم تھا۔ٹون آنے پر اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

"ولنگٹن کا رابطہ نمبر دیں۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو ڈاکٹر ہیر لڈ نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ولنگٹن کا رابطہ نمبر پریس کیا اور ایک بار پھر انکوائری کا نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز۔"۔۔۔۔۔ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔"سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن کا خصوصی نمبر دیں۔ میں ڈاکٹر ہیر لڈ بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"ان کے سیکرٹری کے تھرو نمبر ہے جناب۔ براہ راست نمبر نہیں ہے۔ سیکرٹری کے ذریعے کال کر لیں۔"۔ ۔۔۔۔۔دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا تو ڈاکٹر ہیر لڈ نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے سے پہلے رابطہ نمبر اور پھر سیکرٹری سائنس کا نمبر پریس کر دیا۔"پی اے ٹو سیکرٹری سائنس۔"۔۔۔۔۔رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر ہیر لڈ بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کرائیں۔ بے حد اہم بات ہے۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"کہاں سے بول رہے ہیں آپ۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں سپیشل لیباٹری سے بول رہا ہوں جو چالی کے شہر گاسٹا میں ہے۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"چالی۔ اتنی دور سے۔ ہولڈ کریں۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔"ہیلو۔ لارڈ ولسن بول رہا ہوں۔"۔ ۔۔۔۔چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہیر لڈ بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب۔ ڈاکٹر ہیر لڈ آف کارمن۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔۔۔۔۔اوہ۔۔ آپ نے براہ راست فون کیا ہے۔ کیوں۔ ڈاکٹر ولیم کہاں ہیں۔ کیا ہوا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو لیباٹری یا آپ تک نہیں پہنچ گئے۔"۔۔۔۔۔سیکرٹری سائنس نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ جناب ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے ڈاکٹر ولیم کے اسپیشل فون سے ان کے علم میں لائے بغیر کال کر رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"اوہ کیا ہوا۔ کیوں آپ نے اسپیشل فون سے کال کی ہے اور وہ بھی ڈاکٹر ولیم کے علم میں لائے بغیر۔ کھل کر بات کریں۔"۔۔۔۔اس بار لارڈ ولسن نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ہیر لڈ نے اسے تفصیل سے اس لیباٹری کے ماحول اور سائنس دانوں اور ٹیکنیشینز کے ان سے سلوک پر تفصلی بات کر دی۔

"آپ کو ڈاکٹر ولیم سے بات کرنا چاہیئے تھی وہ کچھ نہ کچھ کرتے۔"۔۔۔۔لادڑ ولسن نے کہا۔

"میں نے ان سے بات کی ہے۔ وہ خود بھی پابندیوں کی وجہ سے مجھ سے ناراض رہتے ہیں۔ آپ مجھے کسی ایسی لیبارٹری یں بجھوادیں جہاں مجھ سے ایسا اسلوک نہ رکھا جائے ورنہ میں ذہنی سکون نہ ہونے کی وجہ سے کام ہی نہ کر سکوں گا۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"آپ کی پریشانی بجا ہے۔ میں آپ کا مطلب بھی سمجھ گیا ہوں اور لیبارٹری میں کام کرنے والے باقی افراد کا بھی۔ یہ لیباٹری ہماری خصوصی لیبارٹری ہے اور میرے علاوہ اور کسی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ کہاں ہے۔ اس لئے آپ کا یہاں یہیں رہنا ضروری ہے۔ میں یہ پابندیاں ابھی کھول دیتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب آپ کو وہاں بے حد اچھا اور خوشگوار ماحول ملے گا۔"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو میری پریشانی دور ہو جائے گی۔"ڈاکٹر ہیر لڈ نے مسرت بھرے لہجے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔"دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہیر لڈ نے واپس ریسیور کریڈل پر رکھا۔ ان کے چہرے پر اطمیںان کے اثار ابھر آئے تھے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انٹر کام کی گھں ٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ہیر لڈ نے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس ڈاکٹر ہیر لڈ بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے کہا۔

"ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں آپ سپیشل میٹنگ ہال میں آ جائیں۔ لیباٹری کے تمام لوگ وہاں آپ کے استقبال کے لئے جمع ہیں اور ہاں میرا اسپیشل فون بھی لیتے آئیں۔"۔۔۔۔دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم کی مسرت

بھری آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہیر لڈ نے ریسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پھر انتہائی حیرت کے اثار ابھر آئے۔

"یہ کیا ہو گیا۔ ڈاکٹر ولیم کو اپنے اسپیشل فون کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ اس کے باوجود ان کے لہجے میں غصہ نہیں ہے۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔

"اسی لمحے دروازہ کھلا اور گارٹی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سر کمال ہو گیا۔ آپ کے فون کرنے پر لارڈ ولسن نے لیباٹری پر لگائی گئی تمام پابندیاں ختم کر دی ہیں۔ ڈاکٹر ولیم کو انہوں نے بتا دیا ہے کہ آپ نے انہیں سپیشل فون سے کال کی ہے تو وہ سمجھ گئے کہ اس فون کے بارے میں ہی جانتا ہوں۔ اس لئے انہوں نے پہلے بلا کر مجھے ڈانٹا لیکن پھر انہوں نے مجھے شاباش دی کہ میری وجہ سے سب لوگ جو ان پابندیوں سے بے حد تنگ تھے۔ وہ اب آزاد ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر ولیم نے لیبارٹری کے تمام سائنسدانوں اور تیکنشیز کو سپیشل ہال میں کال کیا ہے تاکہ سب مل کر آپ کا شکریہ ادا کر سکیں۔ آیئے سر۔ آیئے۔ سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"۔۔۔۔گارٹی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ہیر لڈ کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے اور پھر جب تھوڑی دیر بعد وہ سپیشل میٹنگ ہال میں پہنچے تو وہاں واقعی سب افراد اکٹھے تھے۔ سب نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

"ڈاکٹر ولیم۔ کیا مجھ پر تو کوئی پابندی نہیں لگا دی"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیر لڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ آپ بھی آزادی سے گھم پھر سکتے ہیں۔ البتہ گارٹی مستقل طور پر آپ کے ساتھ رہے گا۔ یہ آپ کا گارڈ بھی ہے اور اچھا خدمت گزار بھی۔ یہ آپ کا ہر طرح سے خیال رکھے گا لیکن آپ لیباٹری سے باہر نہیں جا سکیں گے۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ولیم نے کہا تو ڈاکٹر ہیر لڈ نے مسرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ عمران اپنے ساتھوں سمیت بلیک راک کی دی ہوئی رہائش گاہ کے ایک بڑے کمرے میں بیٹھا آئندہ کے پروگرام کے

بارے میں بات چیت کر رہا تھا۔ وہ جولیا کے ساتھ بلیک راک سے مل چکا تھا اور بلیک راک سے اس نے یہ پوچھنے کی کوشش کی تھی کہ لارڈ کارلس کے ساتھ اس کا رابطہ ہے یا نہیں لیکن بلیک راک نے رابطے صاف انکار کر دیا تھا۔ مگر یہ بات بہر حال سامنے آ گئی تھی کہ آندرے کے ایجنٹ فاریسٹ چیک پوسٹ پر موجود ہیں۔ اب تمام ساتھیوں میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ انہیں پہلے آندرے اور اس کے سیٹ اپ کا خاتمہ کرنا چاہیئے یا براہ راست لارڈ کارلس تک پہنچا جائے۔

"آن مدرے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے میں خاصا وقت ضائع ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ لارڈ کارلس خاموشی سے یہاں سے غائب ہو جائے اور پھر اسے تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا اس لئے یہی بہتر ہے کہ ہم براہ راست لارڈ کارلس پر ہاتھ ڈال دیں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن وہاں ایکریمی چیک پوسٹ پر جہاں سے گزرے بغیر ہم لارڈ کارلس تک پہنچ نہں سکتے۔ وہاں بھی یقیناً آن مدرے کے سکشن کے ایجنٹ موجود ہوں گے۔ اس لیے پہلے آندرے کو قابو کیا جائے۔ اس سے ان ایجنٹوں کے بارے میں معلومات کر کے پھر آگے بڑھا جائے۔"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں آ رہا ہوں۔"۔۔۔۔ اچانک تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو سب چونک کر بے اختیار اسے دیکھنے لگے۔

"کیا ہوا۔" عمران نے کہا۔

"کچھ نہیں میں آ رہا ہوں۔"۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا اور اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

"میرے خیال میں تنویر کو کوئی آہٹ سنائی دی ہے۔"۔۔۔۔ تنویر کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔

"آہٹ۔۔۔۔ کیسی آہٹ۔ ملازم تو مار کیٹ گیا ہوا ہے۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تنویر چونکہ خاموش بیٹھا رہتا ہے اس لئے اس کے کان بھی ہم سے زیادہ احساس ہو گئے ہیں۔"۔۔۔۔ ۔ صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور ایک بار پھر ان کے درمیان بحث شروع ہو گئی۔

"تم کیوں خاموش ہو عمران۔ تم نے کیا پلاننگ کی ہے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں اس لئے خاموش ہوں کہ آندرے کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں نے کوشش کی تھی بلیک راک سے ہمیں اس بارے میں معلومات مل جائیں لیکن اس نے بتایا کہ اسے واقعی معلوم نہیں ہے اور مجھے یقین تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ہمیں واقی آندرے کو چھوڑ کر لارڈ کارلس کی طرف براہ راست توجہ دینی چاہیئے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہم اپنے عقب میں جیتا جاگتا اور انتہائی تربیت یافتہ خطرہ نہیں چھوڑ سکتے۔"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس اسے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے مشین گنوں سے مسلح تین آدمی انتہائی پھرتی سے نہ صرف اندر داخل ہوئے بلکہ انہوں نے بڑے تربیت یافتہ انداز میں گھوم کر مشین گنوں کا رخ ان کی طرف کر دیا۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی۔ تمہارا اچھا ساتھی کہاں ہے۔"۔۔۔۔ سب سے پہلے کمرے میں داخل ہونے والے نے چیخ کر کہا۔

"تم کون ہو۔"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھی اس طرح اچانک ان کی آمد پر حیرت سے بت بنے بیٹھے تھے۔ وہ ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل بھی نہ سکے تھے۔

"فائر۔"۔۔۔۔ اچانک اس آدمی نے جوان سے بات کر رہا تھا چیخ کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتے ان کے قریب موجود صفدر، جولیا اور صالحہ تینوں ان پر جھپٹ پڑے صفدر اور جولیا نے ان کی مشین گنوں پر

ضربیں لگائیں تو ایک مشین گن کا رخ نیچے اور ایک کا اوپر چھت کی طرف ہو گیا لیکن تیسرا آدمی جس پر صالحہ جھپٹی تھی اس نے تیزی سے مشین گن ایک طرف کی اور پھر ایک یکلخت خوفناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ ان چیخوں میں ں مایاں چیخ صالحہ کے حلق سے نکلنے والی چیخ بھی شامل تھی جبکہ باقی چیخیں ان تینوں افراد کی تھیں جن میں سے ایک کی گن سے گولیاں چھت سے دوسرے کی گن کی گولیاں فرش سے اور تیسرے کی گن کی گولیاں سائیڈ دیوار سے ٹکرائی تھیں البتہ صالحہ کے دائیں بازو میں گولیاں لگیں تھیں اور ان تینوں کے ساتھ ہی صالحہ بھی چیختی ہوئی نیچے گری تھی۔ عمران کی نظریں ایک لمحے کے لئے سائیڈ دیوار پر موجود روشندان پر پڑیں جہاں ایک لمحے کے لئے اسے تنویر کی جھلک دکھائی دی تھی۔ دوسرے لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل اور عمران ان تینوں

افراد پر جھپٹ پڑے جن کی گردنوں پر گولیاں لگ تھیں اور وہ تیزی سے اٹھ کر دوبارہ اپنی گر جانے والی مشین گن پر جھپٹنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن عمران صفدر اور کیپٹن شکیل نے چند لمحوں میں ہی انہیں بے ہوش کر دیا البتہ ان میں سے ایک آدمی جس کی گردن کے عین درمیان گولیاں لگیں تھیں۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا باقی دوسرے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان دونوں کی گردنوں میں گولیاں لگیں تھیں لیکن ان کی شہ رگ کٹنے سے بچ گئی تھیں جبکہ جولیا، صالحہ کو سنبھالنے میں مصروف تھی جس کے کاندھے کی عقبی طرف گولی لگی تھی۔ یہ گولیاں جو ان تینوں کو لگیں تھیں اور اب جن کا نشانہ بنی تھی اوپر روشن دان سے تنویر نے چلائیں تھیں۔ پھر چند لمحوں بعد تنویر ڈورتا ہوا کمرے میں داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک کافی بڑا جدید انداز کا میڈیکل باکس موجود تھا اور تھوڑی دیر بعد نہ صرف صالحہ بلکہ زندگی بچ جانے والے دونوں حملہ آوروں کو بھی میڈیکل ایڈ دے دی گئی تا کہ وہ بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک نہ ہو جائیں۔

"تم نے انتہائی حیرت انگیز کام کیا ہے تنویر۔ ایسی حالت میں نہ صرف نشانہ لگنا بلکہ ایسا بہترین نشانہ شو کرنا

انتہائی حیرت انگیز ہے۔ ویل ڈن۔"۔۔۔۔۔۔ عمران نے تنویر سے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا سب بے اختیار چونک گئے کیونکہ شاید انہوں نے اب تک یہ خیال ہی نہ کیا تھا کہ حملہ آوروں اور صالحہ کو زخمی کرنے والی گولیاں کس نے چلائیں تھیں۔

"صالحہ اتفاق سے عین اس وقت گھوم گئی تھی جب میں اس آدمی پر گولی چلا چکا تھا اس لئے وہ زد میں آ گئی۔"۔ ۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ عمران صاحب۔ یہ کس ٹاپک پر بات چیت ہو رہی ہے۔ تنویر نے کیا کیا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں ابھی تک احساس نہیں ہوا کہ ہم سب کی زندگیاں تنویر کی حیرت انگیز کارکردگی کی بناء پر محفوظ رہی ہیں ورنہ شاید اب تک ہم سب ختم ہو چکے ہوتے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ایک تو وہ روشندان میں تنویر کی موجودگی کو محسوس نہ کر سکے تھے اور دوسرا انہیں ابھی تک یہ احساس نہ ہو سکا تھا کہ حملہ آوروں پر گولیاں کس نے چلائیں ہیں۔

"میں نے ہلکے سے دھماکے کی آواز سنی تھی مجھے احساس ہوا تھا کہ کوئی اوپر کی منزل میں موجود ہے لیکن یہ ایسا احساس تھا کہ میں اسے اوپن نہیں کر سکتا تھا ورنہ غلط ہونے کی صورت میں میرا مذاق اڑایا جاتا۔ چنانچہ میں خود چیکنگ کے لیے باہر چلا گیا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ دوسری منزل خالی پڑی ہوئی تھی میں واپس آ رہا تھا کہ اس راہداری سے گزرا جہاں اس کمرے کا روشندان تھا۔ یہ روشندان کھلا ہوا تھا۔ اسی وقت میرے کانوں میں کسی کی چیختی ہوئی آواز پڑی جو کسی کو خبردار کر رہا تھا۔ میں نے روشن دان سے جھانکا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مشین گنوں سے مسلح تین افراد موجود تھے۔ میں نے ان پر فائر کھولنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ وہ مسلح تھے اور اپنے انداز سے تربیت یافتہ بھی دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے مشین پسٹل سیدھا کیا تو اسی وقت

اس آدمی نے فائر کا لفظ کہہ دیا اور اس کے ساتھ ہی تم سب اٹھ کر ان پر جھپٹ پڑے اب حملہ آور تمہارے پیچھے چھپ گئے۔ اب میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ میں ان کی کھوپڑیاں اڑا دیتا یا گردنوں پر فائر کرتا لیکن تیز حرکت کی وجہ سے ان کے سر تیزی سے اوپر نیچے اور دائیں بائیں ہو رہے تھے جبکہ گردن ایک ہی جگہ پر موجود تھی۔ اس لئے میں نے ان تینوں کی گردنوں پر فائر کر دیا۔ صالحہ نے عین اسی وقت جب میں نے اس کے مقابل آدمی پر فائر کھولا اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن اوپر اٹھانے کے لئے ہاتھ مارا اور جمپ لیا تھا جس کے نتیجے میں پھر پہلی گولی تو اس آدمی کی گردن میں لگی لیکن دوسری گولی جمپ لینے کی وجہ سے صالحہ کے کاندھے کے عقب میں لگ گئی۔ یہ سب کچھ عین اس وقت ہوا جب ان حملہ آووں کی مشین گنوں سے بھی گولیاں ابلی تھیں۔ میں نیچے آنے کے لئے بھاگا کیونکہ میں نے ان تینوں کو نیچے گرتے دیکھ لیا تھا اور صالحہ کو زخمی ہوتا بھی دیکھ چکا تھا اس لئے سیڑھیوں کے کمرے کے کھلے دروازے سے ریک میں موجود میڈیکل باکس کو دیکھ کر میں نے نیچے آکر پہلے وہ میڈیکل باکس اٹھا لیا تھا۔"۔۔۔۔ تنویر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔اوہ۔۔ تو یہ ہوا ہے۔ ہم تو سمجھ ہی نہ سکے تھے۔ ویری گڈ تنویر تم واقعی بہترین نشانے باز ہو ویری گڈ۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر جب صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی اس کی تعریف کی تو اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"میں نے سب سے پہلے تمہاری تعریف کی ہے۔ اس لئے اب مزید تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار تنویر ناراض ہونے کی بجائے بے اختیار ہنس پڑا۔

"ان دونوں باہر افراد کو اٹھا کر کرسیوں پر ڈالو اور پھر رسیاں تلاش کر کے لے اس وقت تاکہ رسیوں سے انہیں باندھ کر ان سے معلوم کیا جائے کہ یہ ہم تک کیسے پہنچے ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تنویر۔ تم کیپٹن شکیل کے ساتھ باہر چیکنگ کرو۔ ہو سکتا ہے ان کا اور گروہ بھی ہو۔ میں رسی لا کر ان کو باندھتا ہوں۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو تنویر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے چلے گئے۔ ان کے پیچھے صفدر بھی کمرے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ اسے پہلے ہی جولیا نے اٹھ کر بازوؤں والی کرسی پر اس طرح بٹھا دیا تھا کہ اس کے زخم پر دباؤ نہ پڑے۔ ویسے زخم کی بینڈیج پہلے ہو چکی تھی اور طاقت کے دوا انجکشن بھی صالحہ کو لگائے جا چکے تھے۔ چنانچہ اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر رسیوں کے دو بنڈل اٹھا لایا۔

"وہ ملازم واپس آنے والا ہو گا۔ اس کا کیا کرنا ہے۔ فی الحال اسے باہر ہی رکھنا۔ بعد میں دیکھا جائے گا۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا آن ڈرے اور لاسی دونوں آفس میں تھے۔ لاسی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی البتہ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے جبکہ آن ڈرے کرسی سے اٹھ کر آفس میں بڑی بے چینی کے عالم ٹہل رہا تھا کیونکہ کالوج اور اس کے گروپ کے دوسرے ساتھی فریڈ اور جیمز غائب تھے۔ کالوج نے ٹرانسمیٹر پر کال کی ہی نہ تھی جبکہ آن ڈرے نے اسے کال کیا تو اس نے کال اٹنڈ ہی نہ کی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے ایک اور ایجنٹ اسمتھ کو بلیک راک کلب بھیج کر کالوج اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور پر اطلاع دینے کے لئے کہا اور اس وقت وہ اسمتھ کی کال کا انتہائی بے چینی سے انتظار کر رہ تھا۔

"آخر کالوج اور اس کے ساتھی کہاں گئے ہوں گے۔ تمہارا کیا خیال ہے۔"۔۔۔۔ کرسی پر بیٹھی ہوئی لاسی نے کہا۔ "یہ بات تو سمجھ نہیں آ رہی۔ میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا جوڑا بلیک راک سے ملاقات کر کے واپس جا چکا ہے۔ اس کے باوجود نہ ہی کالوج نے خود کال کی ہے اور نہ ہی وہ جواب دے رہا ہے۔"۔۔۔۔۔ آن ڈرے نے کہا اور پر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی

کی آواز سنائی دینے لگی تو آن مدرے اس طرح ٹرانسمیٹر پر جھپٹا جیسے بھوکی چیل گوشت پر جھپٹتی ہے۔اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔۔۔۔ہیلو۔ سمتھ کالنگ۔اوور"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے اسمتھ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے کالوج کے بارے میں۔اوور"۔۔۔۔۔آن مدرے نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ان کی کار ہم نے تلاش کر لی ہے باس کار سَن شائن کالونی کی ایک پبلک پارکنگ میں کھڑی ہے لیکن ان تینوں کا کوئی پتہ نہیں چل رہا۔اوور"۔۔۔۔۔اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کار سَن شائن کالونی میں کھڑی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا تعاقب کرتے ہوئے سَن شائن کالونی میں گئے تھے"۔۔۔۔۔آن مدرے نے کہا۔

"یس باس۔لیکن اس سے آگے ان کے بارے میں پتا نہیں چل رہا۔اوور"۔۔۔۔۔اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا تمہارے پاس میٹرکس کراس ریز آپریٹر نہیں ہے اوور"۔۔۔۔۔آن مدرے نے پوچھا۔

"نہیں جناب وہ تو کسی خاص مشن کے لئے ویپن سٹاک ہاؤس سے جاری کیا جاتا ہے اوور"۔۔۔۔۔اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنے کسی آدمی کو فوراہی سٹاک ہاؤس بھیجو۔ میں وہاں کے انچارج گراہم کو فون کر دیتا ہوں۔کسے بھیج رہے ہو تا کہ میں اس کا نام گراہم کو بتا دوں اوور"۔۔۔۔۔آن مدرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیوڈ کو بھیج رہا ہوں۔ باس اوور"۔۔۔۔۔اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جلدی بھیجو۔جب ڈیوڈ واپس تمہارے پاس پہنچ جائے تو اس میٹرکس کراس ریز آپریٹر کی مدد سے پارکنگ کے ارد گرد کی کوٹھیوں کو چیک کرو اس سے تمہیں میک آپ کے باوجود ان کے اصل چہرے

نظر آجائیں گے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر جہاں کالوج اور اس کے ساتھی موجود ہوں وہاں کے بارے میں مجھے فوری اطلاع کرو میں خود تمہارے پاس آکر فل ریڈ کروں گا"۔۔۔۔۔آن مدرے نے کہا۔

"یس باس اوور"۔دوسری طرف سے کہا گیا تو آن مدرے نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز پر رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نچلے حصے میں موجود سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس گراہم بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔"آن مدرے بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔آن مدرے نے کہا۔

"اوہ۔یس باس۔حکم سر"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اسمتھ گروپ کا ڈیوڈ تمہارے پاس آرہا ہے۔اسے فوری طور پر میٹرکس کراس ریز آپریٹر جاری کر دینا۔فوری طور پر"۔۔۔۔۔آن مدرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس حکم کی تعمیل ہو گی"۔۔۔۔۔گراہم نے جواب دیا۔

"اوکے"۔۔۔آن مدرے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سَن شائن تو کافی بڑی کالونی ہے۔نہ جانے یہ لوگ کہاں ہوں گے۔ایک ایک کوٹھی چیک کرنا تو بڑا مسئلہ بن جائے گا"۔۔۔۔۔آن مدرے نے رسیور رکھ کر قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

"جو طریقہ تم نے سوچا ہے اس کا نتیجہ تو یہی نکلے گا۔لازماً سَن شائن کالونی میں کوئی کوٹھی انہیں بلیک راک نے دی ہو گی۔تم اس سے معلوم کر سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔لاسی نے کہا۔

"وہ انتہائی ضدی آدمی ہے اور اگر ہم نے زبردستی کی تو وہ لامحالا پاکیشیائی ایجنٹوں کو فون کر کے اطلاع کر دے گا"۔۔۔۔۔آن مدرے نے کہا۔

"تم اس بلیک راک سے ڈرتے ہو۔ چلو میرے ساتھ۔ میں اس سے چند لمحے میں سب کچھ اگلوالوں گی یا پھر اس کی گرل فرینڈ وہاں سے یہاں اٹھوالو اور سب کچھ معلوم کر لو۔"۔۔۔۔۔ لاسی نے کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم ہے کہ اس کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں۔ ایک ہی صورت ہے کہ اس سے معلومات لے کر اسے ہلاک کر دیا جائے لیکن اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ یہ سب کچھ ہم نے کیا ہے۔ اب اگر ہم اس کے کلب جائیں یا اسے یہاں اٹھوالیں تو بہر حال اس کے آدمیوں کو معلوم ہو جائے گا۔"۔۔۔۔۔ آن مدرے نے کہا۔

"تو فون پر بات کرو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بتا دے۔ اسے بہر حال پاکیشیائی ایجنٹوں سے زیادہ تمہیں اہمیت دینی چاہیئے۔"۔۔۔۔۔ لاسی نے کہا۔

"یہ کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے۔"۔۔۔۔۔ آن مدرے نے کہا اور ریسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس۔"۔۔۔۔۔ اس کے فون سیکرٹری کی مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلیک راک کلب کے مالک بلیک راک سے میری بات کراؤ۔ اسے میرا نام بتا دینا ورنہ وہ بات نہیں کرے گا۔"۔۔۔۔۔ آن مدرے نے کہا۔

'یس باس۔" دوسری طرف میں کہا گیا تو آن مدرے نے ریسیور رکھ دیا۔ تم اپنا لہجہ سخت رکھو اور نہ یہ مجرم لوگ آسانی سے بات نہیں مانا کرتے۔"۔۔۔۔۔ لاسی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔"۔۔۔۔۔ آن مدرے نے قدرے خشک لہجے میں کہا تو لاسی نے اس کی انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ سمجھ گئی ہو کہ وہ ذہنی طور پر بے حد الجھا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آن مدرے نے ریسیور اٹھا لیا۔

"لاوڈر کا بٹن بھی پریس کر دو۔"۔۔۔۔۔ لاسی نے کہا تو آن مدرے نے لاوڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔"۔۔۔۔۔ آن مدرے نے کہا۔

"بلیک راک سے بات کریں باس۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو آن مدرے بول رہا ہوں۔ ماسٹر آن مدرے۔"۔۔۔۔۔ آن مدرے نے کہا۔

"بلیک راک بول رہا ہوں۔ آج کیسے میری یاد آ گئی ہے تمہیں۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جب سے تم نے مورگو کے دشمنوں کی مدد کرنا شروع کر دی ہے جبکہ تم بہت اچھی طرح جانتے ہو کہ مورگو کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں۔"۔۔۔۔۔ آن مدرے نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"تم کیا کہہ رہے ہو مجھے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں ایسے لہجے کا عادی نہیں ہوں۔ اس کے باوجود تم مجھے دھمکی دے رہے ہو اور وہ بھی اس کی لہجے میں جسے کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک راک نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بے پناہ غصہ آ رہا ہو۔ لیکن وہ جبراً اسے برداشت کر رہا ہو۔

"زیادہ اونچا اڑنے کی ضرورت نہیں ہے بلیک راک۔ تم میرے ذاتی دوست نہ ہوتے تو اب تک تمہارا کلب بھی میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہوتا اور تمہیں بھی زمین کی نچلی تہہ میں دفن کر دیا گیا ہوتا۔ تمہیں معلوم ہے کہ مورگو کس قدر باوسائل ہے۔ اس کے باوجود تم نے یہ حماقت کی کہ مورگو کے دشمنوں کی مورگو کا خلاف امداد کی۔"۔۔۔۔۔ آن مدرے نے اس کے لہجے سے بھی زیادہ سخت اور تیز لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھی لاسی نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے آن مدرے کا یہ انداز پسند آ رہا ہو۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ میں نے کیا کیا ہے۔"۔۔۔۔۔ اس بار بلیک راک کا لہجہ نرم تھا اور اس کی کا لہجہ نرم پڑتے

ہی آں مدرے کے چہرے یکلخت چمک سی آگئی۔

"پاکیشیائی ایجنٹ یہاں مور گو کا خلاف کام کرنے آئے ہیں اور ہم نے انہیں ہلاک کرنا ہے۔ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایکجوڑا میرا مطلب تھا۔ایک مرد اور ایک عورت جو یقیناً یورپی میک اپ میں ہوں گے۔تم سے تمہارے کلب میں ملا اور تم نے انہیں سَن شائن میں کوٹھی مہیا کر دی۔"-----آں مدرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب غلط ہے کہ مجھے کوئی جوڑ ملا تھا۔سن شائن کالونی میں میری کوئی رہائش گاہ نہیں ہے۔اس لئے جس نے بھی اطلاع دی ہے سراسر غلط دی ہے۔"-----بلیک راک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہماری اطلاع غلط نہیں ہے۔تم ہمیں صرف اس کی کوٹھی کا نمبر بتادو۔باقی سب کچھ ہم بھول جائیں گے اور یہ بھی ہمارا وعدہ ہے کہ تمہاری اس کی کوٹھی کو معمولی سا نقصان بھی نہیں پہنچے گا ورنہ تمہیں معلوم ہے کہ ہم کس قدر جدید سائنسی آلات استعمال کرتے ہیں۔ہم اس کی کوٹھی کو ٹریس کر لیں گے اور پھر اس کوٹھی کو مکمل طور تباہ کر دیں گے۔"-----آں مدرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بے شک پوری سَن شائن کالونی کو میزائلوں سے اڑا دو۔میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میری اس کی کالونی میں کوئی رہائش گاہ ہے۔"-----دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آں مدرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"اب اور تو کوئی صورت نہیں رہی سوائے آلات استعمال کر کے چیکنگ کی۔"-----لاسی نے کہا۔

"ہاں لیکن اگر اس بلیک راک نے وہاں رہائش گاہ پر فون کر دیا تو وہ لوگ نکل جائیں گے اور ہم بلیک راک کو نہیں روک سکتے۔"-----آں مدرے نے کہا۔

"وہ اتنا احمق نہیں ہے جتنا تم اس کو سمجھ رہے ہو۔اگر اس کی سَن شائن میں کوٹھی ہوتی تو وہ کبھی اس طرح

بات نہیں کرتا۔یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کالوج اور اس کے ساتھی سَن شائن کالونی میں کسی اور وجہ سے کار پارک کر کے کہیں اور گئے ہوں۔"-----لاسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ایسا بھی ہو سکتا ہے۔بہر حال دیکھو نتیجہ کیا نکلتا ہے۔"-----آں مدرے نے کہا تو لاسی نے کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈیڑھ دو گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آں مدرے نے ریسیور اٹھا لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نے لاوڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس آں مدرے نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اسمتھ لائن پر ہے باس۔"-----دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات۔"-----آں مدرے نے بے چین سے لہجے میں کہا اور سمتھ کی کال سن کر لاسی بھی بے اختیار سیدھی ہو گئی۔

"باس کالوج اور اس کے دونوں ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔"-----دوسری طرف سے اسمتھ کی آواز سنائی دی تو آں مدرے اور

اس کے ساتھ ساتھ لاسی دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کیا کہہ رہے ہو تم۔"-----آں مدرے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس ان تینوں کی لاشیں میرے سامنے پڑیں ہیں۔"-----اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ-----اوہ-----ویری بیڈ نیوز۔کیا ہوا ہے۔کہاں ہو تم-----کس نے ہلاک کیا ہے انہیں۔۔ جلدی بتاؤ۔"-----آں مدرے نے بری مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"باس ڈیوڈ سٹور سے میٹرکس کراس ریز آپریٹر لے کر آیا تھا اور ہم نے میٹرکس اپریٹر کی مدد سے پارکنگ کے قریب کی کوٹھیاں چیک کرنی شروع کر دیں اور پھر ایک کوٹھی میں ہمیں کالوج فریڈ اور جمیز کی لاشیں

پڑیں نظر آ گئیں۔ کوٹھی کا چھوٹا سا گیٹ باہر سے بند تھا باقی کوٹھی چونکہ خالی تھی۔ اس لئے ہم گیٹ سے اندر گئے ایک کمرے میں تینوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ ان میں سے کالوج اور فریڈ شاید پہلے زخمی ہوئے تھے۔ کیونکہ اس کی بینڈ تیج نہ کی گئی تھی پھر کالوج اور فریڈ دونوں کو کرسیوں میں بٹھا کر رسیوں کی مدد سے انہیں باندھا گیا تھا جو اب تک لاشوں کی صورت میں بندھے ہوئے ہیں۔ البتہ کالوج کے چہرے پر تشدد کے نشانات موجود ہیں۔ اس کی ناک کے دونوں نتھنے کسی تیز دھار خنجر سے کاٹ دیئے گئے۔ اس کے چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ نظر آ رہا ہے۔ جبکہ فریڈ کا چہرہ نارمل ہے۔ ان دونوں کے سینوں میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔

"۔۔ اسمتھ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ کالوج اور اس کے ساتھی بے حد تربیت یافتہ تھے۔ وہ اتنی آسانی سے تو مر نہیں سکتے تھے۔"۔۔

۔۔۔ آں مدرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ان تینوں کو جو گولیاں لگی ہیں وہ ان کی گردنوں میں لگی ہیں۔ جیمیز کی شہ رگ میں گولی لگی ہے۔ جبکہ کالوج اور فریڈ دونوں کی گردنوں کی سائیڈوں میں اور گردنوں پر انہوں نے ہی بینڈ تیج کی ہے۔ میں نے جیمز کی گردن پر موجود گولی کی زخم کے زاویے کو چیک کیا ہے۔ وہ اوپر سے نیچے فائر کی گئی ہے۔ اسی پوائنٹ کو چیک کرنے کے بعد میں نے کالوج اور فریڈ کی گردنوں پر مجود زخموں کی بینڈ تیج کھول کر انہیں چیک کیا تو ان دونوں کی گردنوں میں بھی اوپر سے نیچے کے رخ گولیاں ماری گئی ہیں۔ میں نے اس ساری صورت حال کا جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق پاکیشیائی ایجنٹوں نے اپنے ایک ساتھی کو اوپر کی منزل پر بٹھایا ہوا تھا جہاں روشن دان ہے اور وہ خود نیچے موجود تھے۔ کالوج اور اس کے ساتھی جب اندر داخل ہوئے تو وہاں موجود پاکیشیائی ایجنٹ ان سے الجھ پڑے تو بلندی پر موجود موجود روشن دان سے فائرنگ کر کے انہیں ہلاک اور زخمی کیا گیا ہے اور گردنوں پر گولیاں اس لئے ماری گئی گئیں کہ اس کے اپنے ساتھی کالوج وغیرہ سے الجھے ہوئے تھے۔ اگر

گردنوں سے نیچے گولی ماری جاتی تو اس کے اپنے ساتھی بھی ہلاک ہو سکتے تھے۔ لیکن باس میں نے بھی نشانہ بازی کے چیلنجز میں حصہ لیا ہوا ہے لیکن اس صورت حال میں اپنے ساتھیوں کو بچا کر مخالفین کی گردنوں پر اس طرح فائرنگ کرنا کہ وہ زخمی اور ہلاک ہو جائیں اور ان کے ساتھیوں کو کچھ نہ ہو بظاہر تو ناممکن بات ہے اور ناقابل یقین دکھائی دیتی ہے لیکن ہوا یہی کچھ ہے۔ اس سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی نشانہ بازی میں بے پناہ مہارت کا پتہ چلتا ہے اور یہ بات کہ کالوج اور اس کے ساتھی باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہلاک کئے گئے ہیں۔"۔

۔۔۔ اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کالوج اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ میں تیسرے گروپ ریمنڈ اور اس کے دو ساتھیوں کو یہاں بلوا رہا ہوں۔ اب ہمیں پلاننگ کے تحت ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کرنا ہو گا ورنہ یہ ایک ایک کر کے ہمارے آدمی ہلاک کر دیں گے"۔۔۔۔۔ آں مدرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔"۔۔۔۔۔ اسمتھ نے جواب دیا تو آں مدرے نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس۔"۔۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ ریمنڈ تھا۔ ہیڈ کوارٹر کا انچارج۔

"ریمنڈ۔ کالوج اور اس کے دو ساتھی فریڈ اور جیمز کو پاکیشیائی ایجنٹ نے ہلاک کر دیا ہے۔ سمتھ اپنے دوسرے ساتھیوں سمیت ان کی لاشیں ہیڈ کوارٹر لا رہا ہے جب یہ لاشیں آ جائیں تو تم نے ان تینوں لاشوں کو برقی اوون میں ڈال کر راکھ کر دیں ہے اور اسمتھ اور اس کے ساتھیوں کو سپیشل میٹنگ روم میں بھیج دینا ہے۔ میں ریمنزے اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو بھی کال کر رہا ہوں تم نے ان کو بھی سپیشل میٹنگ روم میں بھیج کر پر مجھے کال کرنا ہے پھر میں اور لاسی نے سپیشل میٹنگ روم میں جا کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کوئی پلاننگ کریں گے۔"۔۔۔ آں مدرے نے تیز لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مختصر طور پر کہا گیا تو آںدرے نے ریسیور کریڈل پر رکھا اور میز پر ہی موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ آںدرے کالنگ اوور"۔۔۔۔۔ آںدرے نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ریمنڑے اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"تم کہاں موجود ہو اس وقت۔ اوور"۔۔۔۔۔ آںدرے نے پوچھا۔

"میں اور میرے ساتھی کراؤن کالونی میں ہیں ہم ایک مشکوک گروپ کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں لیکن یہاں آکر معلوم ہوا ہے کہ یہ گروپ جو چار مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل تھا گورنر کے رشتہ داروں کا تھا جو ایکریمیا سے یہاں پہنچا ہے اور گورنر صاحب کی رہائش گاہ پر باقاعدہ ان کا استقبال کیا گیا ہے۔ یہ دیکھ کر ہم واپس مڑ آئے لیکن ابھی تک کراؤن کالونی میں ہیں اوور"۔۔۔۔۔ ریمنڑے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے سَن شائن کالونی میں کالوج اور اس کے دو ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے میں نے اسمتھ اور اس کے گروپ کو بھی کال کر لیا ہے اور تم بھی اپنے ساتھیوں سمیت فوراً پہنچ جاؤ تاکہ ہم پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کوئی فول پروف پلاننگ بنا سکیں۔ اوور"۔۔۔۔۔ ریمنڑے نے کہا۔

"اوور اینڈ آل۔" آںدرے نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

"معاملات بگڑتے جا رہے ہیں۔ ہمیں اس معاملے کو گہرائی میں دیکھنا ہوگا"۔۔۔۔۔ لاسی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو سپیشل میٹنگ کال کی ہے۔"۔۔۔۔۔ آںدرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کالوج پر جس طرح کا تشدد کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے لازماً اس سے ہمارے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھ کچھ کی ہو گی اور اب یہ پاکیشیائی ایجنٹ لامحالہ ہیڈ کوارٹر پر اٹیک کریں گے۔"۔۔۔۔۔ لاسی نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی وہاں ریڈ الرٹ کیا ہوا ہے۔ اس لئے یہاں وہ کسی طرح بھی داخل نہیں ہو سکتے۔ یہاں کے بارے میں بے فکر رہو۔"۔۔۔۔۔ آںدرے نے کہا۔ "جینٹ اور اس کے گروپ کو تم نے کال نہیں کیا۔"۔۔۔۔۔ لاسی نے کہا۔

"اس کو کال کرنے کیا ضرورت ہے وہ سپیشل چیک پوسٹ پر کام کر رہی ہے یہاں اس کا تو کوئی کام نہیں ہے۔"۔۔۔۔۔ آںدرے نے کہا تو لاسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت ڈان کالونی کی ایک کوٹھی کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب سَن شائن کلونی کی کوٹھی میں موجود تھے اور وہیں سے آںدرے کے ہیڈ کوارٹر پر حملے کی تیاریوں میں مصروف تھے کہ بلیک راک کی فون کال آ گئی اور بلیک راک نے انہیں بتایا کہ آںدرے کا گروپ انہیں چیک کر چکا ہے۔ انہیں صرف کوٹھی نمبر معلوم نہیں ہو سکا اس لئے وہ فوراً کوٹھی چھوڑ دیں البتہ وہاں موجود دونوں کاریں اور اسلحہ لے کر ڈان کالونی میں چلے جائیں کیونکہ اس نے آںدرے سے کہہ دیا ہے کہ کوٹھی واقعی ایک فرضی نام سے خریدی گئی ہے البتہ اس میں موجود دونوں کاریں اس کے کلب کے نام پر ہیں اس لئے وہ کاریں لے جائیں اور بلیک راک نے ان کو یہ بھی کہا تھا کہ اس کے آدمی کو واپس بھیج دیں چنانچہ عمران نے فوری طور پر اپنے ساتھیوں کو ساتھ لیا۔ اسلحہ بھی کوٹھی سے اٹھا لیا گیا۔ اور بلیک راک کا آدمی جو بے ہوش تھا اسے ہوش میں لا کر جب بلیک راک کا حکم سنایا تو وہ فوری واپس کلب جنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور پھر عمران اور اس کے ساتھی آںدرے کے آدمیوں کی لاشیں وہیں کوٹھی میں چھوڑ کر خود دونوں کاروں میں بیٹھ کر ڈان کالونی کی اس کوٹھی میں پہنچ گئے۔ یہاں

کوئی ملازم موجود نہ تھا۔ گیٹ پر نمبروں والا تالا موجود تھا۔ جو کوٹھی کے نمبر زپر بند ہوتا اور کھلتا تھا اور بلیک راک نے چونکہ انہیں یہ بات بتادی تھی۔ اس لئے انہوں نے آسانی سے یہ تالا کھول لیا تھا۔ یہاں بھی دوسرے کاریں موجود تھیں اور یہاں پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھی کمرے میں بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے۔ جو صالحہ اور جولیا نے کوٹھی کے کچن میں موجود سامان سے تیار کی تھی۔

"عمران صاحب ہم کب تک اس طرح اندھیرے میں ٹکریں مارتے پھریں گے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے اچانک کہا۔

"کیا ہوا کیا تمہیں نظر آنا بند ہو گیا ہے۔ ویری سیڈ۔ پھر تو تمہیں صالحہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلنا پڑے گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس طرح دوسروں کا مذاق مت اڑایا کرو۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہم خواہ مخواہ چکراتے پھر رہے ہیں۔ مجھے بتاؤ کہاں مدرے کے سکشن کا خاتمہ کر کے ہمیں کیا ملے گا۔ ہمیں پھر بھی لارڈ کارلس تک جان توپڑے گا اور یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ لارڈ کارلس کو بھی لیبارٹری کے بارے معلوم ہے یا نہیں۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے کہا۔

"یہ ہمیں خواہ مخواہ ساتھ ساتھ ڈور اتار رہتا ہے۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے شاید موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جس پتے پہ تکیہ کیا وہی ہوا دینے لگا تو پھر بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ یہ بات تو طے ہے کہ ٹرنڈا میں تو کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ کیا آپ لارڈ کارلس کو فون کر کے اس سے معلوم نہیں کر سکتے۔ وہ لارڈ ہے کوئی تربیت یافتہ آدمی تو ظاہر ہے نہیں ہو سکتا۔"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور تم آسانی سے اسے الو بنا سکتے ہو۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"آج تک تمہیں کچھ نہیں بنا سکا تو کسی اور کو اور کو کیا بناؤں گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جبکہ تم بنے بنائے ہو۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے فوراً ہی کہا۔

"اور تم ابھی بننے کے عمل سے گزر رہے ہو۔ مطلب ہے کہ ادھورے الو ہو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا ہم صرف یہاں بیٹھ کر ایک دوسرے سے
مذاق کرنے آئے ہیں۔"۔۔۔۔ اس بار صالحہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ "چلو ایک دوسرے سے نہیں کرتے۔ اپنے ساتھ خود مذاق کر لیتے ہیں۔ ویسے تم بتاؤ کو مذاق نہ کریں تو کیا کریں۔"۔۔۔۔ عمران نے اس کے غصہ کا برا منانے کی بجائے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو یقیناً کسی کال کا انتظار ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہاں کس نے کال کرنی ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا اسی وقت سامنے میز پر پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔"۔۔۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی لاوڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"بلیک راک بول رہا ہوں مائیکل۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سخت اور سرد آواز سنائی دی۔

"یس کوئی خاص بات۔"۔۔۔۔۔ عمران نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

"آپ پلیز میری یہ کوٹھی بھی چھوڑ دیں اور اپنا بندوبست خود کر لیں۔ آئی ایم سوری۔ میں مزید آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ نے اب تک جتنا معاوضہ دیا ہے وہ بھی میں واپس کرنے کے لئے تیار ہوں۔"۔۔۔۔۔

بلیک راک نے بڑے سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کو بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا ہے۔ ہوا کیا ہے۔ آپ کھلکر بات کریں۔ ہم کوٹھی بھی چھوڑ دیں گے اور معاوضہ بھی واپس نہیں لیں گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"پہلی کوٹھی کے فون میں میموری تھی۔ جس سے آں دررے کو معلوم ہو گیا کہ میں نے آپ کو فون کر کے اس کوٹھی سے چلے جانے کا کہا ہے۔ میرے لمبے ہاتھوں کی وجہ سے اس نے فوری طور پر تو کچھ نہیں کیا لیکن مجھے اطلاع ملی ہے کو آں دررے اپنے سکشن ہیڈ کوارٹر میں سپیشل میٹینگ کر رہا ہے اور میٹینگ کے اختتام پر وہ بھوکے کتوں کی طرح آپ پر اور مجھ پر ٹوٹ پڑیں گے۔ میں نے تو اپنے تحفظ کے لئے کچھ نہ کچھ انتظامات کر لئے ہیں لیکن آپ اگر اس کوٹھی میں رہے تو پھر میری زندگی کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس لئے آپ میری یہ کوٹھی چھوڑ دیں اور اپنا بندوبست خود کریں۔ اس طرح میری جان بچ جائے گی۔"۔۔۔۔۔ بلیک راک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ابھِی آپ کی یہ کوٹھی بھی چھوڑ دیتے ہیں اور آپ کو اپنی کاریں بھی شہر میں کسی نہ کسی جگہ کھڑی مل جائیں گی۔ معاوضہ بھی تم اپنے پاس ہی رکھو اور کے گڈ بائی۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"بڑا اچھا موقع مل گیا ہے۔ آں دررے اور اس کا پورا سکشین ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے۔ ہمارے پاس کاریں بھی ہیں اور اپنی مرضی کا اسلحہ بھی۔ ہم ان سب کو آسانی سے ٹھکانے لگا سکتے ہیں۔ اسکے بعد ہم لارڈ کارلس کی طرف بڑھیں گے اور اس طرح ہمارا عقب محفوظ ہو جائے گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن سکیشن ہیڈ کوارٹر میں لازم سخت حفاظتی انتظامات بھی کئے ہوں گے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ان انتظامات کی تفصیل کالوج سے معلوم کر لی تھی اور ان معلومات کے پیش نظر میں نے بلیک

راک کے ذریعے فائیو تھاوزنڈ زیرو کراس منگوالی تھی۔ اس کا آن ہوتے ہی وہاں کے تمام سائنسی الیکٹرونس حفاظتی انتظامات زیرو ہو جائیں گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ لارڈ کارلس اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے پہلے ایک نظر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"روڈی سے ایلن کا فون ہے سر۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے لارڈ کارلس کے فون سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایلن کی کال۔۔۔۔۔ کراؤ بات۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے چونک کر کہا۔

"ہیلو ایلن بول رہی ہوں روڈی سے۔"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ کارلس بول رہا ہوں۔ ایلن کیوں کال کی ہے۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے سخت لہجے میں کہا "لارڈ صاحب۔ میں خواہ مخواہ یہاں بور ہو رہی ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو آپ کے پاس ٹرنڈا آجاؤں۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جب تک ڈاکٹر ہیرلڈ اپنا فارمولا مکمل نہیں کر لیتا یا جب تک پاکیشائی ایجنٹ کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ تمہیں وہاں رہنا ہو گا تاکہ اگر کوئی پاکیشائی ایجنٹ کسی بھی طرح روڈی پہنچ جائے تو تم مجھے کال کرو اور میں اپنا مخصوص گروپ تعنیات کر دوں۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے آپ کہ کچھ نہیں بتایا حالانکہ میرا خیال تھا کہ یہ سب آپ کی رضامندی سے ہوا ہو گا۔"۔۔۔۔۔ ایلن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"کی۔۔ کیا۔۔ کیا۔۔ کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔ کیا کہنا چاہتی ہو۔ کھل کر بات کرو۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے

چونک کر اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہیر لڈ تو اب روڈی نہیں میں رہے۔"۔۔۔۔۔ایلن نے کہا تو لارڈ کارلس اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں اچانک کانٹے نکل آئے ہوں۔

"روڈی میں نہیں ہیں۔ کیوں۔۔ کیا مطلب۔۔ کیا تم نشے میں ہو۔۔ یا پاگل ہو گئی ہو۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے اس بار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں۔ ایک روز میں ایک کلب موجود تھی کہ میں نے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر رونالڈ کو وہاں دیکھا تو میں حیران رہ گئی کیونکہ لیبارٹری کو تو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا تھا۔ اور حکم دیا گیا تھا کہ جب تک پاکیشیائی ایجنٹ ختم نہیں ہو جاتے لیبارٹری مکمل طور پر سیڈ رہے گی۔ نہ کوئی آدمی لیبارٹری سے باہر جائے گا اور نہ ہی کوئی آدمی لیبارٹری کے اندر جا سکے گا۔۔ اس لئے میں ڈاکٹر رونالڈ کو دیکھ کر بے حد حیران ہوئی۔ میں ان سے ملی اور جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ لارڈ ولسن سیکرٹری سائنس نے ڈاکٹر رونالڈ کو فون کیا اور کہا کہ وہ ہیلی کاپٹر بھیج رہے ہیں۔ ڈاکٹر ہیر لڈ کو اس کی ہیلی کپٹر پر کہیں اور لے جایا جائے گا۔ ڈاکٹر رونالڈ نے ان سے پوچھنے کی کوشش بھی کی کہ ڈاکٹر ہیر لڈ کو کہاں بھیجا جا رہا ہے لیکن انہوں نے کچھ نہیں بتایا پھر ایک ہیلی کاپٹر وہاں پہنچا اور ڈاکٹر ہیر لڈ کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔ اب کسی کو یہ نہیں معلوم کہ ڈاکٹر ہیر لڈ کو کہاں لے جایا گیا ہے۔ بہر حال اب ڈاکٹر ہیر لڈ روڈی میں نہیں ہیں اور میں یہاں بور ہو گئی ہوں۔"۔۔۔۔۔ایلن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے مجھے کسی نے بتایا تک نہیں۔ پھر تمہاری وہاں رہنے کا کیا جواز ہے تم فوراً واپس آ جاؤ۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا

"تھینک یو۔ لارڈ۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو لارڈ کارلس نے ریسیور رکھ دیا۔ "یہ سب ہو گیا اور مجھے کسی نے بتایا تک نہیں۔ ویری بیڈ مجھے سیکرٹری سائنس سے بات کرنا ہو گی۔" ریسیور رکھ کر لارڈ کارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ریسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسے خیال آیا کہ اسے صرف ایلن کی بات پر یقین کر کے سیکرٹری سائنس کو فون نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ایلن کی رپورٹ غلط ہو اور اس کے لئے پریشانی پیدا ہو جائے چنانچہ اس نے ایلن کی رپورٹ ڈاکٹر رونالڈ سے کنفرم کرنے کا فیصلہ کیا اور اس نے ریسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔ "یس لارڈ۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"روڈی لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رونالڈ سے بات کراؤ۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔ ڈاکٹر رونالڈ لائن پر ہیں جناب۔" دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر رونالڈ بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ڈاکٹر رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ کارلس بول رہا ہوں ڈاکٹر رونالڈ۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا "یس سر۔ کوئی حکم سر۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے ڈاکٹر رونالڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ ڈاکٹر رونالڈ لارڈ کارلس کا ممنون احسان تھا کہ روڈی جیسی بڑی لیبارٹری کا انچارج اسے لارڈ کارلس نے ہی سیکرٹری سائنس سے کہہ کر بنوایا تھا۔

"ڈاکٹر رونالڈ۔ کارمن سائنس دان ڈاکٹر ہیر لڈ کو میں نے آپ کی لیبارٹری میں بھجوایا تھا اور اس بار مجھے رپورٹ ملی ہے وہ وہاں نہیں ہے۔ کیا یہ رپورٹ درست ہے۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے قدرے غصیلے لہجے

میں کہا۔اس کو غصہ اس بات پر تھا کو اگر ایلن کی رپورٹ درست ہے تو پھر ڈاکٹر رونالڈ نے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی۔

"یس سر۔یہ بات درست ہے۔سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے اچانک ایک ہیلی کاپٹر بھیج کر حکم دیا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو وہاں سے کہیں اور شفٹ کیا جارہا ہے۔اس لئے انہیں ہیلی کاپٹر پر سوار کرادیں اور پھر ایسے ہی ہوا۔ ہیلی کاپٹر آیا اور ڈاکٹر ہیرلڈ کو لے گیا۔میں نے سیکرٹری سائنس سے کہا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو جناب لارڈ کارلس نے بھجوایا ہے اس لئے ان کی رضامندی ضروری ہے اس سے پہلے تو انہوں نے کہا کہ وہ خود آپ سے بات کرلیں گے جس پر میں خاموش ہو گیا"۔۔۔۔ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے تو کال کرتے"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری سائنس صاحب نے خود ہی کہا تھا کہ مجھے اس معاملے میں آپ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ خود ہی بات کرلیں گے۔اس لئے میں خاموش ہو گیا۔میرا خیال تھا کہ انہوں نے آپ کو بتادیا ہو گا"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ہیرلڈ کو اب کہاں لے جایا گیا ہے"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں بتایا گیا۔جناب میں نے سیکرٹری سائنس سے پوچھا بھی تھا لیکن انہوں نے کہا کہ یہ ٹاپ سرکاری سیکرٹ ہے اس لئے میں خاموش ہو گیا"۔۔۔۔ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔۔ٹھیک ہے۔گڈ بائی"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا اور کریڈل دبادیا۔اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس لارڈ"۔۔۔۔ان کے پرسنل سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔"سیکرٹری سائنس ایکریمیا لارڈ ولسن سے میری بات کراؤ"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا اور پھر ریسیور رکھ دیا۔تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی

بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے ریسیور اٹھالیا۔

"یس"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"کراؤ بات"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔"ہیلو پرسنل سیکرٹری ٹو سیکرٹری سائنس بول رہی ہوں"۔۔۔۔چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ٹرنڈا سے لارڈ کارلس بول رہا ہوں۔لارڈ ولسن صاحب سے میری بات کراؤ"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"لارڈ صاحب میں ٹرنڈا سے لارڈ کارلس بول رہا ہوں"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔"یس کوئی خاص بات"۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے کارمن سائنسدان ڈاکٹر ہیرلڈ کو روڈی لیبارٹری سے کسی اور جگہ شفٹ کرایا ہے اور نہ ہی مور گو کو اس بارے میں کچھ بتایا گیا ہے اور نہ ہی مجھے اطلاع دی گئی ہے۔اب مور گو چیف کو اس بارے میں رپورٹ ملی ہے تو انہوں نے مجھے فون کیا ہے۔ان کے حکم پر میں آپ کو فون کر رہا ہوں جناب۔یہ اغوامور گو نے کرایا ہے اور مور گو اس ریورس سرکل فارمولے کو یہودیوں کے مفاد میں استعمال کرنا چاہتی ہے۔اس لئے ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ اب کہاں ہے اور اس کی کیا پراگرس ہے"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"میں نے تو حفاظتی نقطہ نظر سے بتایا نہیں تھا۔بہر حال آپ نے مور گو چیف کا حوالہ دیا ہے اور میں بھی چونکہ آپ کی طرح ایکمورگن ہوں اس لئے میں آپ کو بتادیتا ہوں کو سخت حفاظتی انتظام کے تحت ڈاکٹر ہیرلڈ کو شہر گاسٹا میں واقع انتہائی محفوظ لیبارٹری میں شفٹ کرادیا ہے اور اب وہاں وہ اطمیناں ان سے کام کر رہا ہے"۔۔۔۔لارڈ ولسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گاسٹا کی مور گو لیبارٹری کی بات کر رہے ہیں آپ۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے چونک کر کہا۔

"ہاں وہی۔ آپ بتائیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا ہوا۔ آپ نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔"۔۔۔۔۔ اس بار لارڈ ولسن نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ ابھی تک ٹرنڈا میں داخل نہیں ہوئے اور اگر ہوئے تو موت ان پر ایک لمحئے میں جھپٹ پڑے گی۔ کیونکہ سپیشل سکشن کا ماسٹر آن مدرے اپنی پوری ٹیم کے ساتھ یہاں موجود ہے۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے گڈ۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ کارلس نے ریسیور رکھ دیا۔

"چالی کا شہر کیلی بہر حال ٹھیک ہے۔ جتنے کم لوگوں کو اس کا علم ہو گا اتنا ہی ٹھیک ہے۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے تیز لہجے میں کہا "سپیشل چیک پوسٹ سے سٹار ایجنٹ میڈم جنیٹ کی کال ہے جناب۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جینٹ کی کال۔ کراؤ بات۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جینٹ کا اسے براہ راست کال کرنا اس لئے حیران کرنا تھا کہ وہ اگر کال کرتی تو آن مدرے کو کرتی۔

"ہیلو جینٹ بول رہی ہوں لارڈ صاحب۔ سپیشل چیک پوسٹ سے۔"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس مس جینٹ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب میں نے ماسٹر آن مدرے کو کال کیا لیکن ان کے ہیڈ کوارٹر میں کال ریسیو نہیں کی جا رہی۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کیونکہ میں چیک پوسٹ چھوڑنا نہیں چاہتی۔ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن مجھے ہیڈ کوارٹر کال ریسیو نہ کرنے کے بارے میں بے حد تشویش ہو رہی ہے۔ اب آپ جیسے حکم دیں۔"۔۔۔۔۔ جینٹ نے کہا۔

'ہیڈ کوارٹر میں کال ریسیو نہیں ہو رہی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں نے بھی حد کوشش کی ہے۔ کال جا رہی ہے لیکن اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر بھی کال کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ٹرانسمیٹر کال بھی اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ میں نے ٹرنڈا میں موجود تمام گروپس لیڈر کو ٹرانسمیٹر کال کی ہے لیکن کہیں بھی کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔"۔۔۔۔۔ جینٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ سپیشل چیک پوسٹ پر رہیں۔ میں خود معلوم کراتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے مخصوص بٹن پریس کر دیا۔

"یس لارڈ کارلس۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ "ماسٹر آن مدرے کے سپیشل سکشن ہیڈ کوارٹر میں کال ریسیو نہیں کی جا رہی۔ تمہارے پاس کسی ایسے آدمی کا نمبر ہے جو ہیڈ کوارٹر جا کر معلومات حاصل کر سکے اور پھر ہمیں کال بیک کر سکے۔"۔۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس ماسٹر آن مدرے نے خود ہی مجھے یہ نمبر دیا تھا۔ یہ روگر کا نمبر ہے جو ہیڈ کوارٹر کے قریب ریڈ فلائی کلب کا سپر وائزر ہے اور ماسٹر آن مدرے کا خاص آدمی ہے۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی موءدبانہ آواز سنائی دی۔

"پہلے خود ٹرائی کرو۔ اگر کال اٹنڈ نہ ہو تو روگر کو کال کر کے حکم دو کہ وہ جا کر خود چیک کرے اور پھر مجھے رپورٹ کرے۔"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس لارڈ"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔ تو لارڈ کارلس نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔ آج تو تمام کام ہی حیرت انگیز ہو رہے ہیں۔ پہلے ایلن نے حیرت انگیز اطلاع دی اور اب جینٹ نے حیران کن اطلاع دی ہے۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹھی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے اپنے مخصوص انداز کہا۔

"میں نے خود ہیڈ کوارٹر کال کرنے کی کوشش کی تھی۔ جناب لیکن وہاں کال اٹنڈ نہیں کی گئی تو میں نے روگر کو کال کر کے آپ کا حکم دے دیا ہے۔"۔۔۔۔دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کراؤ بات"۔۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔ "سر میں روگر بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس کیا رپورٹ ہے۔ کیوں ہیڈ کوارٹر میں کال رسیو نہیں کی جا رہی۔"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے پوچھا۔

"سر ہیڈ کوارٹر میں قتل عام کیا گیا ہے۔ گیٹ کے قریب چار مسلح محافظوں کی لاشیں پڑیں ہیں۔ برآمدے میں بھی چار محافظوں کی لاشیں موجود ہیں اور ماسٹر آندرے کی لاش شپیشل میٹنگ روم کے دروازے کے پاس پڑی ہے اور وہاں ماسٹر آن مدرے کے گروپس کی بھی لاشیں بکھری پڑی ہیں اور ہر طرف خون اور لاشیں موجود ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کا چھوٹا گیٹ باہر سے بند تھا۔ تمام حفاظتی انتظامات بلاکڈ نظر آ رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے کو کسی نے سائنسی طور پر پہلے ہیڈ کوارٹر کے تمام حفاظتی انتظامات بلاک کر دیئے اور پھر گیٹ کے لاک

کو کھولا گیا۔ اس کے بعد اندر جا کر قتل عام کر دیا گیا چونکہ ہیڈ کوارٹر کو انتہائی محفوظ سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے وہاں ماسٹر آن مدرے اور ان کے کسی ساتھی کے پاس بھی اسلحہ نہ تھا۔ اس لئے سب مارے گئے۔ آفس میں ماسٹر آن مدرے کے پرسنل سیکرٹری اور آفس سپرنٹنڈنٹ سمیت چار افراد کی لاشیں پڑی ہیں۔"۔۔۔۔۔۔روگر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔ کیا۔ کیوں۔ کیا کیا ہوا ہے۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ یہ کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔"۔۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے حلق کے بل ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں سر۔ سب لاشیں میرے سامنے پڑیں ہیں۔ میں ہیڈ کوارٹر کے فون سے ہی کال کر رہا ہوں سر۔"۔۔۔۔۔روگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں پولیس نہیں آئی۔ کیوں وہاں اس قدر فائرنگ ہوئی ہو گی پھر۔"۔۔لارڈ کارلس نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر ماسٹر آن مدرے نے پولیس احکام اور گورنر کو کہا ہوا ہے کہ

یہ ان کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں انسانی چیخوں سے خوفزدہ نہ ہوا جائے۔ اس لئے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے یہاں پولیس نہیں آتی۔ سر۔"۔۔۔۔۔روگر نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے وہاں ریڈ کیا ہے اور مورگو کا سپر سکشن اور اس کا چیف کچھ بھی نہ کر سکا۔ ویری سیڈ۔"۔۔۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے سر۔"۔۔۔۔۔روگر نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"تم واپس چلے جاؤ۔ میں جینٹ کو حکم دیتا ہوں کہ وہ وہاں جا کر باقی کاروائی کرے۔"۔۔۔۔لارڈ کارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہاں سب کچھ ہمارے خلاف ہی جا رہا ہے۔ ناجانے یہ پاکیشیائی ایجنٹ انسان بھی ہیں یا نہیں۔ سب ان کے مقابلے میں فیل ہوتے جا رہے ہیں۔"۔۔۔۔ لارڈ کارلس نے ریسیور رکھ کر ہذیانی انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کا آفس کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا اور پھر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دو مسلح آدمیوں کو دیکھ کر اس کی کی آنکھیں حیرت سے پھیل چلی گئیں۔ ایک بڑی جیپ خاصی تیز رفتاری سے جنگل ایریے کی شپیشل چیک پوسٹ جسے فاریسٹ چیک پوسٹ بھی کہا جاتا تھا کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر بیٹھا تھا۔ عقبی سیٹوں پر تنویر، کیپٹن شکیل، صالحہ اور جولیا بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی طرف خالی جگہ میں سیاہ رنگ کے چھ بیگز رکھے ہوئے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے سپیشل سکشن کے ہیڈ کوارٹر پر جس کا انچارج آن مدرے تھا پر فل ریڈ کیا تھا۔ وہ وہاں تک دو کاروں میں گئے تھے لیکن یہ کاریں انہوں نے جنرل پارکنگ میں پارک کر دی تھیں تاکہ بلیک راک انہیں وہاں سے حاصل کر لے اور پھر انہوں نے اسلحہ کے بیگ کاندھوں پر لادے اور اس کوٹھی پر ریڈ کیا جس میں آن مدرے کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ عمران نے تمام حفاظتی انتظامات کو انتہائی طاقتور خصوصی مشینسے زیرو کر دیا جبکہ تنویر نے کال بیل دی اور پھر جیسے ہی چھوٹا پھاٹک کھلا۔ تنویر نے کوٹ کے اندر سے مشین گن نکالی اور باہر آنے والے مسلح محافظ کو دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ تنویر نے پھاٹک کے قریب چار محافظوں پر فائر کھول دیا جبکہ عمران نے سامنے برآمدے میں موجود چار محافظوں پر فائر کھول دیا جبکہ اس کے باقی ساتھی بکھر کر دوڑتے ہوئے عمارت میں داخل ہو گئے۔ تنویر اور عمران نے ان کے پیچھے تھے۔ وہاں اندر شاید کوئی میٹنگ ہو رہی تھی۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی جب اندرونی عمارت میں پہنچے تو سات کے قریب افراد ایک دروازے سے باہر نکل کر بیرونی طرف کو بڑھے چلے آ رہے تھے۔ جن پر کیپٹن شکیل، جولیا اور صالحہ نے فائر کھول دیا۔ چونکہ ان میں سے کسی کے پاس

اسلحہ نہیں تھا اس لئے وہ اپنا دفاع تک نہ کر سکے اور ہلاک ہو گئے۔ تنویر اور صفدر عمارت کی دونوں سائیڈوں کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو پوری عمارت میں موجود تمام زندہ افراد ہلاک ہو چکے تھے اور پھر عمران نے آن مدرے کے آفس کی تلاشی لی۔ اس تلاشی میں اسے وہ فائل مل گئی جس میں لارڈ کارلس کے ہیڈ آفس کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود تھیں۔ فائل کے مطابق تفصیلات آن مدرے نے درج کی تھیں کیونکہ وہ چار سال تک ہیڈ آفس میں سیکورٹی انچارج کے طور پر کام کر چکا تھا اور فائل کے مطابق جو فول پروف حفاظتی سائنسی انتظامات میں آفس میں کئے گئے تھے وہی انہوں نے یہاں اپنے ہیڈ کوارٹر میں اختیار کئے تھے اور ان کے بارے میں تفصیلات فائل میں موجود تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ لارڈ کارلس سمیت ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کے بارے میں بھی تفصیلات تھیں اور پھر اس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود بڑی اور طاقتور جیپ انہوں نے حاصل کی اور وہاں سے باہر آ گئے البتہ بڑا پھاٹک انہوں نے بند کر کے چھوٹے پھاٹک کو باہر سے بند کر دیا تھا اور اس بار اس کی جیپ میں سوار وہ فاریسٹ سپیشل چیک پوسٹ کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ جنگل کے ایریے میں لارڈ کارلس کے مین ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ چار اور ایسی عمارتیں بھی موجود تھیں لیکن وہاں بھی عام آدمی نہ جا سکتا تھا کیونکہ باقی عمارتوں کا تعلق اکیریمین محکمہ دفاع سے تھا۔ فائل کے مطابق لارڈ کارلس کے ہیڈ کوارٹر کو ایم ایچ کہا جاتا تھا۔

"عمران صاحب۔ اگر آن مدرے زندہ ہاتھ لگ جاتا تو اس سے زیادہ مفید معلومات مل جاتیں۔"۔۔۔۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر کے ڈائریکٹ ایکشن کا تو یہی نتیجہ نکلتا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بس چلے تو تم ہمیں گٹروں میں گھسیٹتے پھیرتے۔ سوائے گٹروں کے تمہیں اور کوئی راستہ ہی نہیں ملتا۔"۔۔۔۔ تنویر نے عقبیطرف سے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔"تنویر

کے ڈائریکٹ ایکشن کی بناء پر ہی تو ہم نے اتنی آسانی سے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کیا اور وہ لوگ اس طرح مرتے چلے گئے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے مکھیاں مرتی ہیں۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ جولیا کی اتنی سی حمایت پر ہی کھل اٹھا۔

"وہ زہریلی دوا تنویر بن گیا اور تنویر کو سوائے مکھیاں مارنے کے اور آتا ہی کیا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر کے ڈائریکٹ ایکشن کے ہی وجہ سے وہ مکھیاں بن گئے تھے ورنہ ان جیسے تربیت یافتہ افراد اس قدر آسانی سے نہ مارے جا سکتے تھے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے اس بار کھل کر تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ مسرت کی شدت سے تمتما اٹھا۔

"عمران صاحب۔ فائل سے کیا معلوم ہوا ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ عمران نے اس ٹاپک پر مزید بات کرنے سے باز نہیں آنا اور معاملات کسی بھی وقت بگڑ سکتے ہیں۔

"فائل سے بہت کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ اگر لارڈ کارلس زندہ رہتا تو شاید اتنا بھی نہ بتا سکتا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا لارڈ کارلس کے مین ہیڈ آفس کے بارے میں بیرونی اور اندرونی تفصیلات بھی دی گئی ہیں یا نہیں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"یہ ایک بند عمارت ہے جس کا گیٹ دائیں ہاتھ پر ہے اور اس عمارت میں بھی ویسے ہی سائنسی حفاظتی انتظامات ہیں جیسے آں مدرے کے ہیڈ کوارٹر میں تھے اسی لئے تو میں وہ طاقتور مشین ساتھ لے جا رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر ڈاکٹر ہیر لڈ کے بارے میں لارڈ کارلس کو بھی معلوم نہ ہوا تو پھر۔۔۔۔۔" صالحہ نے

کہا۔

"پھر کچھ اور سوچیں گے۔ بہر حال کوشش کرنا تو فرض ہے کیونکہ یہ بات تصدیق شدہ ہے کہ اغواء کے بعد ڈاکٹر ہیر لڈ کو یہاں ٹرنڈا میں دیکھا گیا ہے۔ دوسری بات ہے کہ آں مدرے سے ملانے کے لئے تو یہاں نہ لایا گیا ہو گا۔ وہ لازم لارڈ کارلس سے ملا ہو گا اور پھر لارڈ کارلس نے ہی اسے کہیں بھجوایا ہو گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ایک موڑ مڑتے ہی انہیں دور سے فضا میں اونچا ایک سرخ رنگ کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آنے لگ گیا۔ اس کے ساتھ ہی جنگل جو دور دکھائی دے رہا تھا اب خاصا قریب نظر آ رہا تھا۔

"ہوشیار۔۔ ہم نے اس چیک پوسٹ پر موجود تمام افراد کو بغیر کسی توقف کے ہلاک کرنا ہے۔ مشین گنیں لے لو اور جیسے ہی میں جیپ روکوں۔ تم سب نے تیزی سے نیچے اتر کر فائر کھول دینا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب چونک پڑے اور پھر ان سب نے اپنے اپنے کرتوں کے اندر چھپائی مشین گنیں باہر نکالیں اور ان کے میگزین چیک کر کے انہیں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد جنگل کے گرد خاردار تار کا جال دائیں طرف جاتا دکھائی دیا اور پھر ایک چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی۔ یہ چیک پوسٹ دو سرے بڑے کمرے پر مشتمل تھی۔ ان کمروں کی چھتوں پر بھی ہیوی مشین گن نظر آ رہی تھیں جبکہ ان دونوں کمروں کے باہر بھی چھ مسلح افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے جبکہ سڑک پر موجود رکاوٹ کے دونوں اطراف میں مشین گنوں سے مسلح تین تین افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔

"تنویر ایکشن ہو گا اور انتہائی تیزی سے ہو گا۔ انہیں سنبھلنے کا موقع نہیں ملنا چاہیئے ورنہ ہم میں سے کوئی نہ کوئی ان کے ہاتھوں ختم ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ ہمیں ماحول کا پورا پورا احساس ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اتنی دیر میں

جیب اس رکاوٹ کے قریب جا کر رک گئی۔ جیپ رکتے ہی اس کے دروازے کھلے اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی اچھل کر نیچے اترے اور پھر ماحول مشین گن کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی چھلاوہ بنے ہوئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں نے باہر موجود مسلح افراد کا خاتمہ کیا اور عمران نے باہر نکلتے ہی چھتوں پر موجود ہیوی مشین گنوں کے پیچھے ابھر آنے والے سروں کو نشانہ بنایا تھا۔ شاید وہ جیب کو مزید آگے بڑھ کا دیکھنے لگے تھے کہ کون آیا ہے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں کمروں کی طرف دوڑے اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد چھت پر موجود تمام زندہ افراد لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ ایک کمرے میں تین لڑکیاں بھی موجود تھیں جو جولیا کے ہاتھوں ماری گئی تھیں کیونکہ جولیا ہی اس کمرے میں پہنچی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر جیپ میں بیٹھے جنگل میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہ سڑک گھنے جنگل کے اندر بنی ہوئی تھی۔

"یہ لڑکیاں وہاں کیا کر رہیں تھیں۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"جو کچھ ہم کر رہے ہیں۔ یعنی باتیں۔"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جیپ نے ابھی تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ سڑک آگے سے بند ہو گئی اور سائیڈ پر جاتی دو سڑکیں دکھائی دینے لگیں۔ عمران نے دائیں ہاتھ پر جانے والی سڑک پر جیپ موڑ دی۔ سڑک کے دونوں اطراف میں خاردار تاروں کا جال ساتھ ساتھ چلا جا رہا تھا۔ اس کا مقصد درندوں اور جانوروں کی فوری اور اچانک سڑک پر پہنچ جانے سے روکنا تھا اور پھر چند لمحوں بعد دور سے ایک کافی بڑی عمارت نظر آنے لگ گئی۔ اس عمارت کا جہازی سائز کا پھاٹک بند تھا اور وہاں باہر کوئی آدمی بھی نظر نہ آ رہا تھا

"یہاں ہم نے بے ہوش کرنے والی گیس فائر کرنی ہے لیکن اندر داخل ہوتے ہی دونوں کام بیک وقت کرنے ہیں۔ گیس فائر کرنی ہوں اور ساتھ ہی باہر موجود افراد کا خاتمہ بھی کرنا ہے تاکہ لارڈ کارلس کہ زندہ پکڑا جا

سکے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب چیک ہوسٹ پر ہونے والی تباہی کی خبر جلد پھیل جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ یہاں ایکریمین فوج پہنچ جائے کیونکہ جنگل میں ایکریمیا کے دفاع سے متعلق عمارتیں بھی موجود ہیں۔ اس لئے ہمیں تیز ترین کاروائی کرنا ہے۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ اس پہلو پر تو میرا ذہن نہیں گیا تھا۔ ٹھیک ہے ہم ابھیِ بے ہوش کر دینے والی گیس کی بجائے ویسی ہی کاروائی کریں گے جو آں مدرے کے ہیڈ کوارٹر میں کی گئی تھی لیکن اس لئے بات لارڈ کارلس کو زندہ پکڑنا ہے۔ اس کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دئے۔

"لارڈ کارلس لازماً کسی ساؤنڈ پروف آفس میں بیٹھا ہو گا۔ ایسے لوگ بغیر کسی اشد ضرورت کے آفس سے باہر نکلنا اپنے لئے کسر شان سمجھتے ہیں۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ بند عمارت قریب آ گئی تو عمران نے عمارت کے گیٹ سے کافی پہلے جیپ روک دی کیونکہ اس کی کے ذہن میں یہ خدشہ بھی موجود تھا کہ عمارت کے اندر سے بھی باہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں دیوار کے اندر موجود کسی سوراخ سے میزائل فائر کر کے جیب کو اڑایا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس نے احتیاطاً جیپ کو کافی فاصلے پر روک دیا تھا۔ "چلو اترو۔ ہم نے بکھر جانا ہے۔ وہ مشین بھی اٹھا لو۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سب نے عقبی طرف موجود سیاہ تھیلے اٹھا کر اپنی اپنی پشت پر باندھے اور پھر بڑا بیگ جس میں سائنس سی انتظامات کو زیرو کرنے والی مشین موجود تھی وہ بھی اٹھا لیا گیا۔ جیب سے نیچے اتر کر وہ بکھر کر تیزی سے عمارت کے بند گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ ہر طرف خاموشی تھی البتہ دور سے جنگل میں کبھی کبھی جانوروں کی آوازیں سنائی دے جاتی تھیں۔ بڑا بیگ صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اٹھایا ہوا تھا۔

عمران نے اس سے بیگ لے لیا اور اس کی زپ کھول کر اس کے اندر موجود مشین نکال کر خالی تھیلا صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ وہ سب اس وقت گیٹ سے کافی فاصلے پر تھے۔ عمران نے مشین کو دیوار کی جڑ میں دیوار کے ساتھ لگا کر رکھا اور پھر اس میں موجود دوسرے تار نکال کر ان کے سروں پر موجود چپک جانے والے اسٹیکر اس نے دیوار کے ساتھ لگا دیئے۔ دونوں اسٹیکر دیوار کے ساتھ چپک گئے تو اس نے مشین کو آن کر دیا۔ مشین پر ایک سرخ رنگ کا بلب جل تھا اور مشین میں زوں زوں کی ہلکی ہلکی آوازیں نکلنے لگیں۔ چند لمحوں تک ایسا ہوتا رہا۔ پھر سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے سبز رنگ کا ہو گیا اور زوں زوں کی آوازیں بھی سنائی دینا بند ہو گئی۔

"لو۔ اندر کے سارے سائنسی آلات تو بلاک ہو گئے۔ اب باقی ہماری کارروائی رہ گئی ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر مشین کو وہیں چھوڑ کر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے پھاٹک کے اندر بنی ہوئی کھڑکی کے کی ہول پر مشین پسٹل کی نال رکھی اور پھر ہاتھ سختی سے دبا کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو زوردار جھٹکا لگا لیکن لاک کے پرخچے اڑ گئے اور عمران نے لات مار کر اس کی چھوٹی کھڑکی کو کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے وہاں کوئی آدمی موجود نہیں تھا البتہ پھاٹک کے ساتھ بنے ہوئے کمرے سے ایک آدمی باہر کی طرف لپکتا ہوا نظر آیا۔ وہ شاید دھماکے کی آواز سن کر اس کی بارے معلوم کرنے باہر آ رہا تھا لیکن عمران کی فائرنگ سے چیختا ہو ان سیڑھوں پر گر کر پلٹ کر نیچے زمین پر آ گرا جبکہ عمران فائر کرنے کے بعد وہاں رکا نہیں بلکہ تیزی سے دوڑتا ہوا سامنے جو عمارت تھی اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باقی ساتھی تیزی سے گر کر عمارت کی طرف دوڑے چلے جا رہے تھے اور اس سے پہلے کہ عمارت تک پہنچتے اچانک دیوار میں ایک طاقچہ سا نمودار ہوا اور اس میں سے مشین گن کی نال باہر کو نکلتی ہوئی دکھائی دی۔ اس

کے بالکل سامنے دوڑتی ہوئی جولیا اور صالحہ میں سے صالحہ نے ہاتھ اونچا کیا اور دوسرے ہی لمحے گولیوں کی بارش اس باہر نکلی ہوئی مشین گن کی نال پر اس طرح پڑی کہ اس کے پرزے اڑتے چلے گئے جبکہ صالحہ رکی نہیں بلکہ ڈورتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اسی لمحے عمارت کے اندر فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران اور صفدر دوڑتے ہوئے ایک راہدری میں بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک سائیڈ پر موجود بند دروازہ یکلخت کھلا تو عمران نے جمپ لگایا اور دوسرے ہی لمحے وہ دروازے پر موجود ایک مسلح آدمی کو لئے فرش پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی عمران اس طرح اچھل کر اٹھا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور اٹھتے ہی اس نے کمرے میں پہلے سے موجود آدمی کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔

"بولو لارڈ کارلس کہاں ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے دباؤ کم کرتے ہوئے کہا۔

"وہ۔۔ وہ اپنے آفس میں۔۔۔۔۔ آفس میں۔"۔۔۔۔۔ اس کی آدمی کے منہ سے خرخراہٹ بھری آواز نکلی اور پھر عمران نے چند لمحوں بعد لارڈ کارلس کے آفس کا راستہ معلوم کر لیا تو اس نے پیر کہ دبا کر جھٹکا دیا تو اس کی آدمی کا جسم ایک بار پھر اچھلا اور پھر نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔

"آؤ صفدر ہمیں اس کی لارڈ کارلس کو کور کرنا ہے۔ تنویر اور
باقی ساتھی یہاں موجود ہر شخص کو ہلاک کر دیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر وہ دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھ گئے جدھر لارڈ کارلس کا آفس تھا۔

"اتنی گڑبڑ کا اسے پتہ ہی چل نہیں سکا۔ حیرت ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے عمران کے ساتھ اس طرف دوڑتے ہوئے کہا۔

"یہ سارا کمال ساؤنڈ پروفنگ کا ہے۔ اپنی سہولت کے لیے ساؤنڈ پروف آفس بنائے جاتے ہیں اور پھر وہی ان کے گلے کا پھندہ بن جاتے ہیں۔"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لارڈ کارلس کو باہر کرنا ہے تاکہ ہم اطمینان سے اس کی لیبارٹری کے بارے میں پوچھ گچھ کی جاسکے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں ایک مخصوص انداز میں بنے دروازے کے سامنے رک گئے۔ اس کی دروازے کا رنگ گہرا سرخ تھا۔ یہی نشانی عمران کو بتائی گئی تھی۔

"یہ سرخ رنگ کا دروازہ عجیب سا نہیں لگتا۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے دروازے کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے لارڈ صاحب سمجھتے ہوں کہ سرخ رنگ ان کا لکی رنگ ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے دروازے پر لات ماری اور بھاری دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور عمران اور صفدر دونوں دروازے کے اندر داخل ہو گئے۔ اندر بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا بھاری جسم اور چوڑے چہرے والے آدمی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ اس کے سر پر مار دیا اور لارڈ کارلس چیختا ہوا سائیڈ پر ہوا اور پھر جیسے ہی ایک جھٹکے سے وہ دوبارہ سیدھا ہوا عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار لارڈ کارلس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ ڈھلک کر کرسی پر ہی گر پڑا۔ دوسری بھرپور ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ چالی کے شہر گاسٹا میں واقع لیبارٹری کے ایک آفس میں انچارج ڈاکٹر ولیم کرسی پر بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے چونک کر سر اٹھایا۔ پہلے ایک نظر فون کی طرف دیکھا جیسے کنفرم کر رہے ہوں کہ واقعی انٹرکام کی ہی گھنٹی بجی ہے اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہیرلڈ بول رہا ہوں جناب۔"۔۔ دوسری طرف سے کارمن سائنس دان ڈاکٹر ہیرلڈ کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑے۔

"آپ۔ خیریت۔۔ کیسے کال کی ہے۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ سے ایک ملاقات چاہتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔

"تو آپ آفس آجائیں، ابھی۔ آپ ہمارے انتہائی معزز مہمان ہیں اور ہم سب دل سے آپ کی قدر کرتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ ڈاکٹر ولیم۔ میں حاضر ہو رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ولیم نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے ہلکی سی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ لیبارٹری میں ڈاکٹر ہیرلڈ نے سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن کو فون کر کے اپنے خلاف لیبارٹری کے سائنس دانوں کے رویئے کی شکایت کی تھی جس پر سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے لیبارٹری پر عائد تمام پابندیاں ختم کر دی تھیں تاکہ ڈاکٹر ہیرلڈ سے سب کا رویہ بہتر ہو جائے۔ اس سے انہیں ڈاکٹر ہیرلڈ کی اہمیت کا صحیح معنوں میں احساس ہوا تھا اس لئے ان کی حتیٰ الوسیع یہی کوشش ہوتی تھی کہ ڈاکٹر ہیرلڈ سے ان سے کوئی شکایت پیدا نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر ہیرلڈ اندر داخل ہوئے تو ڈاکٹر ولیم نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا۔

"تشریف رکھیں۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے مصافحہ کرنے کے بعد ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "شکریہ ڈاکٹر ولیم۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا اور میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گئے۔

"فرمائیے۔ کیا مسلہ در پیش ہے۔"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ولیم آپ اور آپ کے تمام ساتھی حتیٰ کہ لیبارٹری کا چھوٹا عملہ بھی باہر جاتے رہتے ہیں۔ آپ بھی باہر جاتے ہیں۔ لیکن مجھ پر پابندی ہے کہ میں لیبارٹری سے باہر نہیں جاسکتا۔ یہ چیز میرے لئے ذہنی کوفت کا

باعث بھی بن رہی ہے اور مجھے تفریح کا موقع بھی نہیں مل رہا جس کی وجہ سے میرے اندر ذہنی دباؤ اور پریشانی پیدا ہو رہی ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔

"دیکھیں ڈاکٹر ہیرلڈ آپ اپنی پوزیشن کو خود ہم سے بھی زیادہ بہتر انداز میں سمجھتے ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ آپ کو واپس لے جانے کے لئے کام کر رہے ہیں اور یہ تو مجھے معلوم ہے کہ آپ از خود یہودی کاز کے لئے کام کرنا چاہتے تھے لیکن آپ نے اس بات پر اصرار کیا کہ آپ کو اغوا کر کے لے جانے کا ڈرامہ کیا جائے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں آپ کا مقصد اپنا تحفظ تھا کہ اگر کارمن حکومت آپ کو واپس لے جاتی ہے تو آپ پر کوئی حرف نہ آئے اور آپ کو کارمن کا غدار نہ سمجھا جائے لیکن اس بار ہم نہیں چاہتے کہ دشمن آپ تک پہنچ سکیں۔ ایسی صورت میں آپ کا باہر جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ کوئی آدمی بھی آپ کو پہچان سکتا ہے اس طرح آپ کی یہاں موجودگی کی اطلاع دشمنوں تک پہنچ سکتی ہے اور اسی لئے آپ پر پابندی لگائی گئی ہے۔"۔۔۔

ڈاکٹر ہیرلڈ ہنس پڑا۔

"ورنہ ہمارا مقصد آپ کو پریشان کرنا نہیں ہے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات سو فیصد درست ہے لیکن اس کے کوئی حل ہونا چاہیئے۔ اس بار میں اپنی باقی زندگی اس طرح قید میں تو نہیں گزار سکتا۔ آخر میں بھی آپ کی طرح انسان ہوں میرے بھی جذبات ہیں ہیں۔ مجھے بھی وہ سب کچھ چاہیئے جو ایک انسان کی خواہش ہوتی ہے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن آپ بتائیں کہ آپ کے ذہن میں اس کا حل ہے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے جلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس پر بہت سوچا ہے۔ میرے ذہن میں اس کا ایک حل آیا تو ہے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔

"کون سا حل۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے چونک کر کہا۔ "میرے چہرے کی پلاسٹک سرجری کرائی جائے جس سے چہرہ بدل جائے تو پھر مجھے کوئی نہ پہچان سکے گا اور میں اطمینان سے لیبارٹری میں کام بھی کرتا رہوں گا اور نارمل انسانوں کی طرح زندگی بھی گزارتا رہوں گا۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔ "اوہ واقعی۔ آپ انتہائی ذہین انسان ہیں۔ یہ واقعی قابل عملتجویز ہے۔ میرے ذہن میں یہ پہلو آیا ہی نہ تھا لیکن اس کے ماہر کو ولنگٹن سے بلوانا پڑے گا۔ یہاں گاسٹا میں تو ایسا کوئی ماہر شاید نہ مل سکے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"منگوائیں اور جتنی جلد ممکن ہو سکے منگوائیں۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔ "ایک منٹ۔ میں معلوم کرتا ہوں۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے کہا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس راون کلب۔"۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں۔ ہنری سے بات کراؤ۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"یس سر ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہنری بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ "ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں لیبارٹری سے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"اوہ۔۔یس۔ ڈاکٹر صاحب حکم۔"۔۔۔۔ ہنری نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا گاسٹا میں کوئی ماہر پلاسٹ سرجری سرجن نے موجود ہے۔ میں نے ماہر کہا ہے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"آپ کو پلاسٹک سرجری کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔"۔۔۔۔ ہنری نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ضرورت ہے تو پوچھ رہا ہوں۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔ شاید وہ نہیں چاہتا

تھا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کے سامنے دوسری طرف سے ایسی بے تکلفی ظاہر کی جائے لیکن انہیں خیال ہی نہ رہا تھا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ تو کافی فاصلے پر ہیں اور ظاہر ہے وہ ہنری کی آواز سن ہی نہیں سکتے تھے۔

"ایک ماہر ہے۔ ڈاکٹر ڈونلڈ بڑے طویل عرصہ تک وہ ولنگٹن میں پریکٹس کرتا رہا ہے اور وہاں کے چند ٹاپ پلاسٹک سرجنوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ چونکہ آبائی طور پر گاسٹا کے رہنے والا ہے اس لئے اپنے آبائی علاقہ میں رہنے کے بارے میں اس نے سوچا اور پھر وہ دس سال پہلے یہاں شفٹ ہو گیا۔ اس کی مہارت کا تو ایک زمانہ قائل ہے۔"۔۔۔۔ہنری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"واہ۔۔ویری گڈ کہاں ہے ان کا کلینک۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فیئر کالونی میں اس کی رہائش گاہ ہے اور ہسپتال بھی اس کی کوٹھی کے اندر ہے۔ وہ ہمارے کلب کے پرانے گاہک ہیں اور میرے ان سے ذاتی تعلقات ہیں اگر آپ کہیں تو میں ان سے بات کر کے آپ کا تعارف کرا دوں۔"۔۔۔۔ہنری نے کہا۔

"ان کا ایڈریس بھی بتا دو اور فون نمبر بھی۔ ان سے میرا تعارف بھی کرا دو۔ میں ان سے فون پر بات کر کے ان سے وقت لے لوں گا۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ولیم نے کہا تو ہنری نے ڈاکٹر ڈونالڈ کا ایڈریس اور فون نمبر بتا دیا جو ڈاکٹر ولیم نے سامنے موجود پیڈ پر لکھ لیا۔ میں ان کو فون کر کے پھر بات کرتا ہوں۔"۔۔۔ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ولیم نے ریسیور رکھ دیا۔

"آپ پر قسمت واقعی مہربان ہے ڈاکٹر ہیرلڈ۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ولیم نے ریسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا تو ڈاکٹر ولیم نے ہنری سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی تو ڈاکٹر ہیرلڈ کا چہرہ چمک اٹھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب جب اس کا چہرہ مستقل طور پر بدل جائے گا تو پر بطور ڈاکٹر ہیرلڈ اسے کوئی نہ پہچانے گا تو وہ آزادانہ زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ وسیع و عریض کمرہ آفس

کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ مہاگنی کی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک چوڑے جسم اور لمبے قد کا آدمی گرے کلر کا سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سفید رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات اس طرح نمایاں تھے جیسے وہ ابھی کئی افراد کو ہلاک کر کے آفس میں آیا ہو۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہر صورت میں ختم ہونا چاہیئے۔ یہ لوگ اس بار مور گو کے لیے روز بروز خطرناک بنتے جا رہے ہیں۔"۔۔۔۔اس آدمی نے خود کلامی کا سے انداز میں بڑبڑاتے ہوے کہا اور اسی لمحے میز پڑے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔۔اس آدمی نے سخت اور انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ "ٹرنڈا سے ولیم کی کال ہے جناب۔"۔۔۔۔دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ولیم۔ وہ کون ہے۔"۔۔۔۔چیف نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"وہ فاریسٹ شپیشل چیف انچارج ہے۔ چیف۔"۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو اس نے یہاں کیوں فون کیا ہے لارڈ کارلس سے بات کرتا۔ تم نے مجھے کال کیوں ملا دی نانسنس۔"۔۔۔۔چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں نے اسے یہی کہا تھا لیکن اس کا کہنا ہے کہ لارڈ کارلس کے بارے میں ہی تو وہ اطلاع دینا چاہتا ہے۔"۔۔۔دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ کارلس کے بارے میں اطلاع۔۔ کیا مطلب۔۔ کیسی اطلاع۔ بہر حال بات کراؤ۔"۔۔۔۔چیف نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"مور گو چیف کی خدمت مور گو ولیم حاضر ہے اور اپنی جان نذرانے کے طور پر پیش کرتا ہے۔"۔۔۔۔چند

لمحوں بعد دوسری طرف سے انتہائی عجز وانکسار بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"توتم مورگو ہو۔ گڈ۔ بولو کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے تم نے یہاں۔"۔۔۔۔۔ مورگو چیف نے قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"چیف۔ لارڈ کارلس اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو مورگو چیف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔ کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ ایسا ہو نہیں سکتا۔ نہیں۔ نہیں۔ اٹ از امپوسیبل۔"۔۔۔۔۔ مورگو چیف نے حلق کے بل چیختے ہوئے اور ہذیانی لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہے چیف۔ لارڈ کارلس کی لاش ایک کرسی پر موجود ہے اسے رسیوں سے باندھا گیا ہے۔ ان کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں۔ چہرہ بے پناہ تکلیف سے مسخ نظر آرہا ہے اور ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔"۔۔۔۔۔ ولیم نے کہا۔

"یہ کس نے کیا ہے۔ تم وہاں کیسے پہنچ گئے۔ تفصیل سے بات کرو۔"۔۔۔۔۔ اس بار مورگو چیف نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

وہ اس بار دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات مزید نمایاں ہو گئے تھے۔

"سر میں ڈیوٹی جوائن کرنے کے لئے فاریسٹ چیک پوسٹ پر پہنچا تو وہاں قتل عام کیا گیا تھا۔ وہاں کوئی زندہ آدمی موجود نہ تھا۔ خاص طور پر آں مدرے گروپ کی میڈم جینٹ اور اس کی دو ساتھی عورتوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا۔ جس پر مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ سب کچھ پاکیشیائی ایجنٹوں نے نہ کیا ہو۔ جس کے بارے میں جینٹ نے بتایا تھا۔ چنانچہ میں فوراً فاریسٹ ہیڈ کوارٹر پہنچا تو وہاں بھی قتل عام کیا گیا تھا۔ پھر میں نے وہاں مشینری کو چیک کیا۔ اس مشینری کے بارے میں مجھے ہیڈ کوارٹر کے ایک آدمی نے بتایا تھا۔ وہ میرا دوست

تھا۔ چونکہ ہیڈ کوارٹر میں آنے جانے والے چیک پوسٹ سے گزرتے تھے اور میں مورگو ہوں اس لئے وہ میرے دوست تھے میں نے مشینری چیک کی تو پتا چلا کہ ہیڈ کوارٹر میں چار مرد اور دو عورتیں داخل ہوئیں انہوں نے تمام سائنسی حفاظتی انتظامات کو کسی طرح بلاک کر دیا پھر سب کو ہلاک کر کے انہوں نے لارڈ کارلس کو کرسی پر رسی سے باندھ دیا اور پھر انہیں ہوش میں لایا گیا۔ اس کے بعد اس سے پوچھ کچھ کی گئی۔ یقیناً لارڈ کارلس نے انہیں کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا ہو گا۔ اس کے بعد ان کے لیڈر نے خنجر سے ان کی ناک کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کاٹ دیئے۔ اس کے بعد اس نے لارڈ کارلس کی پیشانی پر ضربیں لگائیں تو لارڈ کارلس شاید ہپناٹائز ہو گئے اور انہوں نے پوری تفصیل بتا دی۔"۔۔۔۔۔ ولیم نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیا تفصیل بتائی۔"۔۔۔۔۔ چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے بتایا کہ سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے روڈی لیبارٹری سے ڈاکٹر ہیرلڈ کو ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے نکال کر چالی کے شہر گاسٹا میں موجود لیبارٹری میں پہنچا دیا ہے اور اب ڈاکٹر ہیرلڈ گاسٹا میں ہے لیکن وہ گاسٹا لیبارٹری کے بارے یں کوئی تفصیل نہ بتا سکے کیونکہ انہوں نے اسے دیکھا نہیں تھا۔ پھر اس آدمی نے لارڈ کارلس کو گولی ماردی گی۔ اس کے بعد وہ ہیڈ کوارٹر سے چلے گئے۔"۔۔۔۔۔ ولیم نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم واپس چلے جاؤ۔ میں آں مدرے سے کہہ دیتا ہوں۔ وہ یہاں پر ہیڈ کوارٹر کا چارج سنبھال لے۔"۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"سوری چیف۔ ماسٹر آں مدرے اور ان کے ساتھیوں کو پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مجھے ایک پولیس آفیسر نے اس بارے میں بتایا ہے کہ ماسٹر آں مدرے اور اس کے ساتھیوں کا ان کے ہیڈ کوارٹر میں ایسے ہی قتل عام

کیا گیا ہے جیسے فاریسٹ چیک پوسٹ میں لارڈ کارلس کا اور ان کے ساتھیوں کا کیا ہے۔"۔۔۔۔۔ ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب۔ کیا ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں ہیڈ کوارٹر کا کوئی بندوبست کرتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ چیف نے کہہ کر ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما رہا تھا۔ چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھا پھر اس نے بے چینی سے آفس میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ اس کا چہرہ مسلسل رنگ تبدیل کر رہا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ مٹھی بھر پاکیشیائی ایجنٹ۔ انہوں نے مورگو کی جڑا کھاڑ دی۔ انہوں نے ماسٹر آن مدرے کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا۔ انہوں نے شپیشل سکشن کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا۔ مورگو جو پوری دنیا پر حکومت کرنا چاہتی ہے۔ کیا ان مٹھی بھر ایجنٹوں کے سامنے بے بس ہو جائے گی۔ کیا مورگو ان کا خاتمہ نہیں کر سکتی۔"۔۔۔۔۔ مورگو چیف نے مٹھیاں بھیجتے ہوئے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اس بار اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہ گیا کہ ان کا سامنا مورگو سٹارز سے کرایا جائے۔ وہی ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔" مورگو چیف نے بڑبڑا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا جیسے آخری نیجے پر پہنچ گیا ہو۔ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ اس نے فون اٹھا کر فون سیٹ کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔"۔۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مورگو چیف بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ مورگو چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ مورگو سٹارز نارمن بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لیکن لہجہ نرم تھا۔

"ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ مورگو سٹارز کو پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف میدان میں اتارا جائے کیونکہ ان مٹھی بھر لوگوں نے مورگو کی بنیاد اکھاڑ دی ہے۔ ہم جو پوری دنیا بھر میں حکومت کرنے کا سوچ رہے ہیں ہمارے ہیڈ کوارٹروں کو وہ اس طرح تباہ کر کے روندتے چلے جا رہے ہیں جیسے کوئی وحشی ہاتھی چیونٹیوں کو روندتا ہے۔"۔۔۔۔۔ مورگو چیف نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ "تفصیل پلیز۔ ہمیں تو کسی بات کا علم نہیں ہے۔"۔۔۔۔۔ سٹارز چیف نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا تو مورگو چیف نے کارمن سائنس دان کے فرضی اغوا سے لے کر لارڈ کارلس اور ماسٹر آن مدرے کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔۔ اوہ۔۔ ماسٹر آن مدرے اور اس کا سکشن ہلاک ہو گیا ہے۔ یہ واقعی بہت برا ہوا۔ یہ لوگ انتہائی برق رفتاری سے کام کرتے ہیں۔ وہ سائنس دان کہاں ہے۔"۔۔۔۔۔ چیف سٹارز نے پوچھا۔

"مجھے ایکریمیا کی سیکرٹری سائنس نے جو خود بھی مورگو ہے رپورٹ دی تھی کہ انہوں نے کارمن سائنس دان ڈاکٹر ہیرلڈ کو روڈی لیبارٹری سے خاموشی سے نکال کر چالی کے شہر گاسٹا کی لیبارٹری پہنچا دیا ہے۔ اس بار ڈاکٹر ہیرلڈ گاسٹا لیبارٹری میں موجود ہے۔"۔۔۔۔۔ مورگو چیف نے کہا۔

"اس کا علم لارڈ کارلس یا ماسٹر آن مدرے کو تھا یا نہیں۔"۔۔۔۔۔ سٹار چیف نے کہا تو مورگو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"آن مدرے کو نہیں تھا البتہ لارڈ کارلس کو تھا کیونکہ وہاں ل صب خفیہ مشنیری سے یہی رپورٹ ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس پر تشدد کر کے اس سے یہ بات معلوم کر لی تھی۔"۔۔۔۔۔ مورگو چیف نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو ڈاکٹر ہیرلڈ کو فوری وہاں سے نکالنا پڑے گا۔ آپ ایسا کریں کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو فوری طور پر گاسٹا لیبارٹری سے نکال کر سٹار ہیڈ کوارٹر بھجوا دیں۔ یہاں وہ مکمل طور پر محفوظ رہیں گے جبکہ ہم ان پاکیشیائی ایجنٹ کے خاتمے کا مشن شروع کر دیں گے۔ میں ذاتی طور پر ان کے لیڈر عمران کو جانتا ہوں۔ وہ انتہائی خطرناک

ایجنٹ ہے لیکن وہ ہمارے ہاتھ سے نہیں بچ سکے گا۔ جب کہ ہم اس گروپ کو یقینی طور پر ختم کر دیں گے تو پھر ڈاکٹر ہیر لڈ کو آپ جس لیبارٹری میں چاہے بجھوا سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ سٹار چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے یہ اچھی تجویز ہے۔ وہ فارمولا ریورس سرکل جس پر ڈاکٹر ہیر لڈ کام کر رہا ہے۔ وہ ہم یہودیوں کے لئے بے حد اہم ہے۔ ہم نے اسے ہر صورت مکمل کرانا ہے۔"۔۔۔۔۔ مور گو چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا۔"۔۔۔۔۔ سٹار چیف نے کہا۔

"ڈاکٹر ہیر لڈ کو سٹار ہیڈ کوارٹر کون لے جائے گا۔ باہر کی دنیا کا کوئی آدمی تو سٹار ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہیں جانتا۔"۔۔۔۔۔ مور گو چیف نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر ہیر لڈ کو کاناڈا کے مشہور شہر پرنس جارج کے ہوٹل گرین ویلی پہنچا دیں۔ وہ وہاں کوئی بھی کمرہ لے کر رہائش رکھ لیں البتہ اپنا نام ڈاکٹر ہیر لڈ آف کارمن درج کرائیں۔ ہم انہیں وہاں سے لے لیں گے۔"۔۔۔۔۔ سٹار چیف نے کہا۔

"اوکے۔"۔۔۔۔۔ مور گو چیف نے کہہ کر کریڈل دبا دیا پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر یکے بعد دیگرے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف۔"۔۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مودبانہ تھا۔

"ایکریمیا کے سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن سے بات کراؤ۔ فوراً۔"۔۔۔ مور گو چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تجویز اچھی ہے کہ جب تک یہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم نہ ہو جائیں تب تک ڈاکٹر ہیر لڈ اور اس کے فارمولے کو سٹار ہیڈ کوارٹر میں محفوظ رہنا چاہیئے۔"۔۔۔۔۔ مور گو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔۔۔ مور گو چیف نے کہا۔ سیکرٹری سائنس سے بات کریں چیف۔"۔۔۔۔۔ نسوانی آواز میں

کہا گیا۔

"ہیلو مور گو چیف لارڈ ڈور تھی بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ مور گو چیف نے اس بار اپنا نام بھی ساتھ بتایا کیونکہ جب سے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں انہیں معلوم ہوا تھا کہ یہ لوگ آوازوں کی نقل کر لیتے ہیں تو مور گو چیف نے اپنا نام کوڈ کے طور پر لینا شروع کر دیا تھا۔ اور سیکرٹری سائنس کے ساتھ یہ بات طے ہو گئی تھی کہ سیکرٹری سائنس اپنا نام بتائیں گے اور مور گو چیف بھی ساتھ اپنا نام بتائیں گے۔

"یس سر۔ سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارڈ ولسن آپ کو لارڈ کارلس کے بارے میں اطلاعات مل چکی ہوں گی"۔۔۔۔۔ لارڈ ڈور تھی نے کہا۔

"نہیں سر کیا ہوا ہے۔ لارڈ ولسن نے چونک کر پوچھا تو لارڈ ڈور تھی نے تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ تو یہ خطرناک ایجنٹ گاسٹا پہنچ جائیں گے۔ ویری بیڈ۔"۔۔۔۔۔ لارڈ ولسن نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا بندوبست میں نے کر لیا ہے۔"۔۔۔۔۔ لارڈ ڈور تھی نے کہا۔

"کیا سر۔"۔۔۔۔۔ لارڈ ولسن نے چونک کر پوچھا تو لارڈ ڈور تھی نے ڈاکٹر ہیر لڈ کو سٹار ہیڈ کوارٹر بجھوانے کی بات کر دی۔

"یہ اچھا انتظام ہے لیکن میرے لیے کیا حکم ہے۔"۔۔۔۔۔ سیکرٹری سائنس نے لارڈ ولسن سے کہا۔

"آپ فوری طور پر ڈاکٹر ہیر لڈ کو کسی انتہائی ذمہ دار آدمی کے ساتھ گاسٹا کے مشہور شہر پرنس جارج بجھوانا ہے۔ وہاں ایک ہوٹل ہے گرین ویلی۔ وہاں ڈاکٹر ہیر لڈ نے اپنے نام کے ساتھ کارمن لگا کر رہائش رکھنی ہے۔ وہاں سے سٹار چیف منگوالے گا لیکن یہ کام فوری ہونا ہے ایسا نہ ہو کہ ہم سوچتے رہ جائیں اور پاکیشیائی ایجنٹ ڈاکٹر ہیر لڈ کے سر پر پہنچ جائیں اور ہاں یہ بات نوٹ کر لیں کہ ریورس سرکل والا فارمولا بھی ڈاکٹر

ہیرلڈ کے ساتھ ہوں اچاہیئے۔"۔۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے کہا۔"لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ولیم بے حد ذمہ دار آدمی ہیں۔ میں انہیں ابھی فون پر احکامات دے دیتا ہوں لیکن چالی اور کاناڈا میں تو بہت طویل فاصلہ ہے وہاں تک پہنچنے کے لئے تو راستے میں کئی فلائٹس تبدیل کرنا پڑیں گی اور بہت جلدی بھی کی جائے تب بھی پانچ دن تو لگ ہی جائیں گے۔"۔۔۔۔۔سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر ولیم کو کہہ دیں۔ وہ جیٹ جہاز چارٹرڈ کرا کر کاناڈا پہنچیں تمام اخراجات مور گوادا کرے گی۔"۔۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے کہا۔

"یس سر۔ پھر ٹھیک ہے سر۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ڈورتھی نے ریسیور رکھ دیا ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران کے ساتھی یورپی میک آپ میں چالی کے بڑے شہر گاسٹا کے ایک ہوٹل میں رہائش پزیر تھے۔ انہیں یہاں آئے ہوئے اج دوسرا دن تھا اور جب سے وہ آئے تھے اپنے اپنے کمروں میں ہی بند تھے جبکہ عمران کا کمرہ مستقل بند تھا اور وہ اپنی عادت کے مطابق تقریباً سارا دن باہر گزار کر جب آتا تھا تو کچھ بتانے کی بجائے بات کو اگلے روز تک ٹال دیتا تھا۔ آج بھی سارے ممبران صفدر کے کمرے میں مجود تھے اور عمران غائب تھا۔

"آخر عمران کیا کرتا پھر رہا ہے۔"۔۔۔۔۔جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہیں آوارہ گردی کرتا پھر رہا ہوگا۔"۔۔۔۔۔تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور ان کے ہنسنے پر تنویر خود بھی ہنس پڑا کیونکہ اسے بھی سمجھ آگئی تھی کہ اس نے جھلاہٹ میں عمران کو آوارہ گرد قرار دے کر واقعی معنی خیز بات کی ہے۔

"میرا خیال ہے کہ مشن کسی بھنور میں پھنس گیا ہے۔"۔۔۔۔۔کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"بھنور کیسا بھنور۔"۔۔۔۔۔صفدر نے اچانک پوچھا اور باقی سارے ساتھی بھی سوالیہ نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

"اگر مشن میں اب تک ہونے والے واقعات پے نظر ڈالی جائے تو عجیب سی تصویر بنتی ہے۔ پہلے تو یہ معلوم ہی نہیں ہو رہا تھا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو کہاں رکھا گیا ہے پھر عمران صاحب کو حتمی اطلاع ملی کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو ٹرنڈا میں دیکھا گیا ہیں چناچہ ہم ٹرنڈا پہنچ گئے وہاں آن مدرے کے سکشن ہیڈ کوارٹر کے بعد ہم جنگل میں لارڈ کارلس کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔ لارڈ کارلس سے معلومات ملیں کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو روڈی لیبارٹری میں بھیجا گیا تھا لیکن پھر سیکرٹری سائنس نے اسے وہاں سے نکال کر یہاں چالی کے شہر گاسٹا میں بھجوا دیا ہے۔ گاسٹا خاصا بڑا شہر ہے اور یقیناً لیبارٹری کہیں مصافات میں ہی خفیہ ہو گی۔

"عمران صاحب کے لئے اسے تلاش کرنا مشکل نہیں ہے۔ وہ ایسے بے شمار طریقے اور راستے جانتے ہیں جن سے لیبارٹری کو ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود دو روز سے ہم یہاں موجود ہیں اور عمران صاحب غائب ہیں تو اس سے میرا اندازہ ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو یہاں سے بھی کہیں اور شفٹ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ مشن بھنور میں پھنس گیا ہے باوجود شدید کوشش کے اس کا آخری سرا ہاتھ نہیں آ رہا۔"۔۔۔۔۔کیپٹن شکیل نے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اگر اس سیکرٹری سائنس نے سب کچھ کیا ہے اور وہی سب کچھ کر رہا ہے تو اس کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر اس سے حتمی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔"۔۔۔۔۔تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کا یہ اصول ہے کہ وہ اعلیٰ سرکاری افسروں کے خلاف کاروائی نہیں کرتے کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پاکیشیا کے اعلی افسروں کے خلاف دوسرے ممالک کے ایجنٹ بھی کام کر سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔صفدر نے کہا۔

"یہ صرف عمران کا ذاتی رویہ نہیں ہے بلکہ یہ دنیا بھر کی ایجنسیوں کا اخلاقی ضابطہ ہے کہ سوائے ناگزیر

صورت حال کے اعلیٰ حکام اور سرکاری افسروں کے خلاف کوئی کاروائی نہ کی جائے۔"۔۔۔۔۔جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی درمیان میں موجود میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے چونکہ یہ کمرہ صفدر کے نام تھا اس لئے صفدر نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس مارشل بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔صفدر نے موجودہ میک میں رکھا گیا نام لیتے ہوئے کہا۔

"صرف مارشل سے کیا ہوتا ہے یا تو فلیڈ مارشل ہوتا ہے یا پھر مارشل لاء بھی لگایا جاتا ہے۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو صفدر اچھل پڑا۔

"مسٹر مائیکل۔آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔صفدر نے عمران کا کوڈ نام لیتے ہوئے کہا تو اس کے سارے ساتھی بھی چونک پڑے۔چونکہ لاوڈر کا بٹن پریس نہیں تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز ان تک نہ پہنچ رہی تھی۔

"اپنے کمرے کے فون سے بات کر رہا ہوں۔میں نے پہلے ہوٹل والوں سے پوچھا کہ چنڈال چوکری کہاں موجود ہے تو انہوں نے تمہارے کمرے کا نمبر بتا دیا۔"۔۔۔۔۔عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔میں آپ کے الفاظ پر شدید احتجاج کرنے آپ کے کمرے میں بذات خود آرہا ہوں۔"۔۔۔۔۔صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیں سب۔عمران صاحب کی واپسی ہو گئی ہے۔"۔۔۔۔۔صفدر نے کہا۔

"عمران کی نہیں ٹارزن کی واپسی کہو۔"۔۔۔۔۔تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم آخر کہاں غائب رہتے ہو اور کیا کرتے رہتے ہو۔"۔۔۔۔۔عمران کے کمرے میں پہنچ کر سب سے پہلے جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں دیکھتا پھر رہا ہوں کہ ہم ایشائی کتنے پسماندہ ہیں جبکہ مغربی دنیا کے لوگ کتنے ایڈوانس ہے لیکن یہ ساری دور کی باتیں تھیں۔قریب جانے پر معلوم ہوا کہ یہاں بھی وہی مسائل ہے جو ایشیا میں ہیں۔"۔۔۔۔۔عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

ان سب کے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ انہیں عمران کی بات پوری طرح سمجھ نہیں آ سکی۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔"۔۔۔۔۔صفدر نے کہا۔

"ایشیا میں شادیاں کرانا ایک کاروبار بن چکا ہے اور ہر گلی میں میرج بیورو کھل گئے ہیں جو شادیاں کراتے ہیں لیکن یہاں میں نے ایک بورڈ پر پڑھا تو مجھے یہاں کی ترقی نے بہت متاثر کیا یہاں مین بورڈ موجود تھا جس پر لکھا ہوا تھا کپل میکر یعنی جوڑے بنانے والا۔اب تم خود سوچو ہمارے ہاں تو یہ نظریہ عام ہے کہ جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں لیکن یہاں جوڑے بنانا باقاعدہ کاروبار بن چکا ہے۔ہے نا ترقی۔میں نے سوچا کہ چلو اپنا جوڑا بنانے کے لئے ان کی خدمات حاصل کروں۔چنانچہ میں نے ان سے درخواست کی کہ میرا جوڑا بنایا جائے۔انہوں نے میرا انٹرویو لینا شروع کر دیا۔اور مجھ سے سوالات پوچھ پوچھ کر کمپیوٹر میں فیڈ کرنے شروع کر دیئے۔"۔۔۔۔۔عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔

"کیسا انٹرویو تھا عمران صاحب۔"۔۔۔۔۔صفدر نے کہا۔

"مثلاً آپ کیا پسند کرتے ہیں۔آپ اپنے جوڑے کے لئے کیسا رنگ کیسا لباس پسند کرتے ہیں۔اس طرح کے بے شمار سوالات تھے۔میں نے سب سوالوں کے جواب دے دیئے تو آخر میں انہوں نے پوچھا کہ آپ کو اپنے جوڑے کے لئے کوئی خاتون پسند ہے تو میں نے فوراً جولیا کا نام لے دیا تو انہوں نے جولیا کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا اور کیا جاتا ہے جواب میں میں دیتا رہا وہ کمپیوٹر میں فیڈ کرتے رہے آخر میں انہوں نے

ایک بٹن دبایا اور کمپیوٹر میں فیڈ شدہ ساری معلومات ایک دوسرے میں ضم ہوئیں اور نتیجہ نکل آیا اور میرے ممکنہ جوڑے کا نام جولیا لکھا ہوا سکرین پر نظر آنے لگا۔ میں نے انہیں کہا کہ اصل مسئلہ تنویر ہے۔ وہ حل کر دو انہوں نے تنویر کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا تو میں یہ کہہ کر وہاں سے آ گیا کہ اتنے سارے سوالات کے جواب میں اکیلا نہیں دے سکتا۔ تنویر کو ساتھ لے کر آ جاؤں گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں تمہاری بکواس سننے نہیں آئے۔ یہ بتاؤ مشن کا کیا ہوا۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ہونا کیا ہے۔ تم ہوٹل کے کمروں میں بیٹھے گپ شپ لگا رہے ہو اور میں آسمانوں کی بجائے زمین پر جوڑے بنواتا پھر رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر غصے کے آثار ابھر آئے۔

"عمران صاحب وہ لیبارٹری جہاں ڈاکٹر ہیرلڈ کو پہنچایا گیا ہے اس بارے میں کچھ معلوم ہوا۔"۔۔۔۔۔ جولیا کے جواب دینے سے پہلے کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جواب دینے کے لئے جولیا نے اپنا کھلتا ہوا منہ دوبارہ بند کر لیا۔

"معاملات بے حد پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ لگتا ہے کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے عمران صاحب پلیز کھ کر بتائیں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیبارٹری کو ٹریس کرتے ہوئے ایک ایسا آدمی مل گیا جو نہ صرف لیبارٹری کے بارے میں جانتا تھا بلکہ لیبارٹری میں ہونے والے تمام واقعات کا اسے بخوبی علم تھا۔ اس سے جو معلومات ملی ہیں انہوں نے مجھے چکرا دیا ہے۔ اس نے بتایا کہ کارمن سائنس دان کو یہاں لیبارٹری تک محدود کر دیا گیا جس پر ڈاکٹر ہیرلڈ نے ڈاکٹر

ولیم لیبارٹری انچارج سے احتجاج کیا ڈاکٹر ولیم نے اسے بتایا کہ اسے اس لئے لیبارٹری تک محدود رکھا گیا ہے کہ کہیں کارمن اور پاکیشیائی ایجنٹ اسے پہچان نہ لیں اس پر ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا یعنی چالی کے ایک ماہر پلاسٹک سرجن سے باقاعدہ ڈاکٹر ہیرلڈ کی پلاسٹک سرجری کرا کر اس کے چہرے کے خدوخال مکمل طور پر تبدیل کر دیئے گے۔ اس کے بعد اچانک ڈاکٹر ولیم کو مور گو چیف جیسے موجود چیف کہا جاتا ہے نے حکم دیا کہ ڈاکٹر ہیر لد کو اپنے ساتھ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کاناڈا کے شہر پرنس جارج پہنچا آئے اور ڈاکٹر ہیرلڈ کو وہاں کے ہوٹل گرین ویلی میں کمرہ دلوا کر ڈاکٹر ولیم واپس آ جائیں چنانچہ ڈاکٹر ولیم، ڈاکٹر ہیرلڈ کو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے سے لے کر کاناڈا چلے گئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔"۔۔۔۔۔ عمران نے بھی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ لارڈ کارلس سے ہم نے ان کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لیے وہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو مسلسل ادھر سے ادھر بھگاتے پھر رہے ہیں۔ جیسے جیسے ہم آگے بڑھتے ہیں وہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو کہیں اور بجھوا دیتے ہیں۔ پہلے ڈاکٹر ہیرلڈ کو ٹرنڈالے جایا گیا۔ وہاں سے اسے روڈی بھیج دیا۔ پھر روڈی سے نکال کر یہاں گاسٹا پہنچا دیا گیا اور اس بار گاسٹا سے پرنس جارج۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ اطلاع مصدقہ ہے عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں باقاعدہ ڈاج دیا جا رہا ہو۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے اس آدمی سے براہ راست ملنے اور اس سے معلومات حاصل کرنے کی بات کی ہے۔ وہ یہاں کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ آدمی کون ہے عمران صاحب اور اسے یہ ساری معلومات کیسے مل گئی ہیں۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا"گاسٹا لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر ولیم ہے اور یہ آدمی جس کا نام اسمتھ ہے ڈاکٹر ولیم کا آفس اسٹنٹ بھی ہے اور اس کی تمام خفیہ سر گرمیوں کا رازدار بھی ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا آدمی تو واقعی معلومات حاصل کر سکتا ہے لیکن آپ کی ملاقات اس سے کیسے ہو گئی۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہاں ایک کلب ہے جس کا نام این راڈ کلب ہے اس کا مالک اور جنرل مینیجر ایک پاجانی ہے۔ وہ طویل عرصے سے یہاں رہا ہے۔ اس کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا کہ وہ اس سارے علاقے کے بارے میں تمام تر تفصیلی معلومات رکھتا ہے تو میں اس سے ملا اور پھر ایک لمبی بات چیت کے بعد ہمارے درمیان معاملہ طے ہو گیا اور بھاری رقم کے عوض اس نے لیبارٹری کا محل وقوع بھی بتادیا اور اس کے انچارج ڈاکٹر ولیم کے بارے میں بھی بتادیا۔ میں نے اسے کہا کہ وہ کسی طرح یہ معلوم کر دے کہ کیا ڈاکٹر ولیم اس لیبارٹری میں موجود یا نہیں تو اس نے فون پر اسمتھ سے بات کی۔ اسمتھ نے اسے فون پر بتایا جو میں پہلے تمہیں بتا چکا ہوں۔ پہلے میں نے خود اسمتھ سے فون پر بات کی لیکن وہ اپنی بات پر قائم رہا تو میں نے اسے یہاں اس ہوٹل میں اپنے کمرے کا نمبر بتا کے کہا کہ وہ آکر اپنا معاوضہ لے جائے اس کے بعد میں یہاں آگیا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔"لیکن کاناڈا تو یہاں سے بہت طویل فاصلے پر ہے تقریباً براعظیم ایکریمیا کے دوسرے متضاد کنارے سمجھ لیں۔"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں لیکن اصل بات یہ معلوم کرنا ہے کہ وہاں کس لیبارٹری میں ڈاکٹر ہیرلڈ کو بھیجا گیا ہے۔"۔۔۔
۔ عمران نے کہا۔

"کیا اسمتھ کو اس کا علم ہو گا۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ضرور ہو گا کیونکہ ڈاکٹر ولیم کو بھی اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور اسمتھ ڈاکٹر ولیم کا اسٹنٹ ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس مائیکل بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا

"سر نیچے آپ کے مہمان مسٹر اسمتھ کاونٹر پر موجود ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بھیج دیں انہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔"عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ یم سب کے سامنے وہ بات کرنے سے ہچکچائے اس لئے ہم ساتھ والے کمرے میں جا رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو اور دوسرے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان سب کے کمرے آٹھویں منزل پر تھے اور اکٹھے تھے اس لئے وہ سب آسانی سے عمران کے کمرے سے نکلکر ساتھ والے کمرے میں چلے گئے۔ جبکہ اسمتھ کو لفٹ کے ذریعے آٹھویں منزل پہنچنے میں کچھ دیر ہو جانی تھی اور ایسے ہی ہوا سب ساتھیوں کے کمرے سے جانے کے دس منٹ بعد کال بیل بجی تو عمران نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک درمیانی عمر کا آدمی مجود تھا جو اپنے چہرے اور مہرے کر انداز سے ہی خاصا ہوشیار اور تیز طرار آدمی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی ٹھوری کی مخصوص بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ لالچی فطرت کا آدمی ہے۔

"میرا نام ہیری سمتھ ہے اور مجھے جاوش نے بھیجا ہے آپ کا نام۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ اس آدمی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ آؤ بیٹھو۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تھینک یو سر۔"عمران کے بات کرتے ہی اسمتھ کے لہجے میں مؤدبانہ پن ابھر آیا تھا۔

"کیا پینا پسند کرو گے۔ میں ذاتی طور پر تو ایپل جوس پینا پسند کرتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ایپل جوس گڈ۔ میں بھی یہی لوں گا۔"۔۔۔۔۔ اسمتھ نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو عمران نے فون کا ریسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کئے اور پھر روم سروس والوں کو کمرے میں دو ایپل جوس کے گلاس بجھوانے کا کہہ کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔ 'مسٹر اسمتھ۔ کیا آپ کبھی اس لیبارٹری میں گئے ہیں۔ جہاں ڈاکٹر ہیرلڈ کو بھیجا گیا ہے۔ میرا مطلب ہے پرنس جارج میں واقع لیبارٹری۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں خود تو وہاں کبھی نہیں گیا۔ البتہ یہ مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو کسی لیبارٹری میں نہیں بجھوایا گیا بلکہ حفاظت کے پیش نظر وہاں بجھوایا گیا ہے۔"۔۔۔۔ اسمتھ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ویٹر ہاتھوں میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ایپل جوس کے دو بڑے ٹِن رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ٹِن اسمتھ کی طرف اور دوسرا عمران کے سامنے رکھا اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"جوس لیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اپنے سامنے والا ٹِن اٹھا کر اس میں موجود سٹرا سے منہ لگا لیا۔ اسمتھ نے بھی ایسا ہی کیا اور پھر ان دونوں کے درمیان اس وقت تک خاموشی رہی جب تک دونوں ٹِن خالی نہیں ہو گئے۔

"مسٹر مائیکل آپ نے مجھے کچھ عنایت کرنا تھا۔"۔۔۔۔۔ اسمتھ نے کہا۔

"ہاں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جیب سے مقامی کرنسی کی بھاری مالیت کی ایک بڑی گڈی نکال کر اس نے اسمتھ کے سامنے رکھ دی۔

"گن لیں تاکہ بعد میں کوئی شکایت نہ ہو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ "اوہ نہین جناب۔ گننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تھینک یو سر۔"۔۔۔۔۔ اسمتھ نے جھپٹ کر نوٹوں کی گڈی اٹھاتے ہوئے کہا اور جلدی سے اسے اپنے

کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اس دوران عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے اتنی ہی مالیت کی ایک اور گڈی نکالی اور اسے اپنے سامنے میز پر رکھ لیا۔

"یہ۔۔"۔۔۔۔۔ اسمتھ نے آنکھیں پھاڑ کر دوسری گڈی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر اسمتھ اگر آپ نے میری مرضی کی مزید معلومات مجھے مہیا کر دی تو یہ گڈی بھی آپ کو مل سکتی ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اسمتھ کی باچھیں کھل گیئں۔ مسرت کی شدت سے اس کے چہرے کے اعصاب اس طرح پھڑ پھڑانے لگے جیسے چہرے کے اعصاب میں سے طاقتور الیکٹرک کرنٹ گزر رہا ہو۔

"یقیناً۔ یقیناً جناب۔ آپ پوچھیں۔"۔۔۔۔۔ اسمتھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی آپ نے کہا ہے کہ پرنس جارج میں ڈاکٹر ہیرلڈ کو حفاظت کے پیش نظر بھیجا گیا ہے۔ وہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور یہ بھی آپ نے ہی کہا ہے کہ آپ پہلے وہاں کبھی نہیں گئے۔ یہ دونوں باتیں الجھی ہوئی ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے اب تفصیل بتانے میں کوئی حرج نظر نہیں آ رہا۔ آپ بڑے فیاض آدمی ہیں۔۔۔۔۔"ڈاکٹر ولیم نے مجھے یہاں سے روانگی کے لئے براہ راست پرنس جارج پہنچنے کے لئے جیٹ جہاز چارٹرڈ کرانے کا حکم دیا تو میں حیران ہو گیا کیونکہ یہ بے حد مہنگا پڑتا تھا۔ میں نے یہی بات جب ان سے کی تو انہوں نے کہا کہ اس کی پیمینٹ بعد میں مور گو چیف کریں گے۔ میں نے پوچھا کہ اتنی دور لیبارٹری میں انہیں بجھوانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہاں سے قریب ہی ناڈگ میں ایک اور لیبارٹری بھی موجود ہے وہاں بجھوا دیا جائے تاکہ خرچہ بھی بچ جائے اور ڈاکٹر ہیرلڈ بھی محفوظ رہیں تو انہوں نے نے مجھے بتایا کہ پرنس جارج میں کسی لیبارٹری میں ڈاکٹر ہیرلڈ کو نہیں بھیجا جا رہا بلکہ وہاں مور گو تنظیم کے تحت ایک بہت بڑا کیمپ ہے جہاں مخصوص لوگوں کو تربیت دی

جاتی ہے یہ تربیت یافتہ مور گو سٹارز کہلاتے ہیں۔ان مور گو سٹارز کی ایک پوری تنظیم بنائی گئی ہے جو پوری دنیا کا اس وقت عملی چارج سنبھالے گی۔ جب پوری دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ کر کے پوری دنیا پر یہودیوں کا قبضہ ہو جائے گا تو یہ سن کر میں بہت حیران ہوا کیونکہ مجھے اس بارے میں بھی علم نہ تھا۔اس کے لیے میں نے اس سے پوچھا کہ ایسا نجانے کب تک ہو تو یہ سٹارز کیا کریں گئے تو ڈاکٹر ولیم نے مجھے بتایا ڈیرھ سو سٹارز تیار ہو چکے ہیں اور مزید دو سو تیار ہونے ہیں پھر انہیں پوری دنیا کی یہودی تنظیموں کے ساتھ اٹیچ کر دیا جائے گا۔اس کیمپ کا انچارج سٹار چیف نارمن ہے جو پہلے کسی ایکریمیا ایجنسیئی کا بڑا معروف اور کامیاب ایجنٹ رہا ہے۔ڈاکٹر ہیر لڈ کو حفاظت کی غرض سے نارمن کے کیمپ بجھوایا گیا ہے۔"۔۔۔۔اسمتھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا کیا پتا بتایا گیا ہے۔"۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"اس سلسلے میں رازداری برتی گئی ہے۔ڈاکٹر ولیم سے کہا گیا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہیر لڈ کو پرنس جارج کے معروف ہوٹل گرین ویلی میں رہائش پذیر کرا کر خود واپس آ جائیں۔وہاں ڈاکٹر ہیر لڈ اپنا نام ڈاکٹر ہیر لڈ آف کارمن بتائے گا تو اسے مخصوص کمرے میں پہنچا دیا جائے گا جہاں سے بعد میں نارمن کے سٹارز آ کر انہیں اپنے کیمپ لے جائیں گے۔"۔۔۔۔اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔اس کے لہجے اور انداز سے ہی عمران سمجھ گیا کہ سمتھ سچ بول رہا ہے۔

"پھر تمہاری بات ہوئی ڈاکٹر ولیم سے کہ وہ کب واپس آ رہے ہیں۔"۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"جی ہاں ایک گھنٹہ پہلے ان کا فون آیا تھا کہ وہ دو روز بعد پہنچیں گے کیونکہ انہیں راستے میں کئی فلائٹس تبدیل کرنا پڑیں گی۔

"کیا ڈاکٹر ہیر لڈ فار مولا چھوڑ گیا ہے۔"۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔وہ فار مولا ساتھ لے گئے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ چاہے وہاں لیبارٹری ہو یا نہ ہو فار مولا وہ اپنے ساتھ رکھیں گے اور ڈاکٹر ولیم نے انہیں اس کی اجازت دے دی جبکہ پہلے انہوں نے یہ کہہ کر انہیں فار مولا ساتھ نہ لے جانے کی بات کی تھی کہ وہاں کوئی لیبارٹری تو نہیں ہے جو وہ وہاں فار مولے پر کام کرتے رہیں گے لیکن جب ڈاکٹر ہیر لڈ نے اصرار کیا تو ڈاکٹر ولیم نے اجازت دے دی۔"۔۔۔۔اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر ہیر لڈ نے اپنے چہرے کی پلاسٹ سرجری کس سرجن سے کروای ہے۔"۔۔۔۔عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔بڑا مشہور سرجن ہے اس کا نام ڈونلڈ ہے۔جیکسن روڈ پر اس کا کلنک اور ہسپتال ہے۔"۔۔۔۔اسمتھ نے جواب دیا تو عمران نے سامنے موجود نوٹوں کی گڈی اس کی طرف کھسکا دی اور اسمتھ نے اس طرح جھپٹا مار کر اسے اٹھایا کہ جیسے اسے خطرہ ہو کہ گڈی کہیں غائب نہ ہو جائے۔

"تم سب کچھ بھول جاو۔کسی سے کچھ مت کہنا ورنہ تمہاری زندگی ختم ہو سکتی ہے۔"۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں سر۔آپ بے فکر رہیں اور بے حد شکریہ مجھے اجازت۔۔"۔۔۔۔سمتھ نے کہا اور تیزی سے دروازہ اس کے عقب میں بند ہوا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن کہ بریس کر کے اس کہ ڈائریکٹ کیا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز۔"۔۔۔۔رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی

آواز سنائی دی۔

"گاسٹا سے کارمن کا رابطہ نمبر دیں۔"۔۔۔۔عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔وہ کارمن میں

کارمن سیکرٹ سروس کے چیف اور اپنے دوست جونیئر کو کر رہا تھا اور در حقیقت اس کے مشن پر وہ کام کر رہا تھا۔ اسے چونکہ جونیئر کا نمبر معلوم تھا اس لئے اس کی انگلیاں تیزی سے نمبر پریس کرتی چلی جارہی تھیں۔

"یس۔"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"تین بار یس نہ کہہ دینا ورنہ جونیئر کو تم جیسی فون سیکرٹری دوبارہ نہیں ملے گی۔"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ۔۔۔۔ آپ کون ہیں۔ کہاں سے بول رہے ہیں۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں بول تو چالی کے شہر گاسٹا سے رہا ہوں اور میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی [آکسن] ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے اس بار اپنا اصل نام بتاتے ہوئے کہا کیونکہ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں گاسٹا سے پرندہ اڑ چکا ہے۔ اس لئے ان کو مزید محتاط ہونے کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

"اوہ۔۔۔۔ اوہ اچھا۔ پلیز ہولڈ کریں۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا کیونکہ فون سیکرٹری بھی عمران کو
بہت اچھی طرح جانتی تھی۔

"میں جونیئر بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"اب یہ تمہاری قسمت ہے کہ چاہے تمہاری عمر ایک ہزار سال کیوں نہ ہو جائے۔ رہو گے تم جونیئر ہی۔"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ مجبوری ہے عمران صاحب۔"۔۔۔۔ جونیئر نے اس طرح لمبا سانس لیا جیسے وہ واقعی اس پر بے حد افسردہ ہو۔

"ویسے جونیئر ہونے کا فائدہ بھی ہے کہ تم اطمینان سے آپنے آفس میں بیٹھے کافی پی رہے ہو اور میں اپنے

ساتھیوں سمیت چالی شہر کے شہر گاسٹا میں دھکے کھا رہا ہوں۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ گاسٹا میں۔ وہاں پہنچ گئے ہیں آپ۔ کیا مطلب۔ کیا ڈاکٹر ہیرلڈ کو وہاں لے جایا گیا ہے۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جونیئر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے حیرت کی شدت سے وہ اچھلتے ہوئے بول رہا ہو۔

"ڈاکٹر ہیرلڈ خود یہاں پہنچا ہے اور اس نے یہاں باقاعدہ ایک ماہر سے اپنے چہرے کی پلاسٹک سرجری کرائی ہے تاکہ اسے جونیئر بھی نہ پہچان سکے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر ہیرلڈ کو تو باقاعدہ اغوا کیا گیا ہے۔ کیا وہ واقعی گاسٹا میں ہے۔ ایسا ہے تو میں ٹیم لے کر آجاؤں وہاں۔"۔۔۔۔ جونیئر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارے ڈاکٹر ہیرلڈ نے ہمیں شٹل کاک بنادیا ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب پلیز کھل کر بتائیں صورتحال۔"۔۔۔۔ جونیئر نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ڈاکٹر ہیرلڈ کے ٹرنڈا جانے اور پھر ٹرنڈا سے گاسٹا اور اس بار گاسٹا سے کانڈا کے شہر پرنس جارج پہنچنے کی تفصیل بتادی۔

"مور گوسٹار ایجنٹ۔ اوہ اوہ میں نے سنا تو تھا کہ ایسے ایجنٹ تیار کئے جارہے ہیں لیکن میں نے اسے کسی کی خوش امیدی سمجھا تھا۔"۔۔۔۔ جونیئر نے کہا۔

"اور اس کا ہیڈ تمہیں معلوم ہے کون ہے۔ تمہارا بلکہ ہمارا دوست نارمن جو ایکریمیا کی بلیک راڈ ایجنسی کا معروف ایجنٹ تھا وہی جو دائیں ٹانگ سے ذرا لنگڑا کر چلتا تھا۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ نارمن۔ وہ واقعی کٹر یہودی تھا۔ اوہ۔۔ تو کیا ڈاکٹر ہیرلڈ اس بار اس کی تحویل میں ہے۔"۔۔۔۔ جونیئر نے کہا۔

"ہاں اور میں نے اسی لئے تمہیں فون کیا ہے کہ اب فائنل راونڈ میں بڑی مار دھاڑ ہو گی۔ اس لئے تمہارے سائنس دان کو شاید زندہ واپس نہ لایا جا سکے اور میں نے اسی لئے فون کیا کہ یہ تمہارا اور تمہارے ملک کا مشن ہے۔ اب اگر سٹار کیمپ سے ہم تمہارے ڈاکٹر ہیرلڈ کو زندہ واپس نہ لا سکے اور اس کاریورس سرکل فارمولا بھی حاصل نہ کر سکے تو تم اور تمہاری حکومت ہم پر انگلی اٹھا سکتی ہے کہ ہم نے دانستہ یہ سب کیا ہے۔ اس لئے اب دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ ہم یہاں سے واپس پاکیشیا چلے جائیں اور پھر جب ڈاکٹر ہیرلڈ کو کسی لیبارٹری میں بھیجا جائے تو دوبارہ اس کے لئے کام کیا جائے۔ دوسری صورت ہے کہ ہماری جگہ تم لے لو اور پھر مشن مکمل کرو۔ اس کا جو نتیجہ ہو گا وہ بہر حال قابل اعتراض نہیں ہو گا تو اس سلسلے میں کوئی جذباتی فیصلہ نہ کرو۔ اپنی حکومت سے مشورہ کر کے مجھے بتاو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب مجھے معلوم ہے کہ آپ کی لغت میں ناکام واپسی کے لفظ موجود نہیں ہیں۔ میں بھی آپ ہی کا شاگرد ہوں اور مجھے بھی آپ نے یہی سبق دیا تھا کہ ناکام واپسی صرف لاشوں کی ہو سکتی ہے۔ زندہ انسانوں کی نہیں۔ اس لئے یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ ناکام واپس آئیں۔ جہاں تک فارمولے کا تعلق ہے تو اصل فارمولا تو ڈاکٹر ہیرلڈ ہمارے پاس چھوڑ گئے ہیں۔ آپ جس فارمولے کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس پر وہ یہاں کام نہیں کر رہے تھے اور دنیا میں ہزاروں فارمولوں پر کام ہوتا رہتا ہے۔ ہم کسی فارمولے پر کام کو روک نہیں سکتے۔ جہاں تک ڈاکٹر ہیرلڈ کے اغوا کا تعلق ہے تو یہاں جو صورتحال پیش آئی ہے اس سے یہی تاثر ملتا ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو اغوا کیا گیا ہے لیکن آپ کی

باتوں سے یہی تاثر ملتا ہے کہ آپ کی تحقیقات کے مطابق ڈاکٹر ہیرلڈ اپنی مرضی سے گئے ہیں۔ انہیں اغوا نہیں کیا گیا۔ ایسی صورت میں ہمیں بھی ڈاکٹر ہیرلڈ کی واپسی پر بلکہ دوسرے لفظوں میں زندہ واپسی پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے اب پاکیشیائی ایجنٹ جو فیصلہ کریں وہ ہمیں منظور ہو گا"۔ جونیئر نے تفصیل سے

بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم پھر جذباتی ہو رہے ہو۔ یہ معاملہ جذباتی ہونے کا نہیں ہے اور نہ ہی یہ معاملہ صرف تمہاری اور میری ذات کا ہے۔ یہ معاملہ کارمن حکومت اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے درمیان ہے۔ اس لئے جذباتی ہونے کی بجائے کوئی ٹھوس فیصلہ کرو۔ میں ایک گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کروں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ساتھ والے کمرے کے فون کا مخصوص نمبر دبا کر پریس کر دیا۔

"یس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"تمارے اکیلے یس کہنے سے کچھ نہیں ہو گا یہی لفظ صالحہ کو ادا کرنا سیکھا دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ اکیلے ہیں۔ ہم آ رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ تھوڑی سی دیر بعد دروازہ کھلا اور جولیا کے ساتھ باقی سب اندر داخل ہوئے۔ "کیا ہوا عمران صاحب کوئی نئی بات"۔۔۔۔ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہی پوچھا۔ باقی سب ساتھیوں کی نظریں بھی عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران نے اسمتھ کے ساتھ ہونے والی بات چیت کی تفصیل کے ساتھ ساتھ کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر کے ساتھ ہونے والی بات چیت بھی دہرا دی۔

"یہ تم نے کیوں کہا کہ ہم ناکام واپس چلے جائیں گے۔ بولو کیوں کہا"۔۔۔۔ جولیا نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ مشن ہمارا نہیں ہے ہم صرف کارمن حکومت کے ساتھ دوستی نباھنے کی غرض سے ان کی درخواست پر کام کر رہے ہیں۔ اگر مشن کے انجام ہی پر اعتراضات اٹھائے شروع ہو جائیں تو پھر ہماری اس ساری محنت کا ہمیں کیا ثمر ملے گا"۔۔۔۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو جب ہم نے مشن پر کام شروع کر دیا ہے تو اب بہر حال اسے انجام تک پہنچنا ہی چاہیئے۔"۔۔۔۔
۔جولیا نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔
"وہ انجام اگر تو مشکوک قرار دے دیا جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے تو ہر مشن میں کامیاب لوٹتی ہے لیکن اس مشن میں ڈاکٹر ہیر لڈ بھی ہلاک ہو گیا اور اس کا فارمولا بھی تباہ ہو گیا تو۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔
"عمران صاحب آپ کو یہ یقین کیوں ہے کہ ڈاکٹر ہیر لڈ
بہر حال مارا جائے گا اور فارمولا بھی تباہ ہو جائے گا۔"۔۔۔۔۔صفدر نے کہا۔"اس لئے کہ عمران صاحب ایسا چاہتے ہیں۔"۔۔۔۔۔کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی چونک پڑے۔
"کیا۔ کیا مطلب۔۔۔۔ کیا مطلب ہوا تمہاری اس بات کا۔"۔۔۔۔۔جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
"مس جولیا۔ عمران صاحب اس فارمولے کو ختم کرنا چاہیئے ہیں کیونکہ یہ فارمولا صرف مسلمانوں کے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے خلاف ہے بلکہ یوں سمجھیں کہ انسانیت کے خلاف ہے۔اس فارمولے کے تحت کروڑوں اربوں جاندار انسانوں سمیت آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے۔اب یہ بات سامنے آچکی ہے کہ ڈاکٹر ہیر لڈ کو کارمن سے اغوا نہیں کیا گیا بلکہ وہ اپنی مرضی سے یہودیوں کی تنظیم مورگو میں شامل ہو کر وہاں سے آیا ہے۔اغوا کا ڈراما صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کی کسی بھی طرح واپسی ہو تو کارمن میں اس کے خلاف جذبات نہ ہو سکیں اور ڈاکٹر ہیر لڈ بنیادی طور پر ایول جینئیس ہے یعنی شیطان کی ذہانت کا مالک ہے۔وہ اس لئے کہ کارمن میں وہ جس فارمولے پر کام کرتا رہا وہ محض دکھاوا تھا اصل فارمولے پر یعنی ریورس سر کل پر وہ چھپ کر کام کرتا رہا۔وہ فارمولا انسانیت کے خلاف ہے اور اگر ڈاکٹر ہیر لڈ کو زندہ واپس کارمن پہنچا دیا جائے تو پھر بھی وہ انسانیت کش فارمولوں پہ ہی کام کرتا رہے گا۔اس کی

موت انسانیت کے لئے اس کی زندگی سے بہتر ہے۔اس لئے عمران صاحب ڈاکٹر ہیر لڈ کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں اور ریورس سر کل فارمولے کو بھی۔ عمران صاحب نے جونیئر کو اس لئے فون کیا ہے کہ وہ اپنے سر پر اس کا بوجھ نہیں لینا چاہتے۔"۔۔۔۔۔کیپٹن شکیل نے تیزی سے اپنے بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب کا چہروں پر اس کے لیے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔
"مجھے تو تم مجسم جینئیس لگتے ہو۔"۔۔۔۔۔تو سب بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران نے جان بوجھ کر لفظ ایول یا شیطان استعمال کرنے کی بجائے لفظ مجسم استعمال کیا ہے جو عام طور پر مجسم شیطان کے محاورے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔
"یہ سب ٹھیک ہے لیکن اس کا حل یہ نہیں ہے جو عمران چاہتا ہے۔"۔۔۔۔۔جولیا نے کہا۔
"اچھا تو تم بتاؤ کیا حل ہونا چاہیئے۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔
"اصل کاروائی یہودیوں کی خفیہ اور مسلمانوں کے خلاف تنظیم مورگو کا خاتمہ ہے۔اگر مورگو قائم رہی تو وہ ایسے کئی ڈاکٹر ہیر لڈ کو ٹریس کر لے گی۔ڈاکٹر ہیر لڈ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔اس لئے اصل مشن مورگو کا خاتمہ ہے۔"۔۔۔۔۔جولیا نے کہا

339

"ارے کمال ہے ویری گڈ۔ میں اس مورگو کو بھول ہی گیا تھا۔ویری گڈ تو ہم ڈاکٹر ہیر لڈ کو چھوڑ کر مورگو کے پیچھے لگ جائیں گے۔"۔۔۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے معلوم ہے کہ تم یہ بات طنزیہ کہہ رہے ہو لیکن ہمیں کرنا ایسا ہی ہوگا۔ڈاکٹر ہیر لڈ کے ساتھ ساتھ اس مورگو کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔"۔۔۔۔۔جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ مورگو کا ہیڈ کوارٹر اور اس کے بعد سٹار کیمپ کا خاتمہ ضروری ہے۔"۔۔۔۔

۔صفدر نے کہا۔

"ٹرنڈا میں اس کا ہیڈ کوارٹر اور سکشن ہیڈ کوارٹر ہم پہلے ہی تباہ کر چکے ہیں۔ اب ایک تو ہے سٹار کیمپ رہ گیا ہے اور دوسرا امور گو چیف اور اس کا ہیڈ کوارٹر۔ تو پھر طے ہوا کہ ہم سٹار کیمپ پر حملہ کر دیں۔"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور تم بھی یہ طویل سوچ بند کر دو اور چل پڑو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"او کے۔ پر پہلے اس پلاسٹک سرجن سے پہلے اور بعد کا فوٹو حاصل کر لوں تاکہ ہمیں اسے پہچاننے میں دقت نہ ہو۔ پھر میں کارمن میں جونیئر سے بات کروں گا۔ اس کے بعد وہی کرنا ہے جو تم لوگ کہہ رہے ہو۔ اس کے بعد ہم کانڈا جانے کا بندوبست کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے

کانڈا میں مشہور شہر پرنس جارج سے شمال کی طرف تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑی سلسلہ تھا جو گھنے جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہ تمام پہاڑی علاقہ جو تقریباً دس کلومیٹر کے ایریئے میں پھیلا ہوا تھا لارڈ ڈور تھی اسٹیٹ کہلاتا تھا کیونکہ یہ تمام پہاڑی علاقہ کانڈا کے معروف لارڈ ڈور تھی نے حکومت کانڈا سے باقاعدہ خرید رکھا تھا۔ اس پوری اسٹیٹ کے گرد باقاعدہ اونچی چار دیواری بنائی گئی تھی جس پر باقاعدہ ایک چیک پوسٹ تھی۔ اس پہاڑی سلسلے کے دامن میں ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جسے وڈلینڈ کہا جاتا تھا۔ یہ قصبہ قدیم زمانے سے چلا آ رہا تھا پہاڑیوں پر مجود گھنے جنگلات میں سے پیشتر قیمتی لکڑی کے تھے اور انہیں باقاعدہ کاٹ کر وڈلینڈ لایا جاتا تھا جہاں سے پوری

دنیا سے لکڑی کے تاجر انہیں خریدنے آیا کرتے تھے۔ اس لئے وڈلینڈ میں نہ صرف رہائشی کالونیاں مجود تھیں بلکہ وہاں ہوٹل، کلب اور شراب خانے بھی موجود تھے۔ جہاں لوگوں کی آمد و رفت رہتی تھی۔ لارڈ ڈور تھی نے بھی قیمتی لکڑی کے بزنس کے گڑھ کے طور انتہائی خطیر رقم ادا کر کے اسے حکومت سے خریدی

گئی تھی اور اس کے گرد چار دیواری بنائی گئی تھی۔ تب سے یہاں سے ایک ضابطے کے تحت لکڑی کاٹ کر اور وہاں موجود مشینری سے ان کی ساخت کو ایڈجسٹ کر کے انہیں وڈلینڈ پہنچا دیا جاتا۔ جہاں سے یہ فروخت ہو جاتی تھی اور جہاں سے لکڑی کاٹی جاتی تھی وہاں ایک ضابطے کے مطابق قیمتی لکڑی کے نئے پودے لگا دیئے جاتے تھے۔ اس طرح یہ سلسلہ انتہائی باقاعدگی اور ضابطے سے چل رہا تھا اور کروڑوں اربوں کی آمدنی اس سلسلے میں ہوتی تھی۔ چار دیواری کا جواز کاغذات میں یہ بتایا گیا تھا کہ لکڑی چوری نہ ہو سکے۔ اس چار دیواری میں باہر کی طرف اور پہاڑیوں کے دامن میں عمارتیں موجود تھیں اور چھوٹے چھوٹے مکانات بھی تھے۔ جہاں لکڑی کاٹنے والے اور مشینوں پر کام کرنے والے اور پھر اس لکڑی کو مخصوص ٹرکوں کے ذریعے وڈلینڈ تک پہنچانے والے افراد رہتے تھے۔ ان کو باقاعدہ خصوصی پاس جاری کئے گئے تھے تاکہ کوئی غلط آدمی اندر نہ آ سکے جبکہ پہاڑیوں کے اندر آخری حصے میں علیحدہ دو بڑی عمارتیں بنی ہوئیں تھیں۔ جن میں سے ایک عمارت میں آفسز تھے اور یہاں سٹار چیف نارمن کا آفس بھی تھا۔ اس کے ساتھ باقی تمام ضروری آفسز اور ان کی رہائش گاہ تھیں۔ دوسری بڑی عمارت میں وہ لوگ رہتے تھے جنہیں پوری دنیا سے منتخب کر کے سٹار ایجنٹ بنانے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی۔ تربیت گاہیں بھی پہاڑیوں کے اندر بنی ہوئی تھیں۔ اس عمارت میں تربیت دینے والوں اور تربیت پانے والوں کی رہائش کے لئے چھوٹے چھوٹے کمرے بنے ہوئے تھے۔ یہاں بڑا کچن اور ڈائننگ ہال بھی تھا جہاں سب مل کر کھانا کھاتے تھے۔ یہ ٹریننگ دن رات جاری رہتی تھی۔

حکومت کو لکھ کر دے دیا گیا تھا کہ پہاڑیوں میں اندر چونکہ قیمتی لکڑی کی حفاظت کے لئے مسلح آدمی موجود رہتے ہیں اور جانوروں اور چوروں پر فائرنگ بھی کی جا سکتی ہے۔ اس لئے کسی فائرنگ کی صورت میں وہ لوگ دھیان نہ دیں۔ ویسے بھی وڈلینڈ میں پولیس موجود تھی لیکن اس کا تعلق صرف وڈلینڈ سے ہی تھا۔ وہ پہاڑیوں کے اندر کے معاملات میں دخل نہ دیا کرتی تھی۔ پرنس جارج سٹی وہاں سے ڈیڑھ سو کلومیٹر پر تھا۔

اس لئے وہاں سے کسی مداخلت کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ پہاڑیوں پر مکمل کنٹرول نارمن کا تھا جو کٹر یہودی تھا اور وہ پہلے ایکریمیا کی خفیہ ایجینسی میں رہ چکا تھا اور اس کے کارناموں کی دھوم رہی تھی۔ نارمن لمبے قد کا تھا اور اب قدرے بھاری جسم کا ہو گیا تھا۔ جبکہ پہلے وہ بہت سمارٹ جسم کا مالک تھا۔ البتہ فطری طور پر وہ قدرے لنگڑا کر چلتا تھا حالانکہ اس کے جسم میں ایسا کوئی نقص نہ تھا۔ وہ بے حد ذہین اور ہوشیار آدمی تھا۔ ٹریننگ سنٹر میں گزشتہ دو سالوں سے کام ہو رہا تھا۔ اب تک ایک سو پچاس سٹار ایجنٹوں کو وہ ٹریننگ دے کر مختلف یہودی تنظیموں میں انہیں شامل کرا چکے تھے اس بار بھی ایک سو افراد کو وہ ٹریننگ دے رہے تھے۔ ان کا بارے میں نارمن کا ارادہ تھا کہ لارڈ ڈورتھی کے اثر و رسوخ کی بناء پر انہیں ایکریمیا اور یورپ کی سرکاری تنظیموں میں رکھا جائے گا تاکہ جب پوری دنیا پر یہودی حکومت ہو تو کوئی ایجینسی ان کے خلاف کام نہیں کر سکے اور ان میں موجود سٹار ایجنٹ فوری طور پر چارج سنبھالیں۔ ٹریننگ سنٹر میں موجود اپنے وسیع و عریض آفس میں نارمن اپنی مخصوص کرسی بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے سامنے کرسی پر ایک اڈھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا اور ایک فائل نارمن کے سامنے موجود تھی اور وہ اس فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا۔

"تو آپ دراصل یہودی ہیں ڈاکٹر ہیرلڈ۔"۔۔۔۔نارمن نے سر اٹھا کر سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اسی لئے تو دربدر پھر رہا ہوں۔ اگر یہودی نہ ہوتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس میرا پیچھا نہ کر رہی ہوتی۔ وہ لوگ یہودیوں کے کٹر دشمن ہیں۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا

"آپ نے ویسے بھی انتہائی عقل مندی سے کام لیا ہے کہ آپ نے اپنے چہرے کی پلاسٹ سرجری کرا لی تاکہ آپ کو کوئی پہچان نہ سکے لیکن پھر آپ کو وہیں رہنا چاہیئے تھا۔"۔۔۔۔نارمن نے کہا۔

"میں تو وہیں رہنا چاہتا تھا لیکن شاید اعلیٰ حکام پاکیشیائیوں سے بے حد خوفزدہ ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے

یہاں پہنچانے کا حکم دیا جس کے نتیجے میں میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں اور نہ جانے کب تک یہاں رہنا پڑے۔ اس دوران مجھے لیبارٹری کی سہولت بھی نہیں ملے گی اور میرے کام کا بھی حرج ہو گا۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا۔

"آپ اپنا فارمولا بھی ساتھ لے آئے ہیں۔ اس کی وجہ۔"۔۔۔۔نارمن نے کہا۔ "یہ فارمولا میری زندگی ہے۔ یہ اس قدر اہم ہے کہ اس کا ایک ورق بھی گم ہو گیا یا ضائع ہو گیا تو میری ساری محنت ضائع ہو جائے گی اور یہودی سلطنت بھی پوری دنیا پر قائم نہ ہو سکے گی۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے جواب دیا۔

"آپ یہاں بے فکر رہیں۔ اول تو یہاں کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے اور اگر علم ہو بھی جائے تو یہاں کے انتظامات ایسے ہیں کہ یہاں کوئی زندہ داخل ہی نہیں ہو سکتا۔"۔۔۔۔نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر مجود ایک بٹن پریس کیا تو فوراً ہی آفس کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ "مارٹی ڈاکٹر ہیرلڈ کو سپیشل پاوس پہنچا دو۔ انہیں یہاں تمام سہولیات دی جا رہی ہیں۔ بس صرف یہ یہاں سے باہر نہیں جا سکیں گے۔"۔۔۔۔نارمن نے کہا۔

"یس سر آیئے ڈاکٹر صاحب۔"۔۔۔نوجوان مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"آپ نے میرا فارمولا اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ یہ آپ کے کسی کام کا نہیں ہے۔ آپ مجھے دے دیں تاکہ میں اس پر مزید غور و فکر کر سکوں۔"۔۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سوری ڈاکٹر۔ اپ یہاں صرف آرام کریں۔ مجھے اعلیٰ احکام سے جو حکم ملا ہے میں نے اس کی تعمیل کرنی ہے۔ جب آپ یہاں سے واپس جائیں گے تو فارمولا آپ کو دے دیا جائے گا۔ اس کی حفاظت بے حد ضروری ہے اور یہ محفوظ اسی صورت میں رہ سکتا ہے کہ میرے سیف میں رہے۔"۔۔۔نارمن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے جیسے آپ کی مرضی۔"۔۔۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے ڈھیلے انداز میں کہا اور پھر نارمن سے ہاتھ ملا کر وہ مارٹی کے پیچھے آفس سے باہر چلا گیا تو نارمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پاس پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے۔

"یس رونالڈ بول رہا ہوں۔"۔۔۔دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی رونالڈ نارمن کا اسسٹنٹ تھا اور پورے ٹریننگ سینٹر کا انچارج تھا۔

"نارمن بول رہا ہوں رونالڈ۔"۔۔۔۔نارمن نے کہا۔

"یس باس حکم سر۔"۔۔۔رونالڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"چیک پوسٹ پر ریڈ الرٹ کر دو اور یہ سن لو کہ ایک فیصد بھی لیکیج نہیں ہونی چاہیئے ورنہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں کا سب کچھ تباہ کر دیں گے۔"۔۔۔۔نارمن نے کہا۔

"باس میں بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کا بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں کیونکہ میں بین الاقوامی ایجنسی میں کام کرتا رہا ہوں اور ایک مشن میں عمران نے بھی ہمارے ساتھ کام کیا ہے۔اس لئے میں عمران کے بارے میں فرسٹ ہینڈ نالج رکھتا ہوں۔عمران کبھی بھی چیک پوسٹ کی طرف سے یہاں نہیں آئے گا۔وہ ہمیشہ نئے اور ایسے راستے استعمال کرتا ہے جس کے بارے میں کسی کو خیال تک نہیں ہوتا اور اس بار بھی اگر وہ آیا تو یہی کچھ کرے گا۔"۔۔۔۔رونالڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ چیک پوسٹ کے راستے اندر نہیں آئے گا تو تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کہاں سے اندر آئے گا۔"۔۔۔۔نارمن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس وہ لازماً پہاڑیوں کی عقبی طرف سے اندر داخل ہو گا۔اسے کوئی نہ کوئی کریک مل جائے گا یا وہ تلاش

کر لے گا۔ہماری تمام تر توجہ سامنے کی طرف ہو گی جبکہ وہ عقبی طرف سے اندر داخل ہو کر کاروائی کرے گا۔"۔۔۔۔رونالڈ نے جواب دیا۔

"احمق ہو گئے ہو تم۔تمہیں معلوم تو ہے کہ دیوار کو بناتے ہوئے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا گیا تھا کہ کوئی کریک یا دراڑ باقی نہ رہے اور دیوار بھی ریڈ سٹونز سے اوپر اور نیچے کافی گہرائی میں بنائی گئی ہے۔اسے نہ توڑا جا سکتا ہے نہ کھودا جا سکتا ہے اور نہ ہی پھلانگ جا سکتا ہے۔یہ علاقہ ویسے بھی نو فلائٹ زون نہیں ہے اس لئے یہاں ہیلی کاپٹر یا جہاز کو نیچی پرواز کی صورت میں فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے گا پھر یہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں سے اندر داخل ہوں گے اور سنو اگر تمہارا پھر بھی یہی خیال ہے تو عقبی دیوار میں بنے ہوئے لیکن خالی پڑے ہوئے واچ ٹاور پر طاقتور دور بینیں خصوصاً نائٹ دور بینیں، ہیوی مشین گنیں اور اینٹی ایئر کرافٹ پہنچا دو۔اس کے ساتھ ساتھ وہاں تجربہ کار آدمی بیٹھا دو۔جن کے پاس سپیشل زیرو ٹرانسمیٹر موجود ہوں اور واکی ٹاکی بھی تاکہ متوقع کاروائی پر تمہیں اور مجھے اطلاع دے سکیں۔اس کے بعد ہم سنبھال لیں گے۔"۔۔۔۔نارمن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا"میں وہاں سائمن کو انچارج بنا دیتا ہوں۔وہ بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے وہ تو انہیں دیکھتے ہی مار گرائے گا۔"۔۔۔۔رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔"۔۔۔۔نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ایک بڑی لیکن طاقتور جیپ تیزی سے پرنس جارج سٹی کے مغرب کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا۔جبکہ سائڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں۔عقبی سیٹوں پر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے جبکہ سب سے آخر میں خالی جگہ پر سیاہ رنگ کے تین بیگز کے ساتھ ایک بڑا سیاہ رنگ کا بیگ بھی موجود تھا۔انہیں پرنس جارج آئے ہوئے دو روز گزر چکے تھے اور

ان دو روز میں عمران صفدر کے ساتھ ایک روز وڈلینڈ ہوٹل گیا تھا۔اس کے مالک کا نام جیمیز تھا۔ جیمز اپنے آباؤاجداد سے اسی علاقے کا رہنے والا تھا اور اس بار میں اسے ٹپ پرنس جارج کے ایک آدمی سے ملی تھی جس کا نام گاسپر تھا۔ گاسپر کے بارے میں ٹپ اسے کارمن کے جونیئر نے دی تھی۔ جونیئر نے اپنی حکومت سے بات کر کے عمران کے سوال کے جواب میں صرف اتنا کہا تھا کو کارمن حکومت اپنے سائنس دان کا کسی اور ملک میں کام کرنے کو بہتر نہیں سمجھتی۔ اس کا مطلب عمران سمجھ گیا تھا۔ کارمن حکومت نے اسے دراصل پیغام دیا تھا کہ اگر ڈاکٹر ہیرلڈ زندہ نہ بچ سکے تو حکومت کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ جونیئر نے یہ بھی بتا دیا تھا کارمن حکومت کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ اصل میں یہودی تھا اور اس کی پیدائش پالینڈ میں ہوئی تھی جہاں اس کے والدین ہلاک ہو گئے تو ایک عیسائی نے اسے اپنی سرپرستی میں لے لیا اور پھر وہ لوگ کارمن شفٹ ہو گئے۔ اسی سرپرستی کی وجہ سے وہ عیسائی سمجھا جاتا رہا حالانکہ وہ یہودی تھا۔ اس کے کئی گہرے دوستوں نے حکومت کو بتایا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ نے انہیں بتایا تھا کہ وہ یہودی ہے لیکن سب اس کی بات پر اس لئے یقین نہ کرتے تھے کہ وہ مذاق کر رہا ہے لیکن اس کے اغوا کے بعد تحقیقات کے نتیجے میں اب یہ بات کنفرم ہو گئی تھی اور حکومت کارمن بھی یہودیوں کے لئے نرم گوشہ نہ رکھتی تھی لیکن کھل کے مخالفت بھی نہ کی جاتی تھی چنانچہ جونیئر سے بات ہونے کے بعد عمران نے سٹار کیمپ پر ریڈ کرنے اور اس طرح مورگو کی طاقت کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ گاسپر سے ملا اور پھر گاسپر نے اسے وڈلینڈ کے جیمز کی ٹپ دی اور عمران صفدر کے ساتھ وڈلینڈ جا کر جیمیز سے ملا اور جیمیز نے اسے اس علاقے کا نہ صرف تفصیلی نقشہ مہیا کیا بلکہ اسے یہاں کے بارے خاصے اہم پوائینٹ بھی بتا دیئے۔ اس کے مطابق سٹار ایجنٹ چھٹیوں میں اس کے کلب میں آتے جاتے رہتے ہیں اور خاص طور پر وہاں کے انچارج نارمن کا اسسٹنٹ سائمن تو یہاں لازماً آتا جاتا رہتا تھا کیونکہ کلب کی سپروائزر میگی سے اس کی بے حد دوستی تھی اور جب وہ آتا تھا تو میگی کو اس کے لئے وقف کر دیا جاتا تھا۔

عمران نے میگی سے بھی ملاقات کی اور خاصی بھاری رقم کے عوض میگی نے اسے مزید اندر کی تفصیلات بھی بتا دیں کیونکہ وہ وہاں جاتی رہتی تھی لیکن پھر نارمن نے سختی سے باہر کے لوگوں کا داخلہ روک دیا تھا۔ تب سے میگی وہاں نہ جا رہی تھی بلکہ سائمن یہاں آکر رہنے لگا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ وڈلینڈ جانے کی بجائے ادھر مغرب کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ کے ذہن میں کیا پلان ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"پلان کیا ہونا ہے۔ سیدھے سادھے مشن کو اس نے دانستہ ٹیڑھا اور پیچیدہ بنانا ہے تاکہ اس کی اہمیت قائم رہے۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سیدھا سادہ کیسے۔ ذرا وضاحت تو کرو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا" ہمارے پاس انتہائی طاقتور اسلحہ موجود ہے اس چیک پوسٹ کو بھی اڑایا جا سکتا ہے اور اس دیوار کو بم مار کر توڑا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہم براہ راست اندر داخل ہو کر آسانی سے کارروائی کر سکتے ہیں۔ جیسے ہم نے ٹرنڈا میں لارڈ کارلس کے خلاف کی تھی۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"وہ محدود معاملہ تھا۔ یہاں ڈیڑھ دو سو مسلح اور تربیت یافتہ افراد موجود ہیں اور چیف نے مجھ سے وعدہ لیا ہوا ہے کہ اس کی شاندار ٹیم کے کسی رکن کو خراش تک نہیں آنی چاہیئے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"موت تو بہرحال ایک دن آنی ہی ہے عمران صاحب۔ لیکن آپ نے اگر براہ راست حملہ نہیں کرنا تو پھر کیا سوچا ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہو آپ کا اس طرف جانے کا مطلب ہے کہ آپ اس سٹار کیمپ کے عقب میں جا کر وہاں کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا

"تم ٹھیک سمجھے ہو لیکن وہاں انہوں نے ایک مچان بنائی ہوئی ہے جو پہلے شاید خالی پڑی ہوئی ہو گئی کیونکہ یہی

بتایا گیا ہے لیکن اس بار وہاں یقیناً ہر وہ چیز پہنچا دی گئی ہو گی جس کے ذریعے ہمیں چیک کیا جا سکے اور ہلاک کیا جا سکے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے اس سے بچنے کے کیا طریقہ سوچا ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"سب کچھ میں نے ہی سوچنا ہے سوچنے کا تھوڑا بہت کام تم بھی کر لیا کرو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے وہ صفدر پر گہرا طنز کر رہا ہو۔

"میں بتاتا ہوں کہ عمران صاحب نے کیا سوچا ہے۔" کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیا تم یہی کام کرتے رہتے ہو کہ عمران کے بارے میں اندازے لگاتے رہو۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ جب عمران صاحب ٹیم اور اس کے ممبران پر طنز شروع کر دیتے ہیں تو مجبوراً مجھے بولنا پڑتا ہے۔ باقی رہا تجزیہ۔ تو یہ بڑی آسان سی بات ہے کیونکہ عمران صاحب کا ذہن منطقی انداز میں کام کرتا ہے اور اتنا عرصہ ساتھ رہ رہ کر اب مجھ ایک اشارے سے ساری بات کا علم ہو جاتا ہے۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤ۔ کیا پلان بنایا ہے عمران نے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب سٹار کیمپ کے عقبی طرف اس لئے جا رہے ہیں کہ کیمپ کا استعمال شدہ پانی بالکل پہاڑیوں کے عقب سے نکالا جاتا ہے۔ چونکہ یہ کیمپ بہت بڑا ہے اس لئے لامحالہ وہاں پانی کا استعمال بھی کافی مقدار میں ہوتا ہو گا اس لئے پانی کے فوری نکاس کے لئے کافی بڑا پائپ لگایا گیا ہو گا اور اس کی پائپ کے ذریعے ہم آسانی سے اندر داخل ہو سکتے ہیں اور ان لوگوں کے سنبھلنے سے پہلے ہم ان کے کے سروں پر پہنچ جائیں گے اور پھر تنویر ایکشن کیا جائے گا۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"عمران صاحب نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی پھر تم نے کیسے یہ اندازہ لگایا ہے۔"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہوٹل سے روانگی سے پہلے جب عمران صاحب نقشے پر جھکے ہوئے تھے تو انہوں نے ہاتھ میں مجود بال پوائنٹ سے نقشے پر یک متوازی دو لائنیں ڈال دی تھیں اور ان دونوں لائنوں کو وہ کافی دور تک لے گئے تھے اور پھر ایک جگہ انہوں نے دونوں لائنوں کو ذرا سا نیچے کیا اور پھر چھوڑ دیا۔ یہ دونوں پائپ یا نالے کی نشاندہی کرتی ہیں اور پھر انہیں تھوڑا سا نیچے کر کے چھوڑ دینے کا مطلب ہے کہ یہاں سے پانی بلندی سے نشیب کی طرف جا رہا ہے اب ظاہر ہے صاف پانی تو باہر سے اندر جا سکتا ہے اندر سے باہر تو گندہ پانی ہی جا سکتا ہے اس سے میں نے اندازہ لگا لیا کہ عمران صاحب اس پائپ کے راستے اندر جانا چاہتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ذہن واقعی قابل داد ہے۔ کیپٹن شکیل۔ لیکن تم نے صرف اندازہ لگایا ہے اس پر سوچا نہیں ہے۔ اگر تم سوچتے تو تمہیں اندازہ ہو جاتا کہ پانی کے ایک پائپ میں جس میں سے گندہ پانی پوری رفتار سے باہر جاتا ہے۔ اس میں نے داخل ہو کر پانی کے بہاؤ کییہ سوالات ہمارے سامنے ہیں اور بے حد اہم ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو ناک کے نیچے اور آسان راستہ بتا رہے تھے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"وہی تو بتا رہا ہوں۔ اس کا ایک سیدھا سادہ حل ہے اور وہ ہے بے ہوش کر دینے والی گیس۔ اس طرح اندر جمع تمام افراد بے ہوش ہو جائیں گے اور لڑنے کے قابل نہ رہیں گے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پھر ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ ہم اندر تو نہیں جا سکیں گے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے اعتراض کیا۔

"اس کے بھی حل ہے۔ ہم مچان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے وہاں موجود تمام افراد کو بے ہوش کر دیں گے۔ اس کے بعد کمند پسٹل کی مدد سے ہم مچان پر کمند ڈال کے دیوار سے ٹکرائے بغیر سیدھے مچان پر پہنچ سکتے ہیں پھر وہاں سے اندر اتر سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"دیوار سے ٹکرائے بغیر ہم کیسے اندر جا سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مچان دیوار سے اندر بنی ہوئی ہو گی اور کافی بلند ہو گی اس لئے جب کمند پسٹل پوری قوت سے ہمیں اوپر کی طرف کھینچے گا تو ہم تیر کی طرح سیدھے اوپر پہنچ جائیں گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن پھر تو ہم سب کو علیحدہ علیحدہ کمند پسٹل چاہیئے ہوں گے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔اس بڑے بیگ میں جدید ترین کمند پسٹل بھی موجود ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔یہ سب کچھ تو اس وقت ہو گا جب ہم مچان کے قریب جائیں گے اور قریب جانے سے پہلے ہی اگر مچان سے ہمیں ہٹ کر دیا گیا تو پھر۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اس لئے تو میں نے کہا تھا کہ ہم دور کی چیزیں دیکھتے ہیں اور ناک کے نیچے کا منظر نظر انداز کر دیتے ہیں اور ایسا ہی مچان پر موجود افراد کریں گے۔ان کی دوربینیں دور کا منظر دیکھ رہی ہوں گی جبکہ ہم سائڈ پر جیپ چھوڑ کر دیوار کے ساتھ ساتھ لگ کر آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ہمیں صرف احتیاطاً دیوار سے ذرا ہٹ کر آگے بڑھنا ہو گا تاکہ اگر اس کے ساتھ کوئی الارم ہو تو وہ بج نہ اٹھے۔"مجھے یقین ہے کہ ہم عین ان کی مچان کے نیچے پہنچ جائیں گے لیکن وہ دور ہی دیکھتے جائیں گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں اللہ تعالیٰ نے واقعی منفرد دماغ دیا ہے بالکل ہی منفرد۔ایسا شاندار پلان بس تمہی سوچ سکتے ہو۔"۔۔۔۔۔ عمران کے خاموش ہونے پر تنویر نے کھل کر عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔اس کی بات پر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس منفرد دماغ کی وجہ سے تو ابھی تک کنوارا پھر رہا ہوں۔کند ذہن ہوتا تو اب تک پورا حرم سنبھالے بیٹھا ہوتا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں حرم کی حسرت ہے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے باہر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا

اور جولیا کے اس انداز پر سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ویسے عمران صاحب دو سو افراد کو بے ہوش کے دوران قتل کرنا سفاکیت نہیں ہو گی۔"۔۔۔۔۔ خاموش بیٹھی صالحہ نے کہا۔

"تمہیں کس نے کہا کہ ہم انہیں قتل کریں گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ہم ان مسلم دشمنوں کو اس طرح زندہ نہیں چھوڑ سکتے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"صالحہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ایسا قطعاً نہیں ہو گا کہ ہم انہیں سفاکی سے قتل کر دیں اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ انہیں زندہ چھوڑ دیں۔اس لئے ایسا طریقہ اپنایا جائے کہ جس سے ہم پر سفاکیت الزام بھی نہ آئے اور یہ لوگ بھی بکھر کر فنش ہو جائیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ سب کیسے ہو گا۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا'جب ہو گا تب دیکھ لینا۔اب ہم قریب پہنچ گئے ہیں۔اس لئے اب ہم نے اپنی پوری توجہ اسی پر مرکوز رکھنی ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا تو سب بے اختیار تن کر بیٹھ گئے۔ان سب کے چہروں پر سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

مور گو چیف لارڈ ڈورتھی کاناڈا کے سب سے بڑے اور معروف شہر ڈاسن کے ایک قدیم لیکن خوبصورت محل میں رہائش پزیر تھا۔نوکر اور گارڈز کافی تعداد میں اس کے ساتھ محل میں رہتے تھے۔لارڈ ڈورتھی کسی سے نہیں ملتا تھا اور نہ ہی اس سے کوئی ملنے آتا تھا کیونکہ وہ آنے والے کے مرتبے کا لحاظ کیے بغیر اس سے ملنے سے انکار کر دیتا تھا۔کاناڈا میں لارڈ ڈورتھی کی وسیع و عریض جاگیر تھی۔خاص طور پر ایک علاقہ ایسا تھا جہاں

سے دنیا میں سب سے زیادہ یورینیم نکالا جاتا تھا۔ اس کو یورینیم سٹی کہا جاتا تھا۔ اس یورینیم کی رائیلٹی لارڈ ڈور تھی کو اتنی مل جاتی تھی کہ وہ بادشاہوں کی سی زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ اگر چاہتا تو پورے کاناڈا کے کروڑوں افراد کی محرومی کا ازالہ کر سکتا تھا لیکن لارڈ ڈور تھی سوائے اپنی ذات کے اور کسی پر بغیر خاص مقصد ان کے اوپر ایک دھیلہ بھی خرچ کرنے پر تیار نہ ہوتا تھا۔ وہ نہ صرف خود کٹر یہودی تھا بلکہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ پوری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم ہو جائے اور اس حکومت کا حاکم وہ خود بنے۔ اس لئے اس نے ایک خفیہ تنظیم مورگو قائم کی تھی اور اس تنظیم کے تمام تر اخراجات وہ خود ادا کرتا تھا۔ سٹار کیمپ کے لئے اس نے وسیع وعریض پہاڑی علاقہ حکومت سے خرید کر وہاں لارڈ ڈور تھی سٹیٹ قائم کی ہوئی تھی۔ جہاں اس کے مورگو کے سکشن چیف موجود تھے۔ لیکن اس چیک پوسٹ کا انچارج نارمن تھا جبکہ ٹرنڈا میں بھی مورگو کے سیکشن موجود تھے۔ لیکن انہیں پاکیشیائی ایجنٹوں نے ختم کر دیا تھا اور مجبورا ڈور تھی کو سیکرٹری سائنس سے کہہ کر کارمن سائنس دان کو گاسٹا کیمپ منتقل کرانا تھا گو اس کی شدید خواہش تھی کہ کسی طرح ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کیا جا سکے جنہوں نے ٹرنڈا میں آن مدرے سکشن اور اس کا ہیڈ کوارٹر اور ٹرنڈا کے جنگل کے علاقے میں واقع لارڈ کارلس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا تھا۔ لیکن اس کے پاس ایسی کوئی فورس نہ تھی جس کو وہ آگے لے آتا۔ ڈور تھی کو معلوم تھا کہ اب پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی بھی طرح سٹار کیمپ کا علم نہ ہو سکے گا کیونکہ گاسٹا لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر ولیم ڈاکٹر ہیرلڈ کو پرنس جارج کے ایک ہوٹل گرین ویلی خود پہنچا کر اور پھر ڈاکٹر ہیرلڈ کو وہیں رہائش پذیر کرا کر ڈاکٹر ولیم واپس گاسٹا آ گیا تھا۔ اس ہوٹل سے ڈاکٹر ہیرلڈ کو سٹار چیف نارمن نے اپنے خاص آدمی کے ذریعے سٹار کیمپ میں بلا لیا۔ چنانچہ اس بار اس کے خیال کے مطابق کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کہاں گیا ہے۔ دوسری بات ہے کہ اسے بخوبی معلوم تھا کہ سٹار کیمپ کے حفاظتی انتظامات بھی انتہائی سخت ہیں اور وہاں اس قدر تربیت یافتہ اور ہر قسم

کے اسلحہ سے لیس افراد مجود تھے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے جسموں کے ٹکڑے آسانی سے اڑائے جا سکتے تھے۔

لارڈ ڈور تھی اس وقت اپنے محل کے مخصوص آفس میں بیٹھا شراب کا جام سامنے رکھے مورگو کے بارے میں ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا۔ وقفے وقفے سے وہ شراب کا جام اٹھا کر منہ سے لگا لیتا تھا۔ اس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ جسمانی طور پر خاصا قوی ہیکل آدمی تھا اور جسامت کے ساتھ ساتھ اس کا چہرہ بھی خاصا رعب دار تھا اور اپنے چہرے اور جسامت کے لحاظ سے وہ واقعی لارڈ دکھائی دیتا تھا۔ اسی لمحے میز پر موجود سرخ رنگ کے کارڈلیس فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے فون پیس اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اس کان سے لگا لیا۔

"یس۔" لارڈ ڈور تھی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔" سٹار کیمپ سے چیف نارمن آپ سے فوری طور پر بات کرنا چاہتا ہے۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے فون سیکرٹری کی انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی تو لارڈ ڈور تھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ نارمن۔ سٹار کیمپ سے۔ اوہ۔۔ بات کراؤ۔ جلد۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈور نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ہیلو سر میں نارمن بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد نارمن کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کہو کیوں کال کی ہے۔ کیا ہوا ہے۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈور تھی نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ لارڈ صاحب۔ ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں۔"۔۔۔۔ نارمن نے کہا تو لارڈ ڈور تھی بے اختیار ایک بار پھر اچھل پڑا۔ "کیا۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں تمہارے کیمپ میں کیسے پہنچ گئے۔ کیا مطلب ہوا تمہاری اس بات کا۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈور تھی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب پاکیشیائی ایجنٹوں نے کسی طرح معلوم کر لیا تھا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ سٹار کیمپ میں موجود ہیں تو وہ عقبی

طرف سے آئے۔ میں نے وہاں آدمی بھی بٹھائے ہوئے تھے۔ انہوں نے کوشش کی کہ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے مچان کے ذریعے اندر آ جائیں لیکن ہمارے آدمیوں نے انہیں چیک کر لیا یہ چار مردوں اور دو عورتوں تھیں۔ چنانچہ ہماری ہیوی مشین گنوں نے ان چھ کے چھ افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ پھر ہم نے ان کی لاشیں اندر منگوا لیں۔ اس وقت یہ چھ کی چھ لاشیں میرے سامنے موجود ہیں۔" میں نے اس لئے آپ کو کال کی ہے کہ آپ کو یہ خوشخبری سنا سکوں اور اس کے ساتھ یہ درخواست بھی کر سکوں کہ آپ ان ایجنٹوں کو خود دیکھ لیں تا کہ بعد میں انہیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دیا جائے۔"۔۔۔

۔نارمن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں خود وہاں کیمپ میں آ جاؤں۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھی نے کہا۔

"یس سر۔ کیونکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں دیکھے بغیر صدر اسرائیل بھی ان کی موت کا یقین نہیں کریں گے اور آپ کی گواہی سب سے بھاری ہو گی اور جیسے ہی یہودی دنیا کو علم ہو گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ مارے گئے ہیں تو آپ کی گواہی پر ہر یہودی دل سے یقین کر لے گا اور پوری دنیا کے یہودیوں میں جشن فتح منایا جائے گا۔"۔۔

۔۔۔نارمن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن تم ایسا کرو کہ ان لاشوں کو ہیلی کاپٹر میں ڈال کر یہاں میرے محل میں لے آؤ۔ میں اسرائیل کے صدر کو بھی کال کر سکتا ہوں۔ میں سٹار کیمپ کو اوپن نہیں کرنا چاہتا۔"۔۔۔۔

لارڈ ڈورتھی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس سر جیسے آپ حکم دیں لیکن پھر ہیلی کاپٹر آپ کو بجھوانا ہو گا کیونکہ سٹار کیمپ میں تو کوئی ہیلی کاپٹر نہیں موجود ہے۔"۔۔۔۔ نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں بجھوا دیتا ہوں۔ میرے پائلٹ ریمیزے نے سٹار کیمپ دیکھا ہوا ہے۔ میں ابھی بھیج رہا ہوں

اسے۔ وہ دو گھنٹے میں تم تک پہنچ جائے گا۔ میں اسے تمہاری مخصوص فریکونسی بھی بتا دوں گا۔ وہ تم نے سے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے رابطہ کر لے گا اور تم نے اکیلے لاشوں کے ساتھ آنا ہے اور کسی کو ساتھ نہیں لانا۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر حکم کی تکمیل ہو گی۔ سر۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو لارڈ ڈورتھی نے ریسیور رکھ دیا اور انٹرکام کا ریسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔ پائلٹ ریمیزے سے میری بات کراؤ۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھی نے کہا۔

"یس لارڈ۔۔۔۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس لارڈ۔ آپ کا خادم ریمیزے بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"ریمیزے تم نے میرے ساتھ پرنس جارج میں سٹار کیمپ گئے تھے۔ تمہیں یاد ہے وہ جگہ۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھی نے کہا۔

"یس لارڈ۔"۔۔۔۔ ریمیزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بڑا ہیلی کاپٹر لے کر سٹار کیمپ چلے جاؤ۔ میں نے سٹار کیمپ کے انچارج کو حکم دے دیا ہے وہ وہاں تمہارا منتظر ہے۔ وہاں سے تم نے چھ لاشیں اور نارمن کو ساتھ لے کر یہاں واپس آنا ہے۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھی نے کہا۔

"چھ لاشیں۔"۔۔۔۔ ریمیزے نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ دشمن ایجنٹوں کی لاشیں۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھی نے کہا۔

"یس لارڈ۔"۔۔۔۔ ریمیزے نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ جس قدر جلدی

ہو سکے وہاں پہنچو اور پھر جس قدر جلد ہو سکے واپس آؤ۔ میں تمہارا منتظر ہوں۔"۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے کہا۔

"یس لارڈ"۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ڈورتھی نے بھی ریسیور رکھ دیا۔

"آخر کار یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو گئے۔ گڈ نیوز انہوں نے مورگو کا بے حد نقصان کیا ہے۔ بہر حال اس بار پوری دنیا کے یہودی ان کے شر سے بچ گئے ہیں۔ مجھے اسرائیل کے صدر سے بات کرنا چاہیئے تاکہ ان لاشوں کو انہیں دکھایا جا سکے۔"۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے مسلسل خود کلامی کا سے انداز میں بولتے ہوئے کہا اور پھر اسنے ریسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ پھر ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"ابھی نہیں۔ جب لاشیں یہاں پہنچ جائیں گی پھر"۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے کہا اور میز پر موجود شراب کے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

سائمن واچ ٹاور پر ریلنگ سے جسم لگائے آگے کی طرف جھکا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں سے دوربین لگی ہوئی تھی۔ وہ جسمانی لحاظ سے خاصا طاقتور نظر آ رہا تھا۔ اس کی نظریں سٹار کیمپ کی عقبی دیوار سے دور تک کے علاقے کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔ دیوار کے بعد دور دور تک اونچی اونچی پہاڑیاں پھیلی ہوئیں تھیں جن میں جگہ جگہ درخت بھی موجود تھے لیکن یہ پہاڑیاں سنسان اور ویران نظر آ رہی تھیں۔ سائمن چونکہ اس علاقے کا رہنے والا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ ان پہاڑیوں میں پہاڑی بکرے خاصی تعداد میں پائے جاتے تھے۔ جن کے شکار کے لئے یہاں شکاری ٹیمیں آتی جاتی رہتی تھیں لیکن شکاریوں کا سب سے قیمتی جانور مارخود تھا جو پہاری بکرے جیسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن یہ جانور ان پہاڑیوں پر ملنے والے زہریلے سانپوں کو کھاتا تھا اور سانپ کھانے کے بعد وہ اپنی پناہ گاہ کے سامنے چٹان پر بیٹھ کر جگالی کرتا تھا۔ جس سے اس کے منہ سے جھاگ نکل کر نیچے گرتا رہتا تھا۔ یہ جھاگ بے حد قیمتی تھا کیونکہ اس سے سانپ کے زہر کا تریاق بنایا جاتا تھا۔ یہی وجہ

تھی کو جس کو یہ جھاگ تھوڑی سی مقداد میں بھی مل جاتا تو اسے حاصل کرنے والے کے وارے نیارے ہو جاتے تھے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے امیر بن جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ شکاری پہاڑی بکروں کا شکار کرنے کے ساتھ ساتھ مارخور کی پناہ گاہیں اور مارخور کو تلاش کرتے رہتے تھے۔ وہ مارخور کا شکار نہیں کرتے تھے کیونکہ مارخور کے گوشت میں بھی سانپ کے زہر کے اثرات تھے۔ اس لئے اس کا گوشت کھایا نہیں جاتا تھا۔ دوسرا یہ مارخور معصوم جانور تھا جو گھاس کھا کر گزارا کر لیتا تھا۔ اس لئے اس کو مارنے کی کوشش ہی نہ کی جاتی تھی البتہ پہاڑی بکرے سے مماثلت رکھنے کی وجہ سے بعض اوقات وہ شکاری کی رائفل کا نشانہ بن جایا کرتا تھا لیکن عام طور پر ایسا نہیں ہوتا تھا۔ اس وقت سورج کی روشنی ابھی تک فضا میں موجود تھی اور شام ہونے میں ابھی کافی دیر تھی اس لئے سائمن چیکنگ میں مصروف تھا۔ اسے سیکنڈ چیف رونالڈ کی طرف سے مکمل طور پر وارننگ دی گئی تھی کہ اگر اس نے کوئی غفلت کی اور پاکیشیائی ایجنٹوں نے سٹار کیمپ کو کوئی نقصان پہنچایا تو اسے گولی بھی ماری جا سکتی ہے۔ اس لئے وہ تھکاوٹ کے باوجود چیکنگ میں مصروف تھا لیکن پہاڑیاں دور دور تک ساکت تھیں۔ وہاں اسے کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت نظر نہ آ رہی تھی۔ "چیف کو خواہ مخواہ وہم ہو گیا ہے۔ دیوار کو کوئی کراس نہیں کر سکتا۔ فضا میں کوئی آ نہیں سکتا تو پھر پاکیشیائی ایجنٹ سٹار کیمپ کا کیا بگاڑ لیں گے۔ دیوار کو وہ توڑ نہیں سکتے۔ دیوار کو کسی انسان کا صرف ہاتھ لگ جائے تو پورے سٹار کیمپ میں الارم بج اٹھیں گے۔ اس کے باوجود بھی چیف ان پاکیشیائیوں سے خوفزدہ ہے۔ حیرت ہے۔"۔۔۔۔سائمن نے بیزاری کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑنے ہی لگا تھا کہ اچانک چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اسے ایک کونے میں حرکت سی محسوس ہوئی تھی۔ وہ غور سے اس جگہ کو دیکھنے لگا اور دوسرے ہی لمحے وہ یکلخت ہی اچھل پڑا کیونکہ اس نے ایک آدمی کو ہاتھ میں جدید ساخت کی گن اٹھائے ہوئے بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ آدمی جھاڑیوں کی اوٹ میں انتہائی ماہرانہ انداز میں آگے بڑھ رہا تھا اور اس کے فوراً بعد اس نے اس آدمی سے ذرا

ہٹ کر ایک اور آدمی کو دیکھا۔ آہستہ آہستہ وہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے ان کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ یہ چار مردوں اور تین عورتوں تھیں۔

"یہ تو یورپی ہیں جبکہ چیف کہہ رہا تھا کہ حملہ آور پاکیشیائی ہیں۔ اوہ۔۔۔۔۔ اوہ۔ اچھا تو یہ لوگ میک اپ میں ہیں۔"۔۔۔۔۔ سائمن نے کہا۔

"لوگر۔ لوگر سٹار گن لے آؤ۔ دشمن اس وقت رینج میں ہیں۔ جلدی آو۔"۔۔۔۔۔ سائمن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"دشمن کون دشمن۔" ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ "جلدی کرو یہ بھاگ جائیں گے جلدی۔"۔۔۔۔۔ سائمن نے چیخ کر کہا چند لمحوں بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی جبکہ اس کی دوران سائمن نے دوربین کو تسمہ کی مدد سے اپنی آنکھوں پر فکس کر لیا اور جدید ساخت کی سٹار گن جو یہودی اسلحہ سازوں نے خصوصی طور پر تیار کی گئی تھی اس کی رینج مشین گن سے زیادہ تھی لیکن یہ عام رائفل کی طرح ایک گولی کے بجائے پورا برسٹ فائر کرتی تھی اور سائمن کو یقین تھا گو فاصلہ زیادہ ہونے کے باوجود یہ لوگ سٹار گن کی رینج میں تھے اور ایک ہی برسٹ سے ان سب کو ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ اس بار ایک صورت تو یہ تھی کہ وہ ان کے دیوار کے قریب آنے کا انتظار کرتا لیکن اسے خطرہ تھا کہ وہ کسی میزائل گن کے فائر سے ٹاور کو بھی اڑا سکتے ہے کیونکہ ان لوگوں کی کمر پر سیاہ رنگ کے بیگز بھی موجود تھے۔ جن میں ظاہر ہے اسلحہ ہی ہو سکتا تھا اور وہ ان سب کا خاتمہ اکٹھا کرنا چاہتا تھا تاکہ کوئی فرار نہ ہو جائے۔ اس نے سٹار گن کو ریلینگ پر رکھ کر ان کا نشانہ لینا شروع کر دیا۔ وہ سب بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ پھر وہ اچانک وہ سب کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے سے اس طرح

باتیں کرنے لگے جیسے ان کے درمیان کسی بات پر بحث ہو رہی ہو۔ یہ سائمن کے لیے اچھا موقع تھا اور وہ اس

کی شاندار موقع کو گنوانا نہیں چاہتا تھا۔ "باس آپ انہیں نظر تو نہیں آ رہے ہوں گے۔"۔۔۔۔۔ ساتھ کھڑے لوگر نے کہا جس نے سٹار گن اسے لا کر دی تھی۔

"ہاں ہم دونوں کے سائے سے انہیں نظر آ رہے ہوں گے۔ میں انہی دوربین کی وجہ سے واضح دیکھ رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ سائمن نے کہا۔

"مجھے بھی سائے نظر آ رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔ لوگر نے جواب دیا۔

"اب خاموش ہو جاو۔ میں نے ان سب کو ایک ہی برسٹ میں مار گرانا ہے۔"۔۔۔۔۔ سائمن نے کہا اور پھر اس نے ٹارگٹ فکس کرنا شروع کر دیا۔ وہ لوگ وہیں کھڑے آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ سائمن نے ٹریگر دبا دیا۔ سائمن کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گن کی لمبی سی نال سے سرخ رنگ کا شعلہ سا نکلا اور بجلی کی تیزی سے ہوا میں تیرتا ہوا ان افراد کی طرف بڑھا اور پھر تقریباً ان کے قریب جا کر وہ شعلہ فضا میں پھیلتا چلا گیا اور پلک جھپکتے میں وہ شعلہ ان افراد کے گرد پھیل سا گیا اور وہ سات کے سات افراد اچھل کر نیچے گرے اور پھر دوبارہ نہ اٹھ سکے۔

"وہ مارا ایک ہی برسٹ میں کام بن گیا۔" سائمننے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

"باس ہمارے مطلوبہ تو چھ افراد تھے۔ یہ تو سات ہیں۔"۔۔۔۔۔ لوگر نے اچانک کہا تو سائمن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔۔۔۔ اوہ۔ لیکن ہو سکتا ہیں کہ ساتواں انہوں نے ساتھ لیا ہو۔ چیف تو کہہ رہا تھا کہ چار مردوں اور دو عورتوں کا گروپ ہے۔ ایک عورت ہی زیادہ ہے۔ اس کی لاش وہیں کسی کھاٹ میں پھینک دیں گے اور پہاڑی کتے اسے کھا جائیں گے۔"۔۔۔۔۔ سائمن نے دوربین آس کھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ختم ہو گے باس اب کیا کرنا ہے۔"۔۔۔۔۔لو گر نے کہا۔

"ٹھہرو مجھ چیف سے بات کرنے دو۔"۔۔۔۔۔ سائمن نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ واچ ٹاور کے اندر بنے ہوئے کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہاں میز اور کرسی موجود تھی۔ میز پر انٹر کام موجود تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر انٹر کام اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔"۔۔۔۔۔رابطہ ہوتے ہی نارمن کی آواز سنائی دی۔

"سائمن بول رہا ہوں۔ چیف واچ ٹاور سے۔ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو سٹار گن بیم سے مار گرایا ہے۔"۔۔۔۔۔سائمن نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ۔ کہاں مارا ہے تم نے انہیں۔ کیسے مارا ہے۔"۔۔۔۔۔نارمن نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس وہ عقبی طرف کی جھاڑیوں میں کرالنگ کرتے ہوئے کیمپ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ میں خود دوربین سے چیکنگ کر رہا تھا۔ میں نے انہیں مارک کر لیا۔ وہ چونکہ سٹار گن کی رینج میں تھے۔ اس لئے میں نے سٹار گن کی مدد سے انہیں ہلاک کر دیا۔ اب ان کی لاشیں کیمپ کے عقب میں پڑی ہیں۔"۔۔۔۔۔سائمن نے جواب دیا۔

"کتنے افراد تھے۔"۔۔۔۔۔نارمن نے پوچھا۔

"چار مردوں اور دو عورتیں باس۔ یہ یورپی میک اپ میں ہیں باس۔"۔۔۔۔۔سائمن نے جان بوجھ کر تیسری عورت کی بات نہ کی تھی۔ وہ اپنے کارنامے کو مشکوک نہ کرنا چاہتا تھا۔

"ہاں مجھ بھی یہی بتایا گیا ہے کہ آس مدرے اور لارڈ کارلس کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے والوں کی تعداد یہی تھی۔ تم ایسا کرو کہ فوراً جیپ لے جاؤ اور ان لاشوں کو اٹھا کر لے آو۔ پھر انہیں بلیک روم میں پہنچاؤ تاکہ ان

کے میک آپ واش کئے جا سکیں۔"۔۔۔۔۔نارمن نے کہا۔

"باس اب یہاں واچ ٹاور پر رہنے اور مزید چیکنگ کی تو ضرورت نہیں ہے۔ میں لوگر کو ساز و سامان کے ساتھ واپس بھیج دوں۔"۔۔۔۔سائمن نے کہا۔

"ہاں جب یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں تو اب وہاں واچ ٹاور پر رہ کر کیا کرنا ہے۔"۔۔۔۔۔نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سائمن نے بھی ریسیور رکھا اور پھر لوگر اور اس کے ایک ساتھی کو واچ ٹاور خالی کر کے واپس نیچے جانے کے بارے میں ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔

عمران نے سڑک چھوڑ کر اس بار جیپ کو پہاڑی راستوں پر ڈورانا شروع کر دیا تھا۔ پہلے وہ مغرب کی طرف جا رہا تھا لیکن اس بار جیپ کا رخ شمال کی طرف تھا۔ ان پہاڑیوں پر کوئی باقاعدہ سڑک موجود نہ تھی۔ البتہ قدرتی راستے موجود تھے۔ جو نہ صرف تنگ تھے بلکہ اونچے نیچے ہونے کی وجہ سے انتہائی خطرناک بھی تھے۔ اتنی بڑی جیپ کو ڈرائیو کرنے کے ساتھ ساتھ اسے گہری کھائیوں میں گرنے سے بچانے کے لئے انتہائی مستعدی اور ماہرانہ پن کی ضروت تھی لیکن جیپ میں موجود تمام افراد اس طرح لاپرواہی کے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے جیسے جیپ اونچے نیچے انتہائی خطرناک پہاری راستوں پر چلنے کی بجائے کسی ہموار میدان کی فراخ اور ہموار سڑک پر دوڑ رہی ہو۔ اس کی کی وجہ عمران کی ڈراوئیونگ تھی۔ سب کو اطمینان تھا کہ عمران جیپ کو ان سے زیادہ بہتر انداز میں چلا اور سنبھال سکتا ہے۔ پہاڑیوں پر اونچی نیچی جھاریوں کی کثرت تھی۔ ان کے ساتھ درخت بھی موجود تھے لیکن ان کی تعداد خاصی کم تھی۔ یہ راستے جن پر عمران جیپ چلا رہا تھا ان پر چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں موجود تھیں۔ لیکن ان جھاڑیوں کے باوجود راستہ نظر آ رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا ہم کیمپ کے عقبی طرف جا رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔صفدر نے پوچھا۔

"نہیں ہم سائیڈ پر جا نکلیں گے۔ جیپ سائیڈ پر روک کر ہم دیوار کے ساتھ ساتھ لیکن تھوڑا فاصلہ دے کر

چلتے ہوئے سائیڈ ختم کر کے عقبی طرف کو گھوم جائیں گے اور پھر آگے جا کر جس پلان کا میں نے ذکر کیا ہے اس کی پر عمل ہو گا۔"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب بے ہوش کر دینے والی گیس تو سائیڈ سے اندر فائر کر دی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھ اندر کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق اندر دو بڑی عمارتیں بنی ہوئیں ہیں۔ان میں سے ایک عمارت دوسری طرف اور ایک پر لے کونے میں ہے۔اس طرف جدھر ہم موجود ہیں۔پہاڑیاں اور کھائیاں موجود ہیں۔جہاں سٹار ایجنٹوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔اس لئے اس کی طرف گیس فائر کرنا گیس کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں پرلی طرف سے اندر جانا چاہیئے تھا اس طرف کی بجائے۔"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ادھر پہاڑوں پر جیب چلانے کے لئے ایسے راستے بھی نہیں ہیں جیسے یہاں ہیں۔اس لئے وہاں ہمیں پیدل چلنا پڑتا اور پھر اوپر جو واچ ٹاور بنا ہوا ہے۔اس سے بھی ادھر چیکنگ ہو سکتی تھی کیونکہ وہ جگہ ان عمارتوں کے قریب ہے۔اس طرف چونکہ عمارتیں نہیں ہیں بلکہ خاردار تاریں ہیں۔اس لئے اس طرف ان کی توجہ نہیں ہے۔وہ پھر ادھر سے وہ واچ ٹاور بھی خاصے فاصلے پر ہے۔اس لئے نہ ہم اسے دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمیں چیک کر سکیں گے۔"۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

وہ اب پختہ سڑک سے کافی فاصلے پر آ گئے تھے۔سڑک انہیں نظر نہ آ رہی تھی۔شاید پہاڑیوں اور چٹانوں کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے ایسا ہو رہا تھا۔بہر حال عمران جیپ چلائے جا رہا تھا۔دن کی روشنی میں اسے سب کچھ صاف نظر آ رہا تھا۔

"عمران صاحب اگر ہم رات کو آتے تو زیادہ سہولت ہوتی۔"۔۔۔۔ اچانک صفدر نے کہا "رات کو ان پہاڑیوں پر جیپ تو کیا ہم پیدل بھی نہیں چل سکتے تھے۔کیونکہ جیب کی ہیڈ لائٹس اور پیدل چلنے کی صورت میں ٹارچیں نہیں جلا سکتے تھے اور ٹارچ ٹاور سے نائٹ دور بینوں کی مدد سے ہمیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا تھا۔اس لئے دن کی روشنی میں ہم اطمینان سے کام کر سکتے ہیں۔"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے ساری وجوہات بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اسی طرح جواب دیتے رہو تو کیسا اچھا ہو۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن ہمارے معاشرے میں تو جواب دینے کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے پھر جیپ جیسے ہی ایک چڑھائی پر پہنچی تو انہیں دور سے پہاڑیوں کے درمیان دیوار کے اوپر والا حصہ نظر آنے لگ گیا تھا۔جس پر خاردار تاریں لگی ہوئیں دکھائی دے رہیں تھیں۔

عمران نے ابھی تھوڑی ہی جیپ آگے بڑھائے تھی کہ اس نے ایک طرف گہرائی میں اسے اتار کر روک دیا۔

"اب اس سے آگے جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ ہمیں دیکھا اور چیک کیا جا سکتا ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جیپ سے نیچے اتر گیا۔اس کے اترتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔عقبی طرف موجود بیگ بھی اٹھا لیئے گے۔عمران نے بڑا بیگ کھول کر کمند مشین پسٹلز جن کی تعداد چھ تھی اٹھائے اور ایک ایک پسٹل اس نے سب کو دے دیا جبکہ ایک اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"آؤ اب چلیں۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اوپر کی طرف چڑھنے لگا۔

اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔سوائے جولیا، صالحہ اور عمران کے باقی صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں نے اپنی کمروں میں سیاہ رنگ کے بیگز باندھ رکھے تھے۔ان بیگز میں ضروری اسلحہ تھا جبکہ ان تینوں کی بغلوں میں مشین گن موجود تھیں۔

"عمران صاحب یہ تو خاصا وسیع ایریا ہے اس طرف اگر ہم گیس فائر کر دیں تو کیا وہ کھلی فضا ہونے کے باوجود ایریئے کی دوسری طرف موجود عمارتوں تک پہنچ سکے گی۔"۔۔۔۔۔صفدر نے کہا۔

"نہیں۔"۔۔۔۔۔عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ کیوں یہ کام رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تم سمجھ رہے ہو کہ ہم یہاں سے گیس فائر کریں گے۔ایسا نہیں ہے۔ہم دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے عقبی طرف سے اس واچ ٹاور کے قریب پہنچ کر گیس فائر کریں گے۔جس سے واچ ٹاور پر موجود افراد بے ہوش ہو جائیں گے اور ساتھ ہی موجود دونوں عمارتوں میں موجود افراد بھی۔ہم واچ ٹاور کی ریلنگ پر کمند ڈال کر مشین کے ذریعے کھینچ کر براہ راست ٹاور پر پہنچ کر اندر اتر جائیں گے۔"۔۔۔۔۔عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اب وہ دیوار کے اتنے قریب پہنچ چکے تھے کہ دیوار اس بار آدھی سے زیادہ انہیں نظر آ رہی تھی۔دیوار مشرق سے مغرب کی طرف بنی ہوئی تھی اور جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔وہاں سے وہ دیوار تقریباً دو سو فٹ مغرب کی طرف جا کر شمال کی طرف مڑ جاتی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دیوار کے قریب پہنچ گئے۔

"اس بار دیوار کے ساتھ چلتے ہوئے ہم نے آگے بڑھنا ہے اور پھر دیوار کے ساتھ ہی مڑ جانا ہے لیکن خیال رکھنا کہ ہمیں ٹاور سے چیک نہ کیا جا سکے۔ویسے ہم دیوار کے قریب ہونے کی وجہ سے واچ ٹاور سے نظر نہ آ سکیں گے لیکن پھر بھی ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا ورنہ اوپر سے ہونے والی فائرنگ سے ہم سے ایک بھی نہ بچ سکے گا۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جہاں دیوار ختم ہو رہی تھی وہاں سے وہ دیوار کے ساتھ مڑ گئے۔اب انہیں دور سے ٹاور چھت نظر آنے لگ گئی تھی۔عمران کی بات درست تھی کہ دیوار کے درمیان میں سوراخ نہیں تھا بلکہ ٹاور کافی اندر بنایا گیا تھا۔وہ

دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے آگے بڑھتے رہے اور جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہے تھے تو دیوار کافی حصہ انہوں نے انہیں نظر آنے لگ گیا۔وہ ایک قطار کی صورت میں آگے بڑھ رہے تھے۔ان کی حتی الوسیع کوشش یہی تھی کہ ان کے جسم دیوار سے نہ چھو سکیں کیونکہ الارم بج سکتے تھے۔پھر اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔اس کے رکتے ہی اس کے پیچھے آنے والے اس کے سب ساتھی بھی رک گئے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔"۔۔۔۔۔اس کے پیچھے موجود صفدر نے کہا۔

"ٹاور کی ریلنگ پر ایک آدمی کہنیاں ٹیکے کھڑا ہے اور دوربین سے سامنے کی چیکنگ کر رہا ہے۔اگر اس نے نظریں گھما دیں تو اب ہم اسے نظر آ سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"یہ رسک تو بہر حال لینا ہی پڑے گا، عمران صاحب البتہ اگر اس نے ادھر دیکھا تو میں اس پر فائر کر دوں گا اور کیا ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جو ہو گا سو دیکھا جائے گا۔آو۔"۔۔۔۔۔عمران نے کہا اور ایک بار پھر آگے بڑھ گیا۔عمران کی نظریں اس کی آدمی پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ آدمی مسلسل سامنے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔اچانک اس نے اس کی آدمی کو چونک کر سیدھے ہوتے دیکھا تو عمران بھی چونک پڑا۔

"عمران صاحب وہ سامنے کچھ دور حرکت ہے۔"۔۔۔۔۔اسی لمحے صفدر نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بھی اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں۔یہ مرد اور عورتیں ہیں۔اوہ۔۔۔۔اوہ۔ان کا انداز بتا رہا ہے کہ پہاڑی بکروں کا شکار کھیلنے آئے ہیں۔
ان کے ہاتھوں
میں شکاری گنیں ہیں۔"۔۔۔۔۔عمران نے آہستہ سے کہا لیکن اس نے چلنا موقوف نہ کیا تھا۔ٹاور پر موجود دوربین والا آدمی ایک بار پھر ریلنگ پر کہنیاں ٹیک کر اور جھک کر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"عمران صاحب ان لوگوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے شاید۔"۔۔۔۔۔ صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران چونک کر رک گیا اور اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ لوگ کافی فاصلے پر تھے اور سایوں کی طرح نظر آرہے تھے لیکن اتنے فاصلے کے باوجود عورتوں اور مردوں کی تمیز ہو رہی تھی۔ وہ چار مرد اور تین عورتیں تھیں۔

"وہ بھی ہمیں دیکھ کر حیران ہو رہے ہیں۔ ایک عورت ہماری طرف اشارہ کر رہی ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اوپر ٹاور کی طرف دیکھیں۔ یہ تو سٹار گن ہے جو یہ لوگ اٹھائے ہوئے ہیں۔"۔۔۔۔۔ عقب سے صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران نے نظریں اٹھائیں اور بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اب واچ ٹاور پر دو آدمی نظر آرہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی کے پاس عجیب ساخت کی گن تھی جو وہ کاندھے سے لگا رہا تھا۔

"یہ تو سٹار گن ہے انتہائی جدید ترین گن۔ یہ انتہائی فاصلوں کے لئے استعمال ہوتی ہے اور اس کی میں سے جو میزائل نما گولی نکلتی ہے وہ ایک مخصوص فاصلے پر پہنچ کر برسٹ کی صورت میں پھیل جاتی ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ "یہ شاید انہوں نے لوگوں کو ہلاک کرنا چاہتا ہے جو وہاں کھڑے ہیں۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس کی بارے میں مزید کچھ سوچتے سٹار گن شعلہ نکلا اور پلک جھپکنے میں وہ دور موجود سایوں کی طرح کھڑے افراد کے قریب پہنچ کر پھیل گیا اور چند لمحوں کے بعد وہ سب کے سب جھاڑیوں میں گر گئے۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو بڑا ظلم ہے کہ وہ عام آدمیوں کو اس لئے ہلاک کر دیں کہ وہ کیمپ کے عقب میں کیوں آئے ہیں یا کیمپ کی طرف کیوں دیکھ رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب شاید وہ لوگ ہماری وجہ سے ہلاک کئے گئے ہیں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔۔ اوہ واقعی ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ وہ شکار کی خاطر جس انداز میں جھاڑیوں میں چل رہے تھے۔ اس سے ان لوگوں نے یہی سمجھا ہو گا۔ ویری بیڈ۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب واچ ٹاور سے یہ لوگ چلے گئے ہیں شاید۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اتنی جلدی تو نہیں جا سکتے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بہر حال سامنے سے تو ہٹ گئے ہیں۔ ہمیں بھی کچھ وقت لگے گا ٹاور تک پہنچنے میں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اگر تمہارا خیال درست ہے تو انہوں نے ان لوگوں کو ہماری جگہ پر ہلاک کیا ہے تو پھر ان کی لاشیں اٹھانے ضرور آئیں گے۔ اس سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہمیں اس بار فوری طور پر اندر جانا ہو گا۔ اس کے بعد کی صورت حال دیکھ کر کاروائی کریں گے۔ آؤ پہلے میں جا رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے باقی فاصلہ طے کر کے ٹاور کے سامنے پہنچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے کمند مشین پسٹل نکالا اور اس کی کا رخ اوپر واچ ٹاور کی باہر کو نکلی ہوئی ریلنگ کی طرف کرتے ہوئے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ہی پسٹل کی نال کے سرے پر کمند نما کڑا بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا سیدھا ریلنگ کی طرف گیا اور پھر کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کمند کا فولادی کڑا جو ہاف انداز میں تھا ریلنگ پر جم گیا تو عمران نے بڑے ٹریگر کے نیچے موجود چھوٹا ٹریگر دبا دیا تو اوپر ریلنگ پر کٹاک کی آواز سنائی دی اور کمند کا کڑا ریلنگ کے گرد مکمل ہو گیا۔

"تم نے بھی احتیاط سے آںدر آنا ہے۔ تمہارا جسم دیوار سے نہیں ٹکرانا چاہیئے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ

بجلی کی تیزی سے اوپر کو اس طرح اٹھا جیسے کوئی اسے اوپر کو اٹھائے جا رہا ہو۔اس کے اوپر اٹھنے کی رفتار اس کی قدر تیز تھی کہ چند لمحوں میں وہ واچ ٹاور کی ریلنگ تک پہنچ گیا۔اسنے دوسرے خالی ہاتھ سے ریلنگ پکڑی اور اچھل کر اندر فرش پر کھڑا ہو گیا۔اس نے چھوٹا ٹریگر دبا کر ریلنگ کے گرد موجود کڑا کھولا اس کے ساتھ ہی کڑا کٹاک کی آواز کے ساتھ پسٹل کی نال کے سرے پر جم گیا تو عمران نے کمند مشین پسٹل جیب میں ڈال لیا۔اسی لمحے کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی صفدر کی کمند کا کڑا انکلا اور چند لمحوں بعد صفدر بھی عمران کے ساتھ کھڑا تھا۔

"واچ ٹاور کو چیک کرو۔کوئی موجود نہ ہو۔"۔۔۔۔عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا عقبی طرف مڑ گیا۔

صفدر کے بعد کیپٹن شکیل اس کی کے بعد تنویر بھی اپنے کمند مشین پسٹل کی مدد سے واچ ٹاور پر پہنچ گئے۔اس بار جولیا اور صالحہ نیچے رہ گئی تھیں۔مردوں نے جان بوجھ کر انہیں پیچھے چھوڑا تھا کیونکہ یہ بات شائستگی کے خلاف تھی کہ مرد نیچے کھڑے ہوں تو خواتین اس طرح اڑتی ہوئی ان کے سروں کے اوپر سے ہو کر واچ ٹاور پر پہنچیں۔تنویر کے بعد جولیا نے پہلے صالحہ کو اوپر بجھوایا اور آخر میں وہ خود بھی اوپر پہنچ گئی۔چونکہ یہ سب ان معاملات میں پوری طرح تربیت یافتہ تھے۔اس لئے انہیں کوئی پریشانی نہ ہوئی اور وہ سب اطمینان سے واچ ٹاور پر پہنچ گئے۔

"عمران صاحب۔ایک جیپ اس طرف سے نکل کر بیرونی راستے کی طرف جا رہی ہے۔"۔۔۔۔صفدر نے کہا تو عمران نے آگے بڑھ کر خود بھی جیپ کو دیکھا۔

"ابھی یہیں رکو۔اگر یہ جیپ ان لوگوں کی لاشیں اٹھانے جا رہی ہے تو وہ یہاں سے نظر آجائے گی۔پھر ہمارا ایکشن کچھ بدل جائے گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر پہلے ایکشن پر عمل کریں گے۔"۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔یہاں دو اڑھائی سو مسلح اور انتہائی تربیت یافتہ افراد موجود ہیں۔اس لئے ہمیں ہر صورت میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنا پڑے گی ورنہ کسی بھی وقت ہماری چیکنگ ہو سکتی ہے اور اس کے

بعد ہمیں سنبھلنے کا موقع بھی نہ مل سکے گا۔"۔۔۔۔صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب ان لاشوں کو لے کر جیپ واپس آجائے تو پھر ہم کاروائی کا آغاز کریں۔"۔۔۔۔عمران نے جواب دیا تو اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔"حیرت ہے یہ اتنی آسانی سے مارے گئے۔شور تو بہت سنا تھا ان کے بارے میں۔لیکن یہ تو چوہوں کی موت مارے گئے ہیں بہر حال یہ کریڈٹ بھی مور گو کو ہی حاصل ہوا ہے۔مجھے مور گو چیف کو یہ خوشخبری سنانی چاہیئے اور نہ طرف سنانی چاہیئے بلکہ انہیں یہاں کال بھی کرنا چاہیئے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے انہیں دیکھ بھی سکیں۔مجھے یقین ہے وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں دیکھنے کے بعد مجھے یقیناً انعام واکرام دیں گے کہ میری سات پشتیں بھی لارڈ بن کر رہیں گی۔"۔۔۔۔نارمن نے خود کلامی کے انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"وہ اس وقت عمارت میں اپنے مخصوص آفس میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔سائمن نے اسے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے مارے جانے کی اطلاع انٹر کام پر دی تھی اور اب پھر اس نے یہاں خود آکر تفصیل سے ساری بات بتا دی تھی اور اس نے سائمنکو اس کے ساتھیوں کے ساتھ خود جا کر ایشیائی ایجنٹوں کی لاشیں لانے کا حکم دیا تھا اور سائمن اور اس کے ساتھی ابھی جیپ پر یہاں سے روانہ ہوئے تھے۔اسے معلوم تھا کہ سپیشل وے سے گزر کر جانے اور واپس آنے کے باوجود ایک ڈیڑھ گھنٹہ بہر حال لگ ہی جائے گا۔چنانچہ اس نے اس دوران مور گو چیف لارڈ ڈور تھی کو فون کر کے اس اہم ترین معاملے کو ان کے گوشگزار کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔فون کے نیچے موجود ایک مخصوص بٹن پریس کر کے اس نے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔"یس لارڈ مینشن۔"۔۔۔۔رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں سٹار کیمپ سے چیف نارمن بول رہا ہوں۔لارڈ صاحب سے بات کراؤ۔"۔۔۔۔نارمن نے بڑے

فاخرانہ لہجے میں کہا حالانکہ اس سے پہلے وہ لارڈ ڈورتھی کے فون سیکرٹری سے بھی مودبانہ لہجے میں بات کرتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ فون سیکرٹری ٹائپ کے لوگ اپنے باس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور نہ صرف قریب ہوتے ہیں بلکہ ان کا کہا بھی مانا جاتا ہے۔

"ہولڈ کریں۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔"۔۔۔۔۔چند لمحوں بعد فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس۔"۔۔۔۔۔نارمن نے کہا "لارڈ صاحب سے بات کریں۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں نارمن بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔نارمن نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں کہو کیوں کال کی ہے کیا ہوا ہے۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے مورگو چیف کی انتہائی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے لارڈ صاحب۔ ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہوئیں ہیں۔"۔۔۔۔۔نارمن نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا گو لاشیں ابھی تک پہنچی نہ تھیں لیکن وہ لارڈ ڈورتھی کو یہی تاثر دینا چاہتا تھا کہ اس نے تمام چیکنگ مکمل کر کے اسے کال کی ہے۔ نارمن کی یہ بات سن کے لارڈ ڈورتھی واقعی بے اختیار چیخ پڑا۔ اسے یقین ہی نہ آ رہا تھا چنانچہ نارمن کو پوری تفصیل سے بات کرنا پڑی لیکن اس نے ساری تفصیل اس انداز میں بتائی جیسے یہ ساری کاروائی اس نے اکیلے سر انجام دی ہو اور پھر اس نے دبے لفظوں میں لارڈ ڈورتھی کو سٹار کیمپ آ کر خود چیک کرنے کی دعوت دی لیکن لارڈ ڈورتھی نے خود وہاں آنے سے صاف انکار کر دیا البتہ اس نے یہ حکم دیا کہ نارمن ان چھ لاشوں لے کر اس کے محل پہنچ جائے جہاں وہ انہیں چیک کرنے کے بعد اسرائیل کے صدر کو محل میں آنے کی دعوت دیں گے۔ پھر لارڈ ڈورتھی نے اپنا پڑا ہیلی کاپٹر بھیجنے کا کہہ دیا اور نارمن نے ان کے شکریہ ادا کر کے ریسیور رکھ دیا اور پھر کچھ سوچ کر اس نے ایک بار پھر

ریسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مورگو چیف کا ہیلی کاپٹر آ رہا ہے۔ انہوں نے اس کے پائلٹ کی فریکونسی بھی دے دی ہے تاکہ اس سے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر بات کی جا سکے۔ ایک بڑا اور خصوصی ٹرانسمیٹر میرے آفس میں دے جاو۔"۔۔۔۔۔نارمن نے کہا۔

"یس چیف۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا تو نارمن نے ریسیور رکھ دیا۔ اس بار اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک اڈھیڑ عمر آدمی جس کے ہاتھ میں وسیع رینج کا خصوصی ٹرانسمیٹر موجود تھا اندر داخل ہوا اس نے نارمن کو سلام کیا اور ٹرانسمیٹر اس کے سامنے رکھ کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تو نارمن نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر ہیلی کاپٹر کی خصوصی فیکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی پھر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف سٹار کیمپ نارمن کالنگ۔۔۔۔۔۔اوور۔"۔۔۔۔۔۔نارمن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا 'یس پائلٹ ریمزے اٹنڈ نگ یو۔ اوور۔"۔۔۔۔۔چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ مودبانہ تھا۔

"کیا تم سٹار کیمپ سے آ رہے ہو۔ یا ابھی وہاں سے روانہ ہی نہیں ہوئے۔ اوور۔"۔۔۔۔۔نارمن نے پوچھا۔

"لارڈ مشن سے روانہ ہو چکا ہوں۔ اس وقت فضا میں ہوں لیکن مجھے آپ کے پاس پہنچنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے۔ اوور۔"۔۔۔۔۔پائلٹ ریمزے نے کہا۔

"او کے جب سٹار کیمپ کے قریب پہنچ جاو تو مجھے کال کرنا۔ پھر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا اوور۔"۔۔۔۔

۔نارمن نے کہا۔

"یس سراوور"۔۔۔۔۔ پائلٹ ریمنڑے نے کہا۔

"اوکے اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ نارمن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے فون کے قریب میز پر رکھ دیا۔اب اسے سائمن کی واپسی کا انتظار تھا جو جیپ لے کر پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں اٹھانے گیا تھا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو نارمن نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔"یس"۔۔۔۔۔ نارمن نے کہا۔

"سائمن بول رہا ہوں چیف۔میں لاشیں لے آیا ہوں۔یہ لوگ یورپی میک اپ میں ہیں لیکن ان کا میک واش نہیں ہو رہا"۔۔۔۔۔۔۔ سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو رہا۔ہمارے پاس تو سپیشیل میک اپ واشر بھی موجود ہے"۔۔۔۔۔ نارمن نے تیز اور سرد لہجے میں کہا۔

"سپیشل میک اپ واشر سے بھی چیک کر لیا گیا ہے باس۔لیکن میک اپ واش نہیں ہو رہا"۔۔۔۔۔ سائمن نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔۔ پھر یہ ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہوں گے۔تم نے غلط آدمیوں کو ہٹ کر دیا ہوگا"۔۔۔۔۔ نارمن نے اس بار غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"باس یہی لوگ تھے۔ان کی تعداد بھی وہی ہے اور ان کے پاس اسلحہ بھی بے حد احساس تھا۔ان کے علاوہ اور کون کیمپ کے عقب میں آ سکتا ہے"۔۔۔۔۔ سائمن نے جواب دیا۔

"تم وہیں رکو۔میں خود آرہا ہوں"۔۔۔۔۔ نارمن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تھوڑا سا سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر آفس سے نکل کر وہ دوسرے راہداریوں سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمر

ے میں داخل ہوا۔"وہاں سائمن مجود تھا سامنے فرش پر دو عورتوں اور چار مردوں کی لاشیں پڑیں ہوئیں تھیں۔کمرے میں ایک اور آدمی بھی موجود تھا۔ان کی لاشوں کے ساتھ ہی سپیشل میک اپ واشر بھی موجود تھا۔

"اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ یہ تو پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہیں یہ کن لوگوں کو ہلاک کر دیا تم نے"۔۔۔۔۔ نارمن نے مڑ کر سائمن کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔"باس ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی ایسا میک اپ کرر کھا ہو جو واش نہ ہو رہا ہو۔ہمیں اس پر سوچنا چاہیئے"۔۔۔۔۔ سائمن نے کہا۔

"نانسنس۔۔یہ عام سے لوگ ہیں۔ایجنٹوں کے قدو قامت ایسے نہیں ہوتے۔تم خود دیکھو۔ہمارے اور عام لوگوں کے قدو قامت میں کتنا فرق ہوتا ہے۔کیا تمہیں یہ فرق نظر نہیں آتا"۔۔۔۔۔ نارمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔باس میں ساتھیوں کو لے کر دوبارہ واچ ٹاور پر چلا جاتا ہوں اور کیا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ سائمن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں واپس جاو اور نگرانی کرو لیکن اب میں کیا کروں گا۔تمہاری حماقت کی وجہ سے میں نے مور گو چیف لارڈ ڈورتھی کو کال کر دی ہے۔انہوں نے اپنا ہیلی کاپٹر بجھوا دیا ہے تاکہ میں ان لاشوں سمیت ہیلی کاپٹر میں لارڈ مینشن پہنچ جاوں۔ان کا ارادہ ہے کہ وہ اسرائیل کے صدر کو کال کر کے یہ لاشیں انہیں دکھائیں گے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ کیا کارنامہ مور گو نے سرانجام دیا ہے لیکن اب کیا ہوگا"۔۔۔۔۔ نارمن نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"کب پہنچ رہا ہے ہیلی کاپٹر۔باس"۔۔۔۔۔ سائمن نے پوچھا۔"ڈیڑھ دو گھنٹے کے اندر پہنچ جائے گا۔کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔۔۔۔۔ نارمن نے چونک کر پوچھا۔"اس لئے باس کہ میں واچ ٹاور پر موجود

رہوں گا اور یہ نان فلائٹ ایریا ہے اگر آپ نہ بتاتے تو میں اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیتا۔"۔۔۔۔۔ سائمن نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔ خیال رکھنا۔ نانسنس۔ دوسری حماقت نہ کر بیٹھنا۔"۔۔۔۔۔ نارمن نے غصیلے لہجے میں کہا اور واپسی کے لئے مڑ گیا۔ رابرٹ سٹار کیمپ کی اس عمارت کا انچارج تھا جو تربیت حاصل کرنے والے سٹار ایجنٹ سے کے لئے مخصوص تھی۔ وہ سٹار کیمپ کا عملی انچارج تھا اور تمام ایجنٹوں کو دی جانے والی ٹریننگ کی نگرانی بھی وہ کرتا تھا اور اس کے احکامات پر عمل کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ دروازہ کھول کر ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ رابرٹ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ اس کا اسسٹنٹ ناڈو تھا جس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کہ ان تاثرات کو دیکھ کر ہی رابرٹ چونک پڑا تھا۔

"کیا ہوا ہے ناڈو۔"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے چونک کر کہا۔

"باس واچ ٹاور پر اجنبی افراد کا قبضہ ہے چار مرد اور دو عورتیں۔"۔۔۔۔۔ ناڈو نے کہا۔ "کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہاں تو سائمن اور اس کے سٹاف موجود تھا۔"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ میں نے زیرو روم میں سکرین پر دیکھا ہے انہیں۔"۔۔۔۔۔ ناڈو نے کہا تو رابرٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔۔ ہاں۔۔ وہاں سے انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک معاملہ ہے۔ آؤ دکھاؤ مجھے۔"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ہی بیرونی دروازے کی طرف آ گئے۔ عمارت کی مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ ایک سرنگ نما راہداری میں داخل ہوئے جو کافی گہرائی

میں جا کر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سرنگ انسانی ہاتھوں سے ہی بنی ہوئی تھی۔ سرنگ کا اختتام ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں ہوا۔ اس کمرے میں مشینری نصب تھی۔ لیکن یہ مشینری آٹو میٹک تھی۔ اس لئے یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"اس مشین پر باس۔ ادھر۔"۔۔۔۔۔ ناڈو نے ایک مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھتے چلے گئے جس کی طرف ناڈو نے اشارہ کیا تھا۔

"تم یہاں کیوں آئے تھے۔"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ "باس ایک لڑکی میرے ساتھ تھی اور یہاں کسی قسم کی مداخلت کا خطرہ نہیں ہوتا۔"۔۔۔۔۔ ناڈو نے جواب دیا تو رابرٹ نے صرف سر ہلانے میں اکتفا کیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں دیوار میں نصب ایک قد آدم مشین کے سامنے پہنچ گئے۔ اس کی سکرین پر ایک منظر تھا۔ جس میں ایک میز اور چند کرسیاں مجود تھیں اور وہاں واقعی چھ افراد موجود تھے۔ جن میں دو عورتیں اور چار مرد شامل تھے۔ وہ بار بار کھڑکی سے کیمپ کے اندرونی منظر کو اس انداز میں چیک کر رہے تھے جیسے اجنبی کسی آدمی کا انتظار کر رہے ہوں۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"باس آپ چیف نارمن کو اطلاع کر دیں۔ وہ خود ہی سنبھال لیں گے۔"۔۔۔۔۔ ناڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم ان چھ افراد کو بھی نہیں سنبھال سکتے نانسس۔"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا باس۔"۔۔۔۔۔ ناڈو نے رابرٹ کے غصے پر گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں کس طرح ہلاک کیا جائے۔ اس طرح کو کوئی رسک نہ ہو۔"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے سوچتے ہوئے انداز

میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"باس انہیں یہاں سے ہلاک تو نہیں کیا جاسکتا۔البتہ انہیں بے ہوش کیا جاسکتا ہے اور یہاں لایا جاسکتا ہے۔"۔۔۔۔ناڈو نے کہا تو رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔
"بے ہوش۔وہ کیسے۔"۔۔۔۔۔رابرٹ نے کہا تو ناڈو ایک اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔اس نے اس مشین کا ایک ہیڈل نیچے کر دیا۔رابرٹ بھی اس مشین کے قریب آگیا۔اس مشن کی سکرین پر بھی وہی منظر آرہا تھا۔
پھر ناڈو نے اس مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیے اور اس کے ساتھ ہی مشین سے ہلکی سی گونج کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی سکرین دھندلا گئی۔چند لمحوں بعد جب سکرین دوبارہ صاف ہوئی تو رابرٹ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ وہ چھ کے چھ افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے گرے ہوئے تھے۔
"ویری گڈ ناڈو۔تم تو اس قدر پیچیدہ میشنری بھی آپریٹ کر لیتے ہو۔گڈ شو۔"۔۔۔۔رابرٹ نے ناڈو کے کندھے پر ہاتھ سے تھپکی دیتے ہوئے کہا۔
"باس میں یہاں آنے سے پہلے ایک ایجنسی میں مشینری انچارج تھا اور یہاں کی تمام مشینری میری دیکھ بھال ہوئی ہے کیونکہ یہاں میں لڑکیوں کے ساتھ اکثر آتا جاتا رہتا ہوں۔"۔۔۔۔نادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اب ان کو یہاں نیچے کیسے لایا جاسکتا ہے۔یہ بھی بتادو۔"۔۔۔۔رابرٹ نے کہا۔"باس۔یہاں ایسی میشنری بھی موجود ہے جس کی مدد سے یہاں خفیہ راستہ کھولا جاسکتا ہے۔جس کی مدد سے آسانی سے کسی کو بھی اندورنی بند حصے سے اوپر لایا جاسکتا ہے اور انہیں اٹھا کر نیچے لایا جاسکتا ہے لیکن باس آپ چیف نارمن کو یہ اطلاع کر دیں وہ خود ہی انہیں اٹھالیں گے۔"۔۔۔۔۔ناڈو نے کہا۔
"تم برابر احمقانہ باتیں کیوں کر رہے ہو۔ان لوگوں کی یہاں موجودگی چیف نارمن کے ماتحتوں کی انتہائی حماقت ہے۔جب میں چیف نارمن کو رپورٹ دوں گا اور ان بے ہوش افراد کو ان کے سامنے پیش کروں گا تو

پھر یقینا چیف نارمن مجھے اپنا سپیشل اسٹنٹ بنادیں گے اور اس طرح میں پورے کیمپ کا انتظامی اور عملی انچارج بن جاوں گا اور سنو تم میرے ماتحت ہو گے۔"۔۔۔۔رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ناڈو کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔کیونکہ یہ اس کے لیے بہت بڑی خوشخبری تھی۔
"پھر تو پورے سٹار کیمپ کی لڑکیاں میری ماتحت ہوں گی۔گڈ باس۔آپ واقعی بے حد سمجھ دار ہیں۔"۔۔۔۔ناڈو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو رابرٹ بے اختیار مسکرادیا۔
"اب انہیں اٹھا کر نیچے کون لائے گا۔"۔۔۔۔رابرٹ نے کہا۔
"آپ حکم دیں تو میں لے آوں گا اور میری درخواست ہے کہ دونوں لڑکیاں بعد میں آپ میری تحویل میں دے دیں۔"۔۔۔۔ناڈو نے کہا۔"ٹھیک ہے۔لیکن ہم نے انہیں یہاں نہیں رکھنا بلکہ بلیک روم میں لے جا کر رسیوں سے باندھنا ہے اور پھر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ کچھ کرنی ہے کہ یہ کون ہیں اور واچ ٹاور پر کیسے پہنچ گئے اور پھر ہلاک کرنا ہے۔کسی کو اس بارے میں ابھی تک اطلاع بھی نہیں ہے۔"۔۔۔۔رابرٹ نے کہا۔
"یہاں انٹر کام موجود ہے۔آپ جیری اور اس کے ساتھیوں کو بلالیں۔وہ انہیں اٹھا کر لے آئیں گے۔"۔۔۔۔ناڈو نے کہا تو رابرٹ تیزی سے اس طرف بڑھ گیا جدھر ناڈو نے فون کا اشارہ تھا۔یہاں کے بارے میں ناڈو کہ اس طرح علم تھا جیسے وہ یہاں کے چپے چپے سے واقف ہو لیکن رابرٹ وہاں شاید دو یا تین بار آیا ہو گا اور صرف راونڈ لگانے کے لئے اسے یہاں کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔اس لئے ناڈو کے اشارے پر وہ فون کی طرف بڑھ گیا اس نے ریسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اپنے آدمی جیری سے رابطہ کیا اور اسے اپنے ساتھیوں سمیت بلایا۔اس کے ساتھی وہاں آگئے بلکہ انہوں نے اندورنی راستے سے گزر کر بے ہوش پڑے ہوئے مرد اور عورتوں کو نیچے لا کر انہیں نہ صرف بلیک روم میں پہنچایا بلکہ رابرٹ کے کہنے پر

انہیں کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں کی مدد سے اچھی طرح باندھ دیا۔ "یہ کون لوگ ہیں۔ باس۔" ۔۔۔۔۔ جری نے فارغ ہونے کے بعد رابرٹ سے پوچھا۔

"ہمیں خود نہیں معلوم اس بارے میں۔ انہیں ہوش میں لا کر پوچھیں گے۔" ۔۔۔۔۔ رابرٹ نے جو ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارے لئے کیا حکم ہے باس۔" ۔۔۔۔۔ جیری نے کہا۔

"تم ساتھیوں سمیت جا سکتے ہو۔ یہ بندھے ہوئے ہیں اور ناڈو بھی موجود ہے اور ہاں سنو ابھی تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ان افراد کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتانا کیونکہ اگر چیف نارمن کو معلوم ہو گیا تو وہ ان کو بے ہوشی کے عالم میں پھر اپنی تحویل میں لے لے گا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ میں خود ان سے پوچھ کچھ کروں۔" ۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔" ۔۔۔۔۔ جیری نے کہا اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت وہ واپس چلا گیا۔

"ناڈو" ۔۔۔۔۔ رابرٹ نے جیری اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد ناڈو کو پکارا جو بے ہوش لڑکیوں کے قریب کھڑا انہیں اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اس نے زندگی میں پہلے لڑکیاں دیکھی نہ ہوں۔

"یس باس۔" ۔۔۔۔۔ ناڈو نے چونک کر کہا۔

"ان میں سے ایک آدمی کو ہوش میں لاؤ اور الماری سے کوڑا بھی نکال لو تاکہ اگر وہ کچھ نہ بتائے تو اس کے جسم کے پرخچے اڑا دیئے جائیں۔" ۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"باس کوڑے مارنے کا حکم صرف مردوں تک ہی محدود رکھنا۔ دونوں لڑکیاں تو بے چاری شکل سے ہی معصوم لگتی ہیں۔" ۔۔۔۔۔ ناڈو نے مسکراتے ہوئے کہا تو رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے جلدی کرو۔ ابھی بہت سے کام کرنے ہیں ہمیں۔" ۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا تو ناڈو نے آگے بڑھ کر

الماری سے ایک کوڑا نکال کر اسے لپیٹا اور اپنی بیلٹ سے لٹکا لیا پھر اس نے پانی کی بوتل اٹھائی اور الماری بند کر کے وہ واپس مڑا اور پھر ایک آدمی کے سامنے رک گیا جس کے چہرے پر بے ہوشی کے دوران بھی انتہائی معصومیت جھلک رہی تھی۔

"ہاں یہ معصوم اور سادھا سا آدمی ہے یہ فوراً ہی بک دے گا۔" ۔۔۔۔۔ ناڈو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے ایک ہاتھ سے اس آدمی کا منہ کھول کر بوتل میں موجود پانی اس کے حلق میں ڈالنے لگا۔

تھوڑی سی جدوجہد کی بعد جب دو گھونٹ پانی جب اس آدمی کے حلق میں اتر گیا تو ناڈو ایک طرف ہٹ گیا چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نظر آنے لگے تو اس نے اپنی بیلٹ سے کوڑا نکالا اور اسے ہاتھ میں لے کر ہوا میں چٹخانا شروع کر دیا۔ اسی لمحے اس آدمی نے آنکھیں کھول دیں۔ کچھ لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی لیکن پھر یہ دھند صاف ہو گئی اور اس آدمی نے نہ صرف پوری طرح آنکھیں کھول دیں بلکہ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک بھی ابھر آئی۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے کی بجائے صرف کسمسا کر رہ گیا اس آدمی نے دائیں بائیں گردن کو گھمایا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔" ۔۔۔۔۔ سامنے کرسی پر بیٹھے رابرٹ نے کہا۔

"مائیکل۔ لیکن تم کون ہو اور یہ میں کہاں ہوں۔" ۔۔۔۔۔ مائیکل نے کہا اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میرا نام رابرٹ ہے اور یہ میرا اسٹنٹ ناڈو ہے۔ تم اس وقت سٹار کیمپ کے سیکنڈ فیز کی عمارت کے ایک کمرے میں ہو۔ تم یہ بتاؤ کہ تم اور تمہارے ساتھی کس طرح واچ ٹاور پر پہنچ گئے تھے۔ بولو جواب دو ورنہ ناڈو تم پر اتنے کوڑے برسائے گا کہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ ہو جائے گا۔ بولو۔" ۔۔۔۔۔ رابرٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن سٹار کیمپ کا انچارج نارمن تھا۔ تم کیسے ہو۔"۔۔۔۔مائیکل نے کہا تو رابرٹ اور ناڈو دونوں ہی چونک پڑے۔ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ نارمن کو بھی جانتے ہوں گے۔"ہاں۔وہ میرا باس ہے لیکن وہ فیزون میں رہتے ہیں۔وہاں آفسر ہیں۔ہمارا تعلق فیزٹو کی عمارت سے ہے جہاں سٹار کیمپ میں تربیت دینے والے رہتے ہیں لیکن تم یہ سب ہم سے معلوم کرنے کی بجائے خود بتاؤ کہ تم کون ہو اور کہاں سے اور کس طرح واچ ٹاور پہنچ گئے۔بولو ورنہ میں ابھی ناڈو کو حکم دے دوں گا کو تم پر کوڑے برسانا شروع کر دے۔"۔۔۔۔رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نارمن اس وقت کہاں ہے۔"۔۔۔۔مائیکل نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ایک بار پھر سوال کر دیا۔

"ناڈو اس پر اس وقت تک کوڑے برساؤ جب تک یہ بکنا نہ شروع کر دے۔"۔۔۔۔رابرٹ نے اس بار ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو مائیکل کی کرسی کی سائیڈ پر کھڑے ناڈو نے کوڑے کو ہوا میں چٹخایا اور دوسرے ہی لمحے پوری قوت سے کوڑا مائیکل کے جسم پر مار دیا اور کوڑا لگنے سے مائیکل کا کوٹ اور قمیض دونوں پھٹ گئے لیکن رابرٹ اور ناڈو دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کوڑے کی اس قدر بھرپور ضرب کے باوجود اس آدمی کے منہ سے ہلکی سی سسکاری بھی نہ نکلی تھی۔

"کوڑا مارنے کا حکم دے کر تم نے مور گو چیف کو ناراض کر دیا ہے۔ہم مور گو چیف کے خاص آدمی ہیں۔"۔۔۔۔۔عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔"مارو اور مارو یہ کوئی خاص نہیں غلط لوگ ہیں۔"۔۔۔۔رابرٹ نے ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ناڈو نے ایک بار پھر کوڑا مارنے کے لئے اسے ہوا میں چٹخایا ہی تھا کہ وہ آدمی مائیکل جو بندھا ہوا تھا یکلخت فضا میں اچھلا اور اس کے ساتھ ہی ناڈو جیسے ہوا میں اڑتا ہوا سیدھا کرسی پر بیٹھے رابرٹ سے پوری قوت سے ٹکرایا اور کمرہ ان دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج

اٹھا۔عمران اور اس کے ساتھی واچ ٹاور پر موجود تھے۔انہیں سائمن اور اس کے ساتھیوں کا انتظار تھا۔کیونکہ انہوں نے نہ صرف جیپ کو باہر جاتے دیکھا تھا بلکہ اس بار وہ جیپ بھی انہیں عقب میں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔اس کا رخ اس طرف تھا جہاں انہوں نے ان سات افراد کو سٹار گن کے ایک ہی فائر سے ہلاک کر دیا تھا۔عمران چاہتا تھا کہ یہ لوگ لاشیں اٹھا کر واپس آجائیں تو پھر وہ اپنے پلان پر عمل کرے کہ اچانک نامانوس سی لیکن انتہائی تیز بو اس کی ناک سے ٹکرائی اور اس کا ذہن تیزی سے گھومتا چلا گیا۔اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول میں رکھنے کی بے حد کوشش کی لیکن کیمرے کے شٹر کی سی تیزی سے اس کے ذہن میں تاریکی پھیلتی چلی گئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ تاریکی دور ہونا شروع ہو گئی اور جیسے ہی اس کا ذہن پوری طرح روشن ہوا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔لیکن یہ دیکھ کر اس کے ذہن کو جھٹکا سا لگا کہ اس کا جسم رسی میں بندھا ہوا تھا۔ دونوں ہاتھ بھی عقب میں کر کے باندھے گئے تھے۔اس نے دائیں بائیں دیکھا تو اس کے سارے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں یہاں موجود تھے۔سامنے کرسی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔جبکہ اس کے سامنے لیکن تھوڑا سائیڈ پر ایک قوی ہیکل آدمی ہاتھ میں کوڑا پکڑے موجود تھا اور کوڑے کو بار بار ہوا میں چٹخ رہا تھا۔سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے اس سے نام پوچھا تو عمران نے اپنا نام مائیکل بتایا لیکن اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ مسلسل ہاتھوں پر بندھی رسی کاٹنے میں مصروف تھے وہ جلد از جلد اس رسی سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا کیونکہ اسے ان دونوں افراد میں صبر و تحمل کی کمی نظر آرہی تھی اور وہی ہوا کوڑا بردار جس کا نام ناڈو لیا گیا تھا نے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے رابرٹ کے کہنے پر اسے پوری قوت سے کوڑا مار دیا اور عمران کو ایک لمحے کے لیے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی ہو۔لیکن وہ برداشت کر گیا البتہ اس جھٹکے کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھوں کے گرد موجود رسی کاٹ لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔اب عمران کو اس گانٹھ کی تلاش تھی جسے وہ کھول سکتا تھا۔اس نے ایک بار پھر سوال وجواب شروع کیے لیکن رابرٹ بے حد مشتعل مزاج آدمی ثابت ہوا۔اس

نے ناڈو کو ایک بار پھر کوڑے برسانے کا حکم دے دیا۔اب یہ عمران کی خوش قسمتی تھی اس سے پہلے کہ دوسرا کوڑا اسے پڑتا گانٹھ اس نے نہ صرف تلاش کر لی بلکہ اسے کھول بھی لیا۔ نتیجہ یہ کہ رسی کھل کر نیچے گری جبکہ ناڈو ابھی کوڑے کو ہوا میں چٹخا ہی رہا تھا کہ یکلخت اچھلا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے ناڈو کو پکڑ کر نہ صرف اٹھایا بلکہ گھما کر پوری قوت سے رابرٹ پر دے مارا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے آگے بڑھ کر نہ صرف ناڈو کی کنپٹی پر بوٹ کی ضرب لگا دی بلکہ انتہائی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے رابرٹ کے سینے پر بھی اس کی لات پوری قوت پڑی اور وہ دونوں ایک بار پھر چیختے ہوئے فرش پر گرے اور چند لمحے لوٹ پوٹ ہونے کے بعد ساکت ہو گئے تو عمران نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا اور پھر وہ الماری کی طرف بڑھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایسے ٹارچنگ سیل رومز میں جو الماریاں ہوتیں ہیں ان میں پانی کی بھری ہوئی بوتلوں کے ساتھ ساتھ ایمرجینسی میڈیکل باکس بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس نے الماری کھولی تو اس کا نچلا خانہ واقعی پانی سے بھری ہوئی بوتلوں سے فل تھا۔اس نے دو بوتلیں اٹھائیں اور پھر اس نے صفدر کے حلق میں پانی ڈالا تو صفدر کے جسم میں ہوش آنے کے آثار نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران نے آگے بڑھ کر کیپٹن شکیل کے حلقمیں پانی ڈالا اور پھر بوتلیں وہیں رکھیں اور واپس مڑا تو اس نے رابرٹ کو اٹھا کر اس کرسی پر ڈال دیا۔ جس پر پہلے اسے بٹھا کر باندھا گیا تھا۔ فرش پر پڑی ہوئی رسی سے اس نے رابرٹ کو کرسی کے ساتھ اس انداز میں باندھ دیا کہ وہ آسانی سے اپنے آپ کو آزاد نہ کرا سکے۔اسی لمحے صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول لیں۔

"صفدر ہوش میں آو۔ ہم خطرے میں ہیں۔"۔۔۔۔عمران نے صفدر کے جسم کے گرد موجود رسی کھولتے ہوئے کہا۔

تو صفدر کے جسم کو بے اختیار جھٹکا لگا۔اور وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا۔ عمران نے اسے مختصر لفظوں میں ساری صورت حال بتائی اور پھر باقی ساتھیوں کو ہوش میں لانے کا کہہ کر وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا جو ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا تھا۔اس نے اس کی رسی بھی کھول دی۔ پھر اس نے فرش پر پڑے بے ہوش ناڈو کو اٹھا کر ساتھ والی کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے اسے بھی باندھ دیا۔ صفدر نے تنویر، جولیا اور صالحہ کے حلق میں پانی ڈالا اس طرح جب اس کے سارے ساتھی پوری طرح ہوش میں آ گئے تو عمران نے انہیں اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اس رابرٹ اور ناڈو سے نمٹنے کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔۔اس نے تمہیں کوڑا مارا تھا۔ کیا اس نے۔"۔۔۔۔ تنویر نے یکلخت اس طرح بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا کہ جیسے عمران کوئی مقدس ہستی ہو اور ناڈو نے اسے کوڑا مار کر انتہائی توہین آمیز کام کیا ہو۔"ہاں لیکن بے چارے کی دوسرا کوڑا مارنے کی حسرت دل میں ہی رہ گئی۔"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے جرات کیسے کی ہمارے لیڈر کو کوڑا مارنے کی۔"۔۔۔۔ تنویر نے اور زیادہ بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا تنویر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے یکلخت تیز دھار خنجر نکالا اور پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح خنجر کی چمک سب کو محسوس ہوئی اور پلک جھپکتے میں ہی خنجر اڑتا ہوا بے ہوش ناڈو کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔

"اس نے جرات کیسے کی ہمارے لیڈر پر ہاتھ اٹھانے کی۔"۔۔۔۔ تنویر واقعی بری طرح بپھرا ہوا تھا۔اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر خنجر واپس کھینچ لیا۔ جس پر خون بہہ رہا تھا۔ جبکہ ناڈو کا جسم دوسرا جھٹکا کھانے کے بعد ڈھلک چکا تھا۔ تنویر اب اس کے لباس سے خنجر صاف کر رہا تھا۔

"یہ تمہیں اس بات پر غصہ آ رہا ہے کہ ناڈو نے عمران کو کوڑا مارا تھا حیرت ہے۔"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے صفدر۔ عمران ہمارا لیڈر ہے اور لیڈر کا ساتھ زیادتی سب کے ساتھ زیادتی ہے۔ اس ناڈو نے عمران کو کوڑا نہیں مارا بلکہ مجھے کوڑا مارا ہے۔"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"اس عزت افزائی کا شکریہ تنویر تم جیسا قدر دان ہی تو لیڈر کا
اصل سرمایہ ہوتا ہے ورنہ جولیا تو سرے سے قدر ہی نہیں کرتی۔"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا کے نزدیک تم قدر کرنے کے قابل بنو گے تو تمہاری قدر بھی ہو گی۔"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"یہ فرق کیوں کر رہے ہو۔ تمہاری طرح میں اس مشن میں اس کا بھی تو لیڈر ہوں۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ ڈپٹی چیف ہے سمجھے۔ میری طرح صرف ٹیم کی ممبر نہیں ہے۔"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرے نزدیک تنویر عمران سے زیادہ قدر شناس ہے۔ یہ عمران۔ یہ تو انتہائی خود غرض واقع ہوا ہے۔"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے باقاعدہ تنویر کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا اور عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے رابرٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران اور اس کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ "تنویر یہ خنجر مجھے دو۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے آسانی سے زبان نہیں کھولے گا اور ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے ایک لمحہ بھی نہیں ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر نے صاف شدہ خنجر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"تم۔۔ تم نے رسی کیسے کھولی۔ کون ہو تم اور کیسے تم واچ ٹاور پر پہنچ گئے۔"۔۔۔۔ رابرٹ نے ہوش میں آتے ہی اپنا پرانا سوال دہرا دیا۔

"ابھی بتاتا ہوں۔" عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اپنا وہ ہاتھ گھومایا جس میں خنجر موجود تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرہ رابرٹ کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی اس کی چیخ کی بازگشت ختم نہیں ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور ایک بار پھر کمرہ رابرٹ کی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹ چکے تھے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ رابرٹ سنبھلتا عمران نے اس کی پیشانی پر خنجر کے دستے سے ضرب لگا دی اور رابرٹ کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی چلی گئی لیکن اس کی آنکھوں میں ابھی تک شعور کی چمک موجود تھی۔ اور پھر عمران نے خنجر کے دستے کی دو ضرب لگائی تو رابرٹ کی حالت واقعی خستہ ترین ہو گئی آنکھیں باہر کو ابل آئیں۔ چہرہ تکلیف سے مسنخ ہو گیا۔ گو آںکھوں میں روشنی موجود تھی لیکن شعور کی مخصوص چمک غائب تھی۔

"تمہارا نام کیا ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے ایک کرسی اٹھا کر رابرٹ کی کرسی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ میرا نام رابرٹ ہے۔"۔۔۔۔ رابرٹ نے اس لہجے اور انداز میں جواب دیا جیسے لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور عمران کا چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ رابرٹ کی یہ حالت بتا رہی تھی کہ اب وہ لاشعوری طور پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ساری تفصیل بتا دے گا اور عمران کا خیال درست ثابت ہوا۔ رابرٹ عمران کے سوالوں کے جواب ایسے دے رہا تھا جیسے کوئی ماتحت اپنے چیف کو رپورٹ دے رہا ہو۔ اس کے جواب سن کر نہ صرف عمران بلکہ اس کے سارے ساتھی بھی حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگ گئے۔ لیکن وہ خاموش بیٹھے رہے۔ جب عمران نے محسوس کر لیا کہ اب مزید کچھ پوچھنے کے لئے باقی نہیں رہا تو اس کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس کے ہاتھ میں مجود خنجر رابرٹ کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔

"اس کا خاتمہ ضروری تھا۔ ورنہ اس کی باقی زندگی عبرتناک انداز میں گزرتی۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ وہ بھی جانتے تھے کہ جس شخص کا شعور ختم ہو جائے اس کی زندگی کس

حالت میں گزر سکتی ہے۔

"عمران صاحب اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا کہ ہم یہاں پہنچ گئے اور اس رابرٹ نے ہمیں بے ہوشی کے دوران ہلاک نہیں کیا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہ شخص پہلے اپنا تجسس دور کرنا چاہتا تھا۔ اس کے نقطہ نظر سے ہم بندھ جانے کے بعد بے ضرر ہو چکے تھے۔ اس لئے اس نے مجھے ہوش دلایا۔ بہرحال اس بار سب سے پہلے ہمیں اس تہہ خانے میں جا کر تمام مشینری تباہ کرنی ہے تا کہ اس سٹار کیمپ کو اوپن کیا جا سکے۔ اس کے بعد پورے سٹار کیمپ میں بے ہوش کی گیس فائر کرنے کے بعد ڈاکٹر ہیرلڈ کو تلاش کرنا ہے پھر اس کے بعد مزید پروگرام بنائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل تو وہیں واچ ٹاور میں ہی رہ گئے"۔۔۔۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں سے پہلے وہاں جانا ہو گا۔ آو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب ہمارے جانے کے بعد یہاں کوئی بھی آ سکتا ہے اور رابرٹ اور نارمن کی لاشیں ملنے کے بھی پورے کیمپ میں ہماری تلاش شروع ہو جائے گی۔ اس لئے بہتر ہے کو ہم ان لاشوں کو بھی ساتھ لے جائیں اور انہیں واچ ٹاور میں ڈال دیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں ہم نے بھی اب تیز رفتار کاروائی کرنی ہے پھر ویسے بھی کمرے کا دروازہ لاکڈ ہے۔ اس لئے جب تک کوئی کاروائی ہو گی ہم بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر چکے ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اپنے دو ساتھیوں سمیت لوہے کی سیڑھی چڑھ کر اوپر واچ ٹاور کی طرف طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی اس کے عقب میں آ رہے تھے۔ سائمن کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا ہوا تھا۔ اس کی ساری کاروائی بے سود اور بے کار ثابت ہوئی تھی۔ نارمن نے لاشوں کو کسی بھی طرح پاکیشیائی ایجنٹ

تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جبکہ سائمن کا اب بھی یہی خیال تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کے علاوہ اور دوسرے لوگ اس کے خیال کے مطابق ادھر نہیں آ سکتے تھے۔ پھر وہ جھاڑیوں میں کھڑے ہو کر جس انداز میں کیمپ کی عقبی دیوار اور واچ ٹاور کہہ دیکھ رہے تھے۔ اس سب سے اس کا یہی خیال تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں لیکن باوجود شدید کوشش کے ان کے یہ میک اپ واش نہ ہو سکے تھے۔ اور یہاں آ کر اسے چیف نارمن کی بات ماننا پڑی تھی۔ "کاش یہ پاکیشیائی ایجنٹ ثابت ہو جاتے تو میرا مستقبل روشن ہو جاتا"۔۔۔۔ سائمن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ آخری سیڑھی چڑھ کر واچ ٹاور پہ پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے اس کے دونوں ساتھی بھی اوپر آ گئے۔

"دوربین مجھے دو اور باقی سامان اندر رکھ دو"۔۔۔۔ سائمن نے کہا تو اس کے ساتھی نے ایک اپنی پشت پر لدے ہوئے چمڑے کے بیگ کو نیچے اتارا۔ اسے کھول کر اس نے بیگ سے ایک دوربین نکالی اور سائمن کی طرف بڑھا دی۔

"باس اینٹی کرافٹ گن کو فائرنگ کے لئے تیار کرنا ہے"۔۔۔۔ دوسرے ساتھی جس کی کمر پر بھی ایک بڑا بیگ لدا ہوا تھا نے کہا۔

"نہیں ابھی لارڈ ڈورتھی کا ہیلی کاپٹر آنا ہے۔ خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ تم اسے ہی اڑا دو اور ہم سب بے موت مارے جائیں"۔۔۔۔ سائمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا لارڈ صاحب خود آ رہے ہیں۔ سٹار کیمپ"۔۔۔۔ دوسرے ساتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں وہ ہیلی کاپٹر پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں لے جانے کے لئے بھجا گیا ہے۔ اس لئے تو چیف نارمن پریشان تھا کہ اس بار وہ کیا جواب دے گا"۔۔۔۔ سائمن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس میرا تو خیال ہے کہ لاشیں بجھوادی جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ لارڈ صاحب کے پاس ایسا کوئی جدید ترین

میک اپ واشر ہو کہ جس سے میک اپ واش ہو جائے۔"۔۔۔۔۔دوسرے ساتھی نے کہا۔

"کیا۔۔۔۔کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا اب بھی یہ خیال ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔"۔۔۔۔۔سائمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس مجھے سو فیصد یقین ہے کہ آپ کا اندازہ غلط نہیں ہو سکتا۔"۔۔۔۔۔رونالڈ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو مجھے خود لارڈ صاحب سے بات کرنی چاہیئے ورنہ تو لگتا ہے کہ چیف نارمن خالی بیگ واپس بجھوا دے گا۔"۔۔۔۔۔سائمن نے کہا اور واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا باس۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔رونالڈ نے کہا۔

"میں اپنے آفس جا کر لارڈ صاحب کو کال کرتا ہوں۔"۔۔۔سائمن نے رکتے ہوئے کہا۔

"باس ایسا مت کریں۔ چیف نارمن کو بائی پاس کرنا آپ اور ہم سب کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ ان سے اصرار کریں کہ وہ لاشیں بجھوا دیں۔"۔۔۔۔۔رونالڈ نے رائے دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سائمن اس کی بات کا کوئی جواب دیتا سائمن کا دوسرا ساتھی جو کمرے کے اندر چلا گیا تھا تیزی سے دوڑتا ہوا باہر آ گیا۔"باس باس اندر دو اجنبی بیگ پڑے ہوئے ہیں جن میں انتہائی جدید اسلحہ ہے۔"۔۔۔۔۔آنے والے نے توشیش بھرے لہجے میں کہا تو سائمن اور رونالڈ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"اسلحہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا اسلحہ۔ کیا مطلب۔"۔۔۔۔۔سائمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس دو بڑے بیگ ایک کونے میں پڑے ہیں۔ میری ان پر نظر پڑی تو میں نے انہیں چیک کیا تو ان دونوں میں اسلحہ ہے۔"۔۔۔۔۔آنے والے نے کہا۔

"روجر کہیں تم نشے میں تو نہیں ہو۔ یہاں کون آسکتا ہے۔"۔۔۔۔۔رونالڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نشے میں ہوں یا نہیں ہوں۔ تمہاری آنکھیں تو ٹھیک ہیں۔ آؤ اندر آ کر خود دیکھ لو۔"۔۔۔۔۔روجر نے

بھی غصیلے لہجے میں کہا تو سائمن اور رونالڈ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہو گئے اور پھر اس طرح ٹھٹھک کر رک گئے جیسے چابی ختم ہو جانے پر اچانک کھلونے ساکت ہو جاتے ہیں۔"اوہ۔ اوہ۔۔روجر تو کہہ رہا ہے دو بیگ موجود اور یہ دونوں بیگ اجنبی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں یہاں کچھ لوگ آئے ہیں لیکن وہ کہاں ہیں۔"۔۔۔۔۔سائمن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"وہ یہاں سے کہاں جا سکتے ہیں باس۔ ہر طرف تو سکریننگ مشینیں موجود ہیں۔ جو بھی اوپر سے نیچے اترتا ہے فوراً سکرین پر آ جاتا۔"۔۔۔۔۔رولڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ اسلحہ سے بھرے دونوں بیگ کیا جادو کے ہیں بولو۔"۔۔۔۔۔سائمن نے غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا تو رونالڈ کے پاس اس بات ک کوئی جواب نہ تھا۔ ان کے پیچھے روجر بھی خاموش کھڑا تھا لیکن اس کے چہرے پر طنزیہ تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"مجھے چیف کو فون کرنا ہو گا۔"۔۔۔۔۔سائمن نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت ان کے قدموں تلے کھٹکا سا ہوا۔ تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ لگتا ہے نیچے کوئی ہے۔"۔۔۔۔۔سائمن نے چیخ کر کہا لیکن رونالڈ اور روجر دونوں خاموش تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ ایک بار پھر کھٹکا ہوا تو وہ تینوں ایک بار پھر اچھل پڑے۔

"اوہ۔۔اوہ۔۔۔۔۔کوئی خفیہ راستہ میں ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔"۔۔۔۔۔سائمن نے سرگوشیانہ انداز میں کہا اور تیزی سے مڑا اور پھر جیسے ہی وہ دروازے سے باہر نکلا اسے سائیڈ پر سے ایک آدمی زمین میں موجود گٹر کے دہانے جیسے ہول میں س اوپر اٹھتا دکھائی دیا۔ اس کا رخ دوسری طرف تھا۔ سائمن نے تیزی سے اپنے دونوں ساتھیوں کو سائیڈ پر ہونے اور منہ بند رکھے کا اشارہ کیا۔ وہ آدمی اب ہول سے نکل کر سائیڈ پر کھڑا تھا۔ اسی

لمحے ایک دوسرے آدمی کا سر نکلتا ہوا نظر آیا۔اس کا رخ بھی دوسری طرف تھا شاید سیڑھیاں اس انداز کی تھیں جن پر سے باہر نکلتے ہوئے سر عقبی طرف کو ہو جاتا تھا۔

"میں نے ان لوگوں کو بے ہوش کر کے ان سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔یہی وہ لوگ ہیں۔جن کا سامان یہاں موجود ہے۔"۔۔۔۔سائمن نے انتہائی آہستگی سے سرگوشی کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان دونوں اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آو بیگ اندر ہی ہونگے۔"۔۔۔۔ایک آدمی کی آواز سنائی دی اور پھر دو آدمیوں کے قدموں کی آوازیں انہیں اپنی طرف آتی سنائی دیں تو وہ تینوں چوکنا ہو کر کھڑے ہو گئے اور چند لمحوں بعد جیسے ہی وہ دونوں راہداری سے نکل کر کمرے میں جانے کے لئے مڑے سائمن اور اس کے ساتھیوں نے اچانک ان دونوں آنے والوں پر حملہ کر دیا اور پہلا حملہ پر ہی اس قدر بھرپور تھا کہ وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر سامنے دیوار سے ٹکرائے اور پھر دونوں نیچے گرے اور دوبارہ لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے دور تک لڑھکتے چلے گئے لیکن پھر سائمن اور اس کے ساتھیوں کو سمجھ ہی نہ آئی کہ ان دونوں نے کیا کیا اور کیسے کیا۔ٹانگوں کی ضربات کھا کر وہ لڑھکتے ہوئے دیوار کی طرف گئے ہی تھے کہ سائمن اور اس کے ساتھیوں کی ٹانگیں اب پھر حرکت میں آئیں۔ان کا خیال تھا کہ انہیں اٹھنے کی مہلت ہی نہ دی جائے اور پے در پے ضربات سے انہیں یہیں پڑے پڑے بے ہوش اور دیا جائے لیکن اب آنے والے دونوں اس طرح زمین سے اچھلے جیسے اچانک بند سپرنگ کھل جاتے ہیں اور اس طرح ان دونون کے جسم اپنی جگہ تڑپے اور دوسرے لمحے سائمن کو یوں محسوس ہوا کہ اس کا جسم کسی گیند میں تبدیل ہو کر پوری قوت سے عقبی دیوار کی طرف جا رہا ہے۔اس نے اپنے جسم کو ہوا میں ہی پھیلانے کی کوشش کی لیکن اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ صرف سوچنے میں ہی اسے اپنے جسم کے اندر بیک وقت بہت سی چیزیں ٹوٹنے کی آواز سنائی دی اور پھر یہ آوازیں کسی گہرے اندھیرے کنوئیں میں

ڈوبتی چلی گئیں اور آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا وہ یہی تھا کہ بے ہوشی یا موت ان بہت سی تکالیف کا واحد علاج ہے کیونکہ دیوار سے ٹکرانے سے اس کے پورے جسم میں خوفناک درد کی تیز لہریں جس طرح پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔وہ بھی ساتھ ہی گہرے اور تاریک کنوئیں میں ڈوبتی چلی گئیں اور ذہن پر چھا جانے والی تاریکی کسی چادر کی طرح اس کے احساسات پر پھیلتی چلی گئی تھی۔

ایک بڑے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔وہ یورپی میک اپ میں تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقب میں اس کے ساتھی موجود تھے۔لیکن نما سیٹ پر بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔عمران اور صفدر سیٹ پر بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔عمران اور صفدر کا واچ ٹاور پر اچانک سائمن اور اس کے دو ساتھیوں سے ٹکراو ہو گیا تھا اور اچانک حملے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو فوری طور پر سنبھال نہ پائے تھے لیکن جیسے ہی وہ اس اچانک افتاد سے ذہنی طور پر سنبھلے انہوں نے تینوں کو آسانی سے لیا۔

پھر اس نے اسلحہ کے بیگ اور ایک آدمی کو کاندھے پر لادا جبکہ عمران نے باقی دونوں کو اور وہ دونوں ایک بار پھر سیڑھیاں اتر کر اس راستے سے ہوتے ہوئے واپس مشینری روم میں پہنچ گئے۔اوپر راستہ اور نیچے سے اوپر جانے والا راستہ دونوں انہوں نے واپسی پر بند کر دیئے تھے تاکہ اور کوئی آدمی اس راستے کو کھلا پا کر اور مشکوک نہ ہو جائے۔یہاں عمران کے باقی ساتھی موجود تھے۔وہ ان افراد کو دیکھ اور چونک پڑے۔صفدر نے انہیں اس بارے میں بتایا تو وہ انہیں لے اوپر دوبارہ اس کمرے میں آ گئے جہاں انہیں باندھا گیا تھا پھر انہیں ہوش میں لا کر جب ان سے معلومات حاصل کی گئیں تو پتا چلا کہ وہی لوگ ہیں جو سائمن اور دونوں ساتھی جنہوں نے سٹار گن فائر کر کے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔جن پر انہیں پاکیشیائی ایجنٹ ہونے کا گمان ہوا تھا۔بہرحال سائمن نے عمران کو نارمن کے بارے میں ضرور تفصیلات دیں اور لارڈ ڈور تھی کی رہائش گاہ اور وہاں سے آنے والے ہیلی کاپٹر کے بارے میں معلومات حاصل ہو گئیں تھیں اور اس کے دونوں ساتھیوں کو ہلاک اور

دیا گیا۔اس کے بعد عمران نے گیس پسٹل بیگز سے نکالے اور ایک صفدر کو دیا اور پھر وہ دونوں اس خفیہ راستے سے واپس واچ ٹاور پر پہنچ گئے کیونکہ اس گیس کو فائر کرنے کے لئے انہیں کھلی فضا کی ضرورت تھی اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے دس بارہ کے قریب کیپسول فائر اور دیئے۔چونکہ اس گیس کے اثرات جس تیزی سے اثر کرتے تھے اتنی ہی تیزی سے فضا میں غائب ہوں جاتے تھے اس لئے گیس فائرنگ کا بعد وہ دس منٹ تک وہیں رکے رہے البتہ ان کی کوشش تھی کہ حتی الوسع سانس روکے رہیں لیکن اس کے باوجود ان کے ذہنوں پر تاریکیوں نے غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے اپنے آپ کو کنڑول میں رکھا۔

"یہ تو بے حد زود اثر اور طاقتور گیس ہے۔ہمارے ساتھی بھی تو بے ہوش ہو گئے ہوں گے۔"۔۔۔۔صفدر نے کہا۔

"ہاں۔لیکن الماری میں پانی کی بوتلیں موجود ہیں۔انہیں ہوش میں لایا جا سکتا ہے۔مجھے دراصل اس نارمن کی تلاش ہے۔میں چاہتا ہوں کہ اس ہیلی کاپٹر کے آنے سے پہلے اس نارمن سے مل لوں۔"۔۔۔۔عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں واپس اس راستے سے نیچے پہنچے تو ان کے ساتھی واقعی بے ہوش پڑے تھے۔عمران تو کمرے کا لاکڈ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا جبکہ صفدر نے الماری سے پانی کی بوتلیں نکالیں اور اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کوشش میں مصروف ہو گیا اور تھوڑی سی دیر بعد وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا۔اس کے ساتھی ہوش میں آ گئے پھر یہ سب ہی کمرے سے باہر نکلے اور تھوڑی سی دیر بعد ان کا ٹکراؤ عمران سے ہو گیا جو ایک آفس نما کمرے میں موجود تھا۔

"یہ نارمن ہے اسے کرسی سے باندھ دو اور ہوش میں لے آو"۔۔۔۔عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حکم کی تکمیل کر دی گئی اور پھر نارمن ہوش میں آگیا۔عمران نے اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کے بعد اس

کا خاتمہ بھی کر دیا اور پھر میز پر موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے بطور نارمن اسے اٹنڈ کیا۔کال ہیلی کاپٹر پائلٹ کی طرف سے کی گئی تھی۔

وہ سٹار کیمپ پہنچنے ہی والا تھا۔عمران نے نارمن کی آواز میں اسے ہدایات دیں اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اس کے ساتھ ہی عمارت سے نکلے اور اس جگہ پہنچ گئے جہاں ہیلی کاپٹر نے لینڈ کرنا تھا۔تھوڑی دیر بعد بڑا ہیلی کاپٹر فضا میں نظر آنے لگا اور پھر آہستہ آہستہ ان کا قریب پہنچ کر مخصوص جگہ پر ٹھہر گیا۔ہیلی کاپٹر کا رکنے کے کچھ دیر بعد پائلٹ نیچے اترا تو صفدر نے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پائلٹ ریمنڑے کھڑی ہتھیلی کے بھرپور وار کے ساتھ ہی اچھل کر نیچے گرا تو صفدر نے اس کی کنپٹی پر لات جمادی اور ریمنڑے ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

صفدر اسے اٹھا کر عمارت کے اندر لے گیا اور وہاں عمران نے اسے ہوش میں لا کر اس سے لارڈ ڈورتھی اور اس کے محل کا بارے میں تفصیلی پوچھ گچھ کی اور پھر اسے بھی ہلاک کر دیا گیا۔اس کے بعد عمران نے دونوں عمارتوں میں مخصوص جگہوں پر وائرلیس چارٹڈ انتہائی طاقتور بم رکھ دیئے اور خود اس نے نارمن کی نشاندہی پر اپنے کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر ہیرلڈ کو ڈھونڈ نکالا۔ڈاکٹر ہیرلڈ نے پلاسٹک سرجری کرا کے اپنا چہرہ مستقل طور پر تبدیل کر لیا تھا۔لیکن عمران نے ڈاکٹر ڈونالڈ جس نے پلاسٹک سرجری کی تھی سے مل کر ڈاکٹر ہیرلڈ کی سرجری سے پہلے اور سرجری کے بعد کی دونوں تصویریں حصل کر لیں تھیں۔

اس لئے وہ ڈاکٹر ہیرلڈ کو آسانی سے پہچان گیا تھا۔نارمن سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ اپنے ساتھ ریورس سرکل کا فارمولا بھی لے آیا تھا جو نارمن نے اپنے قبضے میں لے کر اپنے آفس کے خفیہ سیف میں رکھ دیا تھا تاکہ محفوظ رہے۔یہ فارمولا عمران نے سیف کھول کر حاصل کر لیا تھا جو اب اس کی جیب میں موجود تھا۔

"عمران صاحب۔۔ آپ اس سٹار کیمپ کو تو اڑا دیں۔ پھر اس لارڈ کو بھی دیکھ لیں گے۔"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ چیف ٹائپ کے لوگ خاصے بے چین فطرت اور وہمی ہوتے ہیں۔ اگر اسے ہمارے پہنچنے سے پہلے اطلاع مل گئی کہ سٹار کیمپ اڑا دیا گیا ہے تو معاملات ہمارے خلاف بھی ہو سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے جو کچھ کہا ہے عمران صاحب اس میں ہمارے چیف ایکسٹو کو شامل نہ کریں کیونکہ چیف ایکسٹو کو آپ پر اندھا اعتماد ہے۔"۔۔۔۔۔ صالحہ نے مسکرا کر کہا۔

"اسے معلوم ہے کہ میں نے اگر معمولی سے پر پرزے بھی نکالے تو پوری ٹیم جولیا سمیت مجھے ٹھونک بجا کر سیدھا کر دے گی اس لئے وہ بے فکر رہتا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ کام تو تنویر کے ذمے ہے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے اور تنویر بھی مسکرا دیا۔

"عمران صاحب لارڈ ڈورتھی کا محل کس علاقے میں کتنے فاصلے پر ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کاناڈا کے شہر ڈاسن میں ہے اور ڈاسن یہاں پرنس جارج سے تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر سفر کرتے ہوئے بھی دو گھنٹوں کے فاصلے پر ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا

"تو اس دوران ایک تو ہم سٹار کیمپ سے دور پہنچ جائیں گے اس لئے سٹار کیمپ میں جو وائر لیس بم ڈی چارج نہ کئے جا سکیں گے اور دوسرا اس دوران وہاں موجود افراد بھی ہوش میں آ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہاں موجود افراد نارمن کی ہلاکت کی خبر لارڈ ڈورتھی تک فون پر پہنچا دیں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ذہن میں جو کچھ ہے وہ میرے ذہن میں بھی ہے لیکن سوچنے کا انداز مختلف ہے۔ میرا انداز جولیانا ہے اور تمہارا صالحانہ۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ہیلی کاپٹر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

صالحہ اور جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑیں لیکن جولیا اور صالحہ دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے تھے۔ جولیا کا شاید اس لئے کہ عمران نے اپنے منہ سے اپنے ساتھ اس کا نام لیا تھا جبکہ صالحہ کا اس لئے کہ اب اس کے دل میں بھی صفدر کے لیے نرم گوشہ پیدا ہو چکا تھا۔ اس لئے اس کا نام کا صفدر کے ساتھ لیا جانا اسے اچھا لگا تھا۔

"جولیا اور صالحہ تو ایک ہی ٹیم کی ممبر ہیں۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔۔ تمہیں اب تک یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ جولیا ڈپٹی چیف ہے اور صالحہ صرف ممبر ہے اور میں تو سرے سے ممبر ہی نہیں ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔۔ صفدر کی بات درست ہے۔ آپ مذاق میں نہ ٹالیں۔"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"درست غلط تو وقت ہی ثابت کرے گا۔ میں تو ابھی اندازے کی بات کر رہا ہوں۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ ہمارے ڈاسن پہنچنے سے پہلے سٹار کیمپ میں مجود افراد ہوش میں آ جائیں گے لیکن ہم نے جہاں میگا بم چھپائے ہوئے ہیں۔ وہاں تک ان کا ذہن پہنچ ہی نہ سکے گا۔ انہیں تو بے ہوشی کے عالم میں یہ علم بھی نہ ہو گا کہ ہم نے بم نصب بھی کئے ہیں یا نہیں۔ نہ ہی انہیں ہیلی کاپٹر کے بارے میں اور نہ ہی ہمارے ہی ہمارے بارے میں کوئی علم ہو گا۔ وہ تو بس اچانک ہی بے ہوش ہو گئے اور پھر جب ہوش میں آئے تو نارمن ہلاک ہو چکا تھا۔ کس نے کیا۔ کیسے کیا۔ کیوں کیا۔ اس کا علم انہیں نہیں ہو سکتا اس لئے وہ صرف نارمن کی ہلاکت کی اطلاع لارڈ صاحب کو دے سکتے ہیں لیکن یہ اطلاع فون یا ٹرانسمیٹر پر ہی دی جا سکتی ہے۔ اس لئے ٹرانسمیٹر میں ساتھ لے آیا ہوں۔ اور فون میں ایسی میجر گڑبڑ کر دی ہے کہ اس سے نہ کال سنی جا سکتی ہے اور نہ کی جا سکتی ہے۔ اس

لئے ہمارے پہنچنے تک لارڈ کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے گا اور جہاں تک بموں کے پھٹنے کی رینج کا تعلق ہے تو میں انہیں فوری ڈیچارج نہیں کرنا چاہتا کیوں۔ اس کے پیچھے دو مقاصد ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہاں موجود لوگ ہوش میں آکر اپنا دفاع کرنے کے قابل ہو جائیں ورنہ بے ہوشی کے عالم میں لوگوں کا قتل عام ہمارے اصولوں کے خلاف ہے اور دوسرا یہ ہے کہ میں یہ تباہی لارڈ ڈور تھی کی آنکھوں کے سامنے لانا چاہتا ہوں تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ مسلمانوں کا خاتمہ کے لئے بنائی جانے والی تنظیم مور گو کا کیا حشر ہوا ہے۔"۔۔۔

۔عمران نے اس بار انتہائی تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے جبکہ ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے ڈاسن کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ لارڈ ڈور تھی نے سامنے دیوار میں موجود کلاک کو دیکھا اور پھر سائیڈ پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔ اس کا خیال تھا کہ اس وقت تک ریمزے سٹار کیمپ پہنچ چکا ہو گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں لا کر اب واپس بھی آرہا ہو۔ لیکن نارمن نے اسے رپورٹ ہی نہ دی تھی حالانکہ اس نے نارمن کو لاشوں کے ساتھ محل میں آنے کا کہہ دیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا تھا کہ ہیلی کاپٹر پہنچتے ہی اسے رپورٹ دی جائے لیکن اب تک کافی سے زیادہ وقت گزر جانے کے باوجود کوئی رپورٹ نہ آئی تھی۔ چنانچہ اس نے خود ہی کال کرنے ک فیصلہ کیا لیکن پھر کچھ سوچ کر ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"اس طرح بے چینی کا اظہار میرے لئے مناسب نہیں ہے۔ میں مور گو چیف ہوں۔ مجھے چند معمولی ایجنٹوں کے لئے اتنا بے چین نہیں ہونا چاہیئے۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈور تھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی بے چینی اس انداز میں سوچنے کے باوجود دور نہ ہوئی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی اور آخر کار کچھ دیر بعد اس نے ٹرانسمیٹر کی بجائے فون کا رسیور اٹھا لیا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس لارڈ۔" دوسری طرف سے اس کے فون سیکٹری کی آواز سنائی دی۔

"سٹار کیمپ کے نارمن کو فون کرو اور میری اس کے بات کراؤ۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈور تھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ۔"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ڈور تھی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ چھ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ ڈور تھی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"۔۔۔۔۔ لارڈ ڈور تھی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب۔ سٹار کیمپ سے فون اٹنڈ نہیں کیا جا رہا اور نہ ہی وہاں بیل جا رہی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے فون ڈیڈ ہو گیا ہو۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے فون سیکٹری کی تشویش لیکن مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سٹار کیمپ کا فون ڈیڈ ہو جائے سیکنڈ فیز کے رابرٹ کو فون کرو۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈور تھی نے کہا۔

"وہاں بھی میں نے ٹرائی کیا ہے لیکن وہاں بھی فون ڈیڈ ہے۔

شاید مرکزی کنکشن میں کوئی فالٹ آگیا ہے۔"۔۔۔۔ فون سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کے فون کا کنکشن تو سیٹلائٹ لنکڈ ہے۔ وہ کیسے ڈیڈ ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔ لارڈ ڈور تھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب کہ سیٹلائٹ کی مشینری میں کوئی خرابی ہو گئی ہو۔ سیٹلائٹ کو کنٹرول کرنے والے جب یہ خرابی دور کریں گے تو کنکشن بھی خود بخود اوپن ہو جائے گا جناب۔"۔۔۔۔ فون سیکرٹری نے اپنی طرف سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے میں ٹرانسمیٹر کال کرتا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔ لارڈ ڈور تھی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا اور نارمن کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ لیکن اچانک اسے خیال آیا کہ پہلے وہ ریمزے کو کال

کرے۔

"تاکہ معلوم ہو سکے کہ ریمزے وہاں پر پہنچا بھی ہے یا نہیں۔"۔۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ریمزے کی فریکونسی انڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔ ریمزے کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔۔ ہیلو۔ لارڈ ڈورتھی کالنگ۔اوور۔"لارڈ ڈورتھی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ۔۔ ریمزے بول رہا ہوں۔اوور۔"۔۔۔۔چند لمحوں بعد ریمزے کی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔۔

"کہاں ہو تم۔اوور۔"۔۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میں لاشیں اور نارمن صاحب کو ساتھ لے کر واپس آ رہا ہوں۔ جناب اور ایک گھنٹے بعد میں مینشن پہنچ جاؤں گا۔"۔۔۔۔۔ریمزے نے جواب دیا تو لارڈ ڈورتھی چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔نارمن تمہارے ساتھ ہے ہیلی کاپٹر میں۔اوور۔"۔۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے چیخ کر کہا۔

"یس لارڈ۔اوور۔"۔۔۔۔۔ریمزے نے جواب دیا۔

"نارمن سے بات کراؤ۔اوور۔"۔۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف میں نارمن بول رہا ہوں۔اوور۔"چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نارمن کی آواز سنائی دی۔

"سٹار کیمپ کا فون کام نہیں کر رہا۔کیوں۔کیا ہوا ہے اسے۔اوور۔"۔۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا سیٹلائٹ کنکشن آف ہو گیا ہے۔میں نے سیٹلائٹ والوں کو پیغام پہنچا دیا ہے۔وہ کہہ رہے ہیں کہ چار گھنٹوں بعد اسے ٹھیک کر دیا جائے گا۔اس سے پہلے نہیں ہو سکتا۔اوور۔"۔۔۔۔۔نارمن نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"لاشوں کے میک اپ صاف کیے ہیں یا نہیں۔"۔۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے پوچھا۔

"یس لارڈ میک اپ واش کر دیئے گے ہیں اور وہ اب اپنی اصلی شکلوں میں ہیں۔البتہ ایک عورت سوئس نژاد ہے باقی پاکیشیائی ہیں۔اوور۔"۔۔۔۔۔نارمن نے جواب دیا۔

"ان کی کوئی دوست ہو گی بہر حال تم آؤ۔ یہ بہت بڑی خوشخبری ہے۔ میں انہیں خود دیکھوں گا اور اس کے بعد اسرائیل کے صدر سے بات کروں گا۔اوور۔"۔۔۔۔۔لارڈ ڈورتھی نے کہا۔

"یس لارڈ۔"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ڈورتھی نے اوور اینڈ آل کہہ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔خاص طور پر نارمن نے یہ کہہ کر اس کے دل میں سکون کی لہریں ڈورا دی تھی کہ لاشوں کا میک اپ واش ہو گیا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ اپنے اصل چہروں میں ہیں۔ یہ واقعی اس کے لئے بہت بڑی خوشخبری تھی۔اس کے خیال کے مطابق مور گو ایک بہت بڑے خطرے سے بچ گئی تھی۔ عمران نے لارڈ ڈورتھی کی ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ کرنے کے بعد اس ٹرانسمیٹر پر جو اس نے نارمن کے آفس سے اٹھایا تھا ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ وہ اس وقت ہیلی کاپٹر کا پائلٹ تھا اور ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا اڈاسن کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ جہاں لارڈ ڈورتھی کا محل تھا۔اب صرف ڈیرھ گھنٹے کی پرواز رہ گئی تھی۔اور کارمن سائنس دان ڈاکٹر ہیرلڈ کو بھی ہوش آ گیا تھا۔ لیکن عمران کے کہنے پر اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا گیا تھا تا کہ وہ کوئی ہنگامہ نہ برپا کر سکے۔اسے یقین دلانا اب تقریباً ناممکن تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اس لئے اس کے بے ہوش رہنے میں ہی عافیت تھی۔

"ہیلو۔۔۔۔۔ہیلو پرنس کالنگ جونئر اوور۔"۔۔۔۔۔عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔اور اس کے اس

فقرے سے ہی اس کے ساتھی سمجھ گئے تھے کہ وہ کارمن سیکرٹ سروس کے چیف اور اپنے دوست جونیئر کو کال کر رہا ہے۔

"یس جونیئر اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ "جونیئر تمہارا سائنس دان ہمارے پاس موجود ہے۔ اس نے اپنے آپ کو چھپانے کے لئے اپنے چہرے پر پلاسٹک سرجری کرائی ہے۔ ہم نے اس کے نئے چہرے کی تصویر اور سابقہ تصویر حاصل کر لی تھی البتہ اس کا وہ فارمولا نہیں ملا جس پر وہ مورگو کے لئے کام کر رہا تھا۔ سٹار کیمپ کے انچارج نارمن نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر ہیرلڈ نے اس کو فارمولا دیا تھا جو اس نے اپنے سیف میں رکھ دیا تھا لیکن پھر غائب ہو گیا۔ مجھے اس کی بات پر یقین نہیں آیا اور میں نے خود اس کے سیف کی اور اس کے آفس کی تفصیلی تلاشی لی لیکن وہ فارمولا نہیں مل سکا۔ ڈاکٹر ہیرلڈ بے ہوشی کے عالم میں ہمارے پاس موجود ہے اور ہم ڈاسن شہر جا رہے ہیں۔ جہاں مورگو چیف لارڈ ڈورتھی سے ملاقات طے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے ملاقات سے پہلے ڈاکٹر ہیرلڈ کو ڈاسن میں واقع کارمن سفارت خانے کے حوالے کر دوں تاکہ وہ محفوظ بھی رہے اور پھر تمہارے پاس پہنچ جائے اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو تم نے کہا تھا کہ اس کے بچ جانے کے امکانات نہیں ہیں۔ اوور۔" جونیئر نے کہا۔ "ہاں۔ تب جو حالات نظر آرہے تھے وہ ایسے ہی تھے لیکن پھر صورت حال تبدیل ہو گئی اور ڈاکٹر ہیرلڈ زندہ ہمارے ہاتھ لگ گئے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں معلومات کرتا ہوں اور پھر میں خود آپ کو کال کرتا ہوں۔ آپ کی فریکونسی میرے ٹرانسمیٹر پر ڈسپلے ہو چکی ہے۔ اوور"۔۔۔۔ جونیئر نے کہا۔

"اوکے۔ لیکن جلدی کال کرنا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"فارمولا تو آپ کی جیب میں ہے۔ عمران صاحب۔ میرے سامنے آپ نے رکھا تھا پھر آپ نے یہ غلط بات کیوں کی ہے۔"۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا عمران نے جھوٹ بولا ہے۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے یکلخت چونک کر کہا۔

"یہ فارمولا انسانیت کے خلاف ہے۔ اس لئے میں اسے کسی سائنس دان یا لیبارٹری کے حوالے نہیں کر سکتا۔ سمجھے۔ میں نے اسے نذر آتش کر دیا ہے۔ ایسے فارمولے کا یہی انجام ہونا چاہیئے۔ کارمن کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کا سائنس دان اسے زندہ واپس مل رہا ہے۔ ویسے بھی یہ فارمولا کارمن کی ملکیت نہیں ہے۔ یہ مورگو کی ملکیت ہے۔ اس لئے جونئیر سے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے۔ انسانیت سوز فارمولے کا یہی انجام ہونا چاہیئے تھا۔"۔۔۔۔ کسی دوسرے کے بولنے سے پہلے خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا تو سب ساتھی حیران ہو کر اسے دیکھنے لگے پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران کے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔۔۔۔ ہیلو۔ جونیئر کالنگ پرنس اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"یس پرنس اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پرنس۔ ڈاسن میں کارمن کا سفارت خانہ تو نہیں ہے لیکن چونکہ یہ بڑا صنعتی شہر ہے۔ اس لئے وہاں کارمن قونصل خانہ موجود ہے۔ وہاں کارمن کے قونصلیٹ ہیں مسٹر گلیمرز۔ میں نے آپ کے بارے میں انہیں بتا دیا ہے۔ آپ ڈاکٹر ہیرلڈ کو ان کے حوالے کر دیں اور بے فکر ہو جائیں اوور"۔۔۔۔ جونیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے اوور اینڈ آل"۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب آپ قونصل خانے کو کیسے تلاش کریں گے۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لارڈ ڈور تھی کے محل میں پہنچ کر فون کر کے انکوائری سے نمبر معلوم کر لیں گے اور پھر قونصل خانے فون کر کے ان کی لوکیشن معلوم کر لیں گے۔ اب ہیلی کاپٹر پر تو اسے تلاش نہیں کیا جا سکتا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب لارڈ ڈور تھی مور گو چیف بھی ہے اور پھر اس کا محل بھی ہے۔ وہاں مسلح گارڈز بھی موجود ہوں گے میں اور ملازم بھی۔ پھر۔۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ "پھر کیا ہیلی کاپٹر اتارنے سے پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنا پڑے گی۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اس کے ذہن میں بھی یہی آئیڈیا ہو۔

"عمران صاحب محل کی لوکیشن آپ فضا سے معلوم کر لیں گے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے ایک بار پھر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔ میں نے پائلٹ ریمنڑے سے پوری تفصیل معلوم کر لی تھی۔ اندرونی صورت حال، لارڈ ڈور تھی کی رہائش گاہ اور آفس کے بارے میں بھی اس سے قیمتی معلومات مل چکی ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اب پھر صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر ایک بڑے شہر کے اوپر پہنچ گیا۔

"وہ گیس پسٹل بیگ میں سے نکال لو۔ صفدر۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے بیگ سے گیس پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ کھڑکی کے قریب بیٹھا تھا۔

"جیسے ہی میں ہیلی کاپٹر نیچے اتاروں۔ تم نے فائر کر دینا ہے۔ کم از کم چار کیپسول فائر کرنا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر اب کافی نیچے پرواز کر رہا تھا اور پھر تھوڑی سی دیر بعد وہ ایک شاندار لیکن قدیم دور کی بنی ہوئی محل نما عمارت پر پہنچ گیا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر مزید نیچے کیا تو ایک طرف

ایک آدمی کھڑا ہاتھ سے اشارے کرتا دکھائی دیا۔ وہ ہیلی کاپٹر کو باقاعدہ بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتروانا چاہتا تھا۔

"کیپسول فائر کر دو صفدر۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے ہاتھ کھڑکی سے باہر نکالا اور گیس پسٹل کا رخ نیچے کر کے اس نے بار بار ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ چار کیپسول فائر کرنے کے بعد اس نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ جبکہ عمران ہیلی کاپٹر کو ایک بار پھر فضا میں اونچائی پر لے گیا۔ وہ آدمی جو نیچے کھڑا اشارے کر رہا تھا وہ اب ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پہ پڑا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے سات آٹھ منٹ تو ہیلی کاپٹر کو خاصی اونچائی پر رکھا اور پھر اسے نیچے لے آیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر محل میں خصوصی طور پر تیار کردہ ہیلی پیڈ پر اتار چکا تھا۔

"اس ڈاکٹر ہیر لڈ کا کیا کرنا ہے۔ اسے ہوش آ گیا تو۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جولیا اور صالحہ تم دونوں یہیں ٹھہر و اور ڈاکٹر ہیر لڈ کا خیال رکھو۔ ہم ابھی واپس آ رہے ہیں۔ ہم نے صرف لارڈ ڈور تھی کو یہاں سے ساتھ لینا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے اتر گیا۔ اس کے ساتھ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی نیچے اترے تھے جبکہ جولیا اور صفدر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی رہیں البتہ انہوں نے اپنا رخ عقبی طرف موڑ لیا تھا تاکہ وہ بے ہوش پڑے ڈاکٹر ہیر لڈ کو چیک کرتیں رہیں۔ عمران نے چونکہ ہیلی کاپٹر پائلٹ ریمنڑے سے لارڈ ڈور تھی کا حلیہ اور قد و قامت کے بارے میں تفصیل معلوم کر لی تھی۔ اس لئے جلد ہی اس نے اس کا آفس ڈھونڈ نکالا۔ آفس کی کرسی پر لارڈ ڈور تھی ڈھلکا ہوا تھا۔ عمران نے اس کی تلاشی لی تاکہ اگر کوئی اسلحہ وغیرہ ہو تو اسے نکال لیا جائے لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ عمران نے میز کی درازیں کھولیں اور تلاشی لینا شروع کر دی۔ اسے یقین تھا کہ یہ مور گو تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے اور لارڈ ڈور تھی اس کا چیف ہے۔ اس لئے لامحالہ یہاں مور گو تنظیم کے بارے میں تمام تفصیلات موجود ہوں گی۔ تھوڑی سی دیر بعد عمران ایک فائل تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس میں واقعی مور گو کی یورپی ملکوں ،ایکریمیا اور ایشیا میں قائم مور گو تنظیموں کی تفصیلات موجود تھیں بلکہ ان مور گو تنظیموں سے دولت کمانے

کی ایک غرض ڈرگ اور اسلحہ اسمگلنگ جیسے ناجائز کاروبار بھی کرائے جا رہے تھے۔ عمران کو معلوم تھا کہ جب یہ تفصیلات متعلقہ ملکوں کے اعلیٰ احکام تک پہنچیں گی تو ان تمام تنظیموں کا ان ممالک میں قلع قمع کر دیا جائے گا۔اس نے فائل تہہ کر کے جیب میں رکھ لی۔

"اس عمارت کو بھی تباہ کر دیا جائے۔"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔"اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ لارڈ ڈورتھی کی ذاتی رہائش گاہ ہے۔یہاں بے گناہ ملازمین بھی مر جائیں گے۔"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے میز پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے ڈائریکٹ کیا کیونکہ فون سیکٹری تو لازم بے ہوش پڑی ہو گی۔اس لئے ڈائریکٹ فون ہی کیا جا سکتا تھا۔عمران نے انکوائری کا نمبر ڈائل کیا اور پھر انکوائری آپریٹر سے ڈاسن میں کارمن قونصل خانے کا نمبر پوچھا اور پھر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس کارمن قونصکل خانہ۔"رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کارمن سے سیکرٹ سروس کے چیف جناب جونیئر نے مسٹر قونصلیٹ گلیمرز سے بات کی ہے۔اس لئے آپ انہیں بتائیں کہ پرنس بات کر رہا ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر ہولڈ کریں سر۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس۔"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہیلو سر۔میں گلیمرز بول رہا ہوں قونصلیٹ۔"۔۔۔۔ دوسری طرفسے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں۔سائنس دان ڈاکٹر ہیرلڈ کو آپ کے سپرد کرنا مقصود ہے۔آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کا

قونصل خانہ کہاں ہے۔اس کی لوکیشن کیا ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوہ۔۔۔۔۔ یہ تو گنجان آبادی ہے جبکہ ہم ہیلی کاپٹر پر ہیں۔آپ نے لارڈ ڈورتھی مینشن تو دیکھا ہی ہو گا۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔"تو آپ برائے مہربانی گاڑی لے کر وہاں گیٹ پر پہنچ جائیں۔۔آپ ساتھ آئیں۔ہم ڈاکٹر ہیرلڈ کو آپ کے حوالے کر دیں گے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا لارڈ ڈورتھی مزاحمت نہیں کریں گے۔"۔گلیمرز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے، مسٹر گلیمرز۔آپ سے جو کہا گیا ہے وہ کریں اور فوراً۔ہمارے پاس وقت بالکل نہیں ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔میں پہنچ رہا ہوں سر۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے گلیمرز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔پھر اس نے صفدر اور اس کے ساتھیوں کو اس بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں تا کہ یہ کام فوری طور پر ہو سکے اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد گلیمرز اپنے دو ساتھیوں سمیت ایک بڑی جیپ میں وہاں پہنچ گیا۔عمران اور اس کے ساتھیوں نے گیٹ پر اس کا استقبال کیا اور پھر عمران کے اشارے پر بے ہوش سائنس دان ڈاکٹر ہیرلڈ کو ان کے حوالے کر دیا گیا۔

"ان کے حلق میں پانی ڈالیں تو یہ ہوش میں آجائیں گے۔"۔۔۔۔ عمران نے گلیمرز کو کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پھر بے ہوش لارڈ ڈورتھی کو ہیلی کاپٹر میں لادا گیا۔ہیلی پیڈ پر باقاعدہ پیٹرول پمپ بنا ہوا تھا۔ عمران کے کہنے پر صفدر نے ہیلی کاپٹر میں پٹرول ٹینک فل کر دیئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھتا چلا گیا۔اب فرق یہ تھا کہ ڈاکٹر ہیرلڈ کی جگہ لارڈ ڈورتھی ہیلی کاپٹر میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"اب کیا کرنا ہے اس لارڈ کو کیوں لدے پھر رہے ہو ساتھ۔"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اسے بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ سٹار کیمپ اور مور گو کا خاتمہ کس طرح ہوا ہے بلکہ یہ کام اس کے ہاتھوں میں ہی انجام پزیر ہو گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کے کہنے پر لارڈ ڈورتھی کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے اس کی بیلٹ کی مدد سے باندھ دیئے گئے تھے۔ پھر طویل سفر کے بعد ہیلی کاپٹر سٹار کیمپ کے قریب پہنچ گیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آ تا کہ یہ سٹار کیمپ کی تباہی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے بیگ میں سے پانی کی بوتل نکلی اور اس کا ڈھکن ہٹایا اور لارڈ ڈورتھی کے حلق میں پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب لارڈ ڈورتھی کے جسم میں حرکت آنے کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر نے بوتل ہٹا کر ایک طرف رکھی اور اس نے لارڈ کا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے بٹھا دیا۔

"یہ۔۔یہ۔۔سب کیا ہے۔ مم۔۔مم۔۔مم کہاں ہوں۔ تم کون ہو۔"۔۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی آکسن ہے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ وہی جن کی لاشوں کی وصولی کے لئے تم بے چین ہو رہے تھے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔۔یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔۔یہ سب تو ناممکن ہے۔"۔۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھی کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ تم یہودیوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ دولت کے بل بوتے پر پوری دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ کر دو گے۔ لیکن ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ ایسے شیطانی کام اور خواہشات اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے کام سر انجام نہین پایا کرتے اور ایسی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوا کرتیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مم۔۔مم۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے کچھ مت کہنا۔"۔۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھیکے چہرے پر یکلخت خوف کے

آثار ابھر آئے شاید اسے سمجھ آ گئی تھی کہ اس کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔ عمران نے جیب سے ڈی چارجر نکلا اور صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

"صفدر ہم اب سٹار کیمپ کے قریب پہنچنے والے ہیں۔ لارڈ ڈورتھی کی نظروں کے سامنے اس کا سٹار کیمپ تباہ ہونا چاہیئے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ ایسا مت کرو۔ مجھ سے دولت لے لو۔ جتنی تم چاہو۔ لیکن ایسا مت کرو۔"۔۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی تو تم یہودیوں کی غلط فہمی ہے کہ دنیا کی ہر خواہش دولت سے پوری ہو سکتی ہے اور ہر آدمی کو دولت سے خریدا جا سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بنا کر جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا۔

صفدر نے لارڈ ڈورتھی کے سامنے ڈی چارجر کو آن کر کے اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لارڈ ڈورتھی چیختا رہا منتیں کرتا رہا۔ اور لالچ دیتا رہا لیکن صفدر اپنے کام میں مصروف رہا۔ اور پھر جب اس نے فائر کا بٹم پریس کیا تو ڈی چارجر پر ایک لمحے کے لئے سرخ رنگ کا بلب جلا اور پھر جھماکے سے بجھ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی سامنے خاصے فاصلے پر پہاڑیوں کے اندر جیسے آتش فشاں پھٹتے ہیں اس طرح آگ کے آلاو فضا میں بلند ہوئے اور خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"یہ۔۔یہ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔تم۔۔تم کیا۔ کر رہے ہو۔"۔۔۔۔۔ لارڈ ڈورتھی نے انتہائی دل گرفتہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر آگے بڑھایا اور پھر ایک چکر کاٹ کر وہ اسے پرنس جارج شہر کی طرف لے جانے لگا۔

"اس لارڈ کا کیا کرنا ہے۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے پوچھا۔

"تم بتاؤ کیا کریں اس کا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اٹھا کر نیچے پھینک دو اور کیا کرنا ہے۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب جب سب کچھ تباہ ہی ہو گیا ہے تو اسے مارنے کا کیا فائدہ ہم یہ ہیلی کاپٹر پرنس جارج شہر کے کسی نواحی علاقے میں چھوڑ دیں گے کیونکہ پھر یہ کسی وقت چیک ہو سکتا ہے اور ہمارے پاس بہر حال اس کو اڑانے کا لائیسنس نہیں ہے اور ویسے بھی مشن ختم ہو چکا ہے۔ڈاکٹر ہیرلڈ واپس کارمن پہنچ جائے گا۔ مورگو تربیتی کیمپ تباہ کر دیا گیا ہے اور مورگو کی تفصیلی فائل میری جیب میں ہے۔اس کی مدد سے پوری دنیا میں پھیلی ہوئی مورگو کی تنظیمیں ان ممالک کے احکام ہی ختم کر دیں گے۔"۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔کیا آپ نے واقعی ریورس سرکل فارمولا کو جلا دیا ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں اور تب سے سرکل ریورس چل رہا ہے۔جولیا میری طرف دیکھتی ہی نہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلائے اور ہنس پڑے اور پھر عمران نے پرنس جارج ٹاؤن کے نواحی علاقے میں ایک کھلی جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار دیا۔

"آؤ اب نکل چلیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے ہیلی کاپٹر س نیچے اترتے ہوئے کہا۔جولیا اور صفدر کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل نیچے اتر آئے۔اسی لمحے ہیلی کاپٹر میں فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں تو سب چونک پڑے۔اسی لمحے تنویر بھی اچھل کر نیچے اتر آیا۔اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"کیا ہوا۔یہ کیسی فائرنگ تھی۔"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے لارڈ ڈورتھی کو ختم کر دیا ہے۔میں دشمنوں کو معاف کرنے کا عادی نہیں ہوں۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے پھر تو تم سے ڈرنا چاہیئے۔تم مجھے بھی معاف نہیں کرو گے۔کیوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے قدرے

خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ابھی میں نے تمہیں اپنا دشمن نہیں سمجھا۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا سمجھا ہے۔"عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

"رقیب روسیاہ۔"۔۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا تو سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد